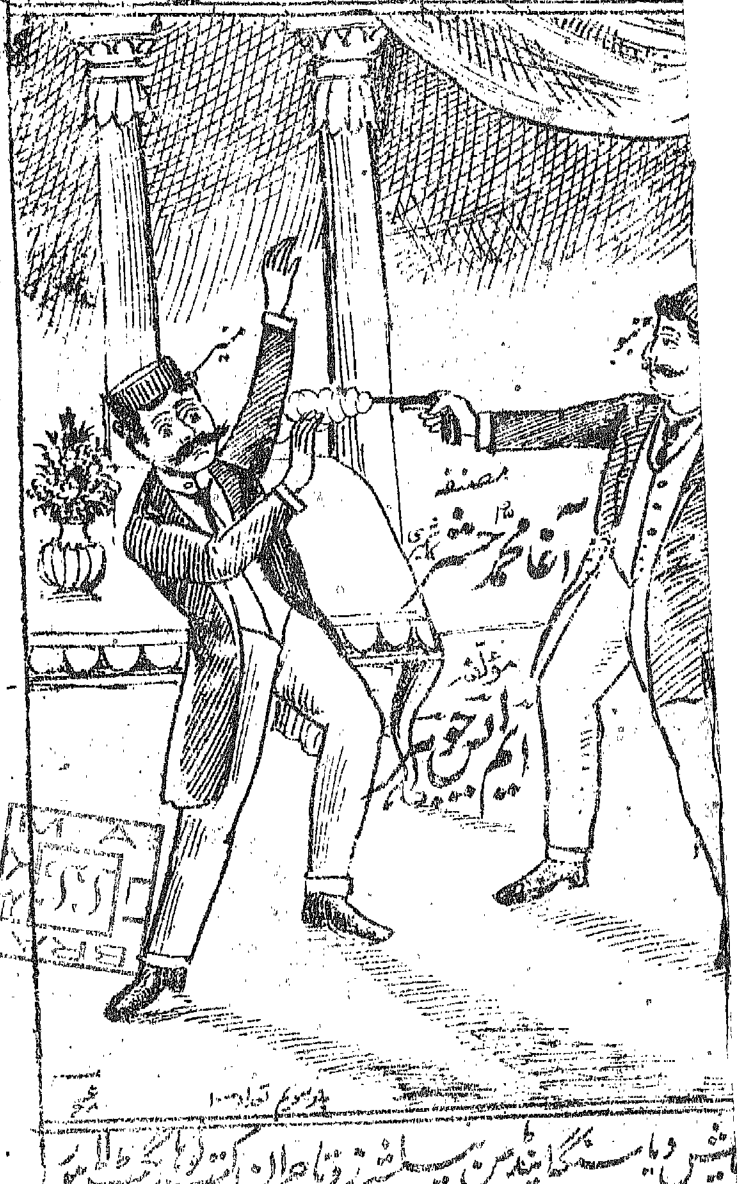
سلور کنگ عرف

دامن یا جرم وفا یا صبح امید



ناشر ویاس ... پبلشرز و تاجران کتب ... لاہور

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	
تالیف شریفی		جلد اول عمر جلد دوم	عمر	قرابادین حمیدی حصہ دوم	
مفردات شبیری	۲/	جلد سوم کامل صہ		؎ ؎ سوم	
تشریح منصوری	۳/	جلد چہارم جلد پنجم	۱۳/	اکسیر القلوب حصہ اول	
رسالہ حول جوب طبیب	۱/	ترجمہ موجز شرح چہار		ایضاً دوم سوم چہار	
رسالہ تدابیر الحبل [illegible]	۳/	ثمرۃ الکشف	۱۰/	می حصہ	
میزان المزاج	۳/	ترجمہ تفسیر کامل چہار فن	۱۰/	قرابادین سلطانی	
قانونچہ	۴/	ترجمہ سدید مع حواشی [illegible]	[illegible]	طب یوسفی	
نقص الاعراض شرح	۱۰/	ترجمہ اقصرائی کامل		معدن نکات	
حدود الامراض		سہ چہار فن	۳/	میزان طب اردو	
مفید الہواج اردو	۸/	گلدستہ مجربات حاذق	۵/	مجموعہ رسائل نبض قادری	
معدن شفاء ملکہ شاہی	[illegible]	رسالہ جنین بالتصویر	۶/	الان الحفظ صحت طلبہ	
عجائب الشفاء	۳/	قرابادین کبیر کامل		ایضاً طب [illegible]	
مطہر الشفا	۵/	لول کشوری	[illegible]	[illegible]	
اختیارات بدیعی	[illegible]	قرابادین قادری		الاحباب [illegible]	۱
تریاق اسہال	۱۰/	کیمیائی عناصر	۱۳/	منظر العلوم	۲
کتب طب بزبان اردو		قرابادین احسانی	۱۳/	[illegible]	
		قرابادین شفائی	۵/	نولکشوری	۳
ترجمہ قانون شیخ الرئیس		قرابادین ذکائی	۱۰/	مفید الاجسام [illegible]	
۵ جلد کی کامل کتاب		قرابادین اعظم	[illegible]	صدری	۳
کی خریداری کیجئے		قرابادین [illegible]	[illegible]	تشریح الاجسام [illegible]	[illegible]

مکمل ڈراما

سلور کنگ

باب پہلا پردہ پہلا

(رشیدہ۔ بانو۔ محسن کا خدا کی حمد گانا)

گانا

داتا نیارا ہے پیاری کیا نیاری توری شان۔
جگت پھلواری کیا پیاری ہے نیاری بجز حیران۔
ن۔ یہ آزمانے کا میرے کریم ارادہ ہے
میرے گناہ کر رحمت تیری زیادہ ہے۔
دکھ ساگر سے کر پار شرن دھار کرا دپار رکھیو ہمارا دھیان۔

(تینوں کا گاتے ہوئے چلے جانا)

باب پہلا پردہ دوسرا جوئے خانہ

(جواریوں کا شراب نوشی کر ۔۔۔ آنا ۔۔۔)

گانا

پہلا جواری ۔ بوٹے بوٹے ۔
بوا سٹے یس سریس سر
جواری ۔ دے دے ساقی پیالا پینے والا ہو متوالا ۔

بادل برسے کالا کالا ۔ پھولا آنکھوں میں گل لالہ ۔ کیسا چھایا ہے ہریالا ۔ ہاں
ایکشا سبز دن کا بہادے نالا ۔ نہ رکھنا باقی ساقی تیرا بول بالا
کھڑے ہیں تیرے در پہ لیئے پیمانہ ۔ پلا دے سب کو ساقی آباد میخانہ
دُنیا سے کیا ہے لے جانا ۔ پینا کھانا موج اُڑانا ۔
بوٹے بوٹے ۔
یس سریس سر
کیوں چھپائی لادے بچائی خالص وسکی رنگت ہو جس میں پیاس کی ۔ اور لذت
جس میں ہو کس کی ۔
ہاں یار کہاں تک ۔ لاگ اُڑا دے لاگ بجھا دے آگ ۔ ہاں ۔
دو دن کی دُنیا ہے اور دو ہی دن کا جینا ۔ دم ہے جبتک دم ہے ہر دم اسکو پینا
بادل برسے کالا کالا ۔ پھولا آنکھوں میں گل لالا ۔
ہاں ایکشا سبز دن کا بہادے ۔ نہ رکھنا باقی ساقی تیرا بول بالا
بوٹے بوٹے
یس سریس سر
(گانے کے بعد سب ایک دوسرے کے گلے میں ناچنا)

اجواری دُنیا کے پاجیوں کے [illegible] !
[illegible] جو کتوں میں وقت [illegible] !
[illegible] کی جڑ ہو تباہی کے [illegible]
انسان کے لباس میں شیطان ہوں ؟ ہم !

پہلا۔ شیطان کو بھی مات دیں مگر وہ غریب ہیں۔

دوسرا۔ اس جیسے دس ہزار کو رکھتے ہیں جیب میں۔

تیسرا۔ دوستو! دنیا کے بہترین لعل کہاں ملتے ہیں؟

سب۔ بدخشان میں۔

چوتھا۔ دنیا کے بہترین ہیرے کہاں دستیاب ہوتے ہیں؟

سب۔ گولکنڈہ کی کان میں۔

تیسرا۔ دنیا کے تمام چمکنے والے ستارے کہاں نظر آتے ہیں۔

سب۔ آسمان میں۔

پہلا۔ دنیا کے سب سے معزز اور شریف آدمی کہاں دکھائی دیتے ہیں۔

سب۔ اس مکان میں

تیسرا۔ بیشک ؎ جہاں میں جتنے اچھے لوگ ہیں ان سب کا مجمع ہو
جوا خانہ نہیں ہے یہ شریفوں کا مرقع ہے

چوتھا ؎ کوئی قیمت لگا سکتا نہیں جن کی زمانے میں
وہ سب ہیرے یہیں ہیں جمع آکر اس خزانے میں

(اندر سے آواز کا آنا)

پہلا۔ ہت تیرے کی دو مارا

دوسرا۔ اررر۔ کیا بڑا داؤ مارا۔

تیسرا۔ چلو چلو روپیہ لاؤ۔

دوسرا۔ اماں یہ کیا اوچھا پن ہے۔ اٹھاؤ۔ اماں سو کی بازی جیتی ہے۔ دو سو نکالو۔

چوتھا۔ آل رائٹ۔

پہلا۔ ون ہنڈرڈ۔

دوسرا۔ ٹو۔

تیسرا۔ تھری۔

چوتھا۔ فورتھ

پہلا۔ سکس۔

دوسرا۔ سیون۔

پہلا۔ شو

دوسرا۔ فلاش۔

تیسرا۔ تھری جیک۔ بپ بپ ہرے۔

پہلا۔ یار اس عزت اور دولت کی قربان گاہ میں آج کون سا بکرہ بھینٹ چڑھنے آیا ہے۔

دوسرا۔ شاید الو کسی آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کو دانہ چارے کی چاٹ پر لگایا ہے۔

چوتھا۔ تو چلو دولت کا نیلام ہو رہا ہے۔ دو چار بولیاں بول لیں۔ بہتی گنگا سے ہم بھی ہاتھ دھو لیں۔

تیسرا۔ ضرور ضرور۔

آ ہر کھٹ پی گئے پانسے پھینکو اور پھر چل دے ہم
نام لیوا ہیں جہاں میں آج راجہ نل کے ہم

دوسرا۔ ایک کے دو دو کے دس ہوتے ہیں اک پل ہار میں
[illegible] بکتے ہیں ہاتھی [illegible] کے بیوپار میں

(سب کا اندر جانا)

(افضل خاں کا گھبرائے ہوئے آنا)

افضل۔ [illegible]

[illegible]

افضل۔ [illegible]

[illegible] بیگم [illegible]

افضل - ہاف کورس برانڈی۔

پولے - آل رائٹ سر۔

افضل - شاباش۔

پولے - ویری ویل۔

افضل - دُنیا کی بیشمار زبانیں یکساں لفظوں میں اس جگہ کے خلاف اپنا غصہ اور نفرت ظاہر کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہے کہ یہ بُری جگہ ہے۔ یہاں جُوا کھیلا جاتا ہے۔ جُوا ایک درخت ہے۔ جو کوتہ فہم ہاتھوں سے لالچ کی زمین پر بویا جاتا ہے۔ پانی کے بدلے دولت و عزت کے خون سے سینچا جاتا ہے اور بڑا ہو کر مفلسی بے عزتی اور تباہی کا پھل لاتا ہے۔ آہاہاہا کیسے سچ اور کیسا عجیب فیصلہ ہے۔ میں نا انصاف منصفوں سے کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ جگہ جُوا خانہ ہونے کی وجہ سے سزا کی مجرم ہے۔ تو تمہیں تمام جہان کے برخلاف فردِ جرم لگانی چاہئے۔ جواب دو۔ کیا یہ تمام دُنیا جُوا خانہ نہیں ہے کیا اس دُنیا میں ہر ایک شخص ایک دوسرے کے ساتھ داؤ نہیں کھیل رہا ہے بادشاہوں کے دربار میں۔ وزیروں کے محل میں۔ فوج کے کیمپ میں۔ سوداگروں کی دوکان میں۔ غرض ہر ایک جگہ قسمت کی بساط پر کوشش کا پاسہ نہیں پھینکا جا رہا ہے۔ کیا یہ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو بڑی طاقت چھوٹی طاقت کو۔ بڑی عقل والا چھوٹی عقل والے کو ہڑپ کر جانے جیت لینے اور برباد کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہے سب جواری ہیں۔ جُوا کھیلتے ہیں۔ بادشاہ طاقت سے کھیلتا ہے سپاہی تلوار سے کھیلتا ہے۔ مدبر قلم سے کھیلتا ہے فیلسوف دماغ سے کھیلتا ہے لیکن اگر بعضوں میں تو سب۔ ورنہ کوئی نہیں۔ جواری ہے تو ہر ایک جگہ۔ ورنہ کوئی نہیں۔ اسلئے افضل خوب پی اور خوب کھیل جس طرح [illegible] [illegible] نہیں کرتا۔ اسی طرح تو بھی [illegible] کر [illegible]

[illegible]

بوا ۔ یس سر ۔

افضل ۔ ہاف بوتل

بوا ۔ ماسٹر سات پیگ پی چکے ۔ کیا اپنا بس نہیں ۔

افضل ۔ ابے تجھے وعظ کی ڈیوٹی کب سے ملی ۔ جو شراب کے بدلے نصیحت کا گھونٹ حلق میں اتارنا چاہتا ہے ۔

بوا ۔ ایکسکیوز می ماسٹر

افضل ۔ گو آن برنگنگ اٹ ۔

بوا ۔ فل اور ہاف ۔

افضل ۔ فل یو فول فل ۔

بوا ۔ آل رائٹ سر

افضل ۔ او بد قسمت میری دولت نکل گئی میری تندرستی ۔ اور یہ تین ٹکے کا نفر میری آزادی چھیننا چاہتا ہے ۔ لیکن ٹھہرو ۔ مجھے فتح پانے کے لئے زبردست جنگ کرنی ہوگی ۔

بوا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ماسٹر کا بھیجہ وسکی میں بہہ گیا ۔ دماغ کی جگہ کھوپڑی میں بھوسہ ہی بھوسہ رہ گیا ۔

تحسین ۔ کیسا شخص اور کیسی حالت میں ؟

(تحسین کے ساتھ افضل کی بیوی رشیدہ کا آنا ۔ اور الگ جگہ میں چھپ جانا)

رشیدہ ۔ خداوندا کیا یہ آنکھیں یہی نظارہ دیکھنے کیلئے دی تھیں ۔

تحسین ۔ میں آگے بڑھتا ہوں ۔ تم جب تک ظاہر ہونے کی ضرورت محسوس نہ ہو [illegible]

افضل ۔ کون ؟

تحسین ۔ نمک خوار ۔

افضل۔ تم ایک مرتبہ آئے۔ میں نے تمہاری منت کی۔ دوسری بار آئے۔ غصّہ کیا۔ تیسری دفعہ آئے دھتکار دیا۔ اب چوتھی دفعہ مجھے بیزار کرنے کے لیے آئے ہو۔ کیا میرا اتنا انکار تمہاری بوڑھی ٹانگوں کو تھکانے کیلئے کافی نہیں ہے۔

تحسین۔ ولی نعمت۔ ایک وفادار کتا جب دھتکارے جانے پر اپنے مالک کی طرف محبت سے دوڑتا ہے۔ اور قدموں پر سر رکھکر جس بوٹ کی ٹھوکر کھائی تھی۔ اُسی بوٹ کو چومتا ہے۔ تو یہ بوڑھا غلام جس کی نصف جوانی اور نصف بڑھاپا آپ کے دسترخوان سے گرے ہوئے ٹکڑوں کے چننے میں گذرا ہے۔ آپ کے بگڑنے اور خفا ہونے اور دھتکارنے سے کیونکر اپنا فرض بھول سکتا ہے۔

افضل۔ جب میں اپنا منشا ظاہر کرچکا۔ تو پھر تم کیا چاہتے ہو؟

تحسین۔ بہت زیادہ نہیں۔ صرف اتنا کہ جس طرح ایک شخص خوفناک خواب دیکھ کر چونک اٹھتا ہے۔ اسی طرح آپ بھی اپنی موجودہ نیند سے جاگ کر گھر چلیے۔ روتی ہوئی بیوی کے آنسو پونچھئے۔ بلکتی ہوئی بچی کو گود میں لیجئے اور اپنے سے محبتی شوہر، مہربان باپ اور ایک سمجھدار آدمی کی زندگی شروع کیجئے ؎

اچھا بُرا اپنا موقوف عقل پہ ہے
تقدیر کے محل کا معمار خود بشر ہے
ٹھوکر سے بچکے چلئے فکر مآل کیجے
ماضی کے تجربے سے اصلاح حال کیجے

افضل۔ تم چاہتے ہو کہ میں گھر چلوں۔ مگر پہلے یہ بتاؤ کہ میرا گھر اب کہاں ہے؟ نہیں میرا کوئی گھر نہیں ہے۔ میں نے گھر کی رونق گھر کی دولت۔ گھر کی ہر اطمینان بخش زندگی سب کچھ شراب اور جوئے میں غارت کردی۔ اب گھر کی جگہ صرف مٹی اور پتھر کی بنی ہوئی چار دیواری ہے جسکے ہر خوفناک مستقبل

اپنے سیاہ پرکھوئے ہوئے ڈھونڈ لا رہا ہے۔ اور جس کے اندر ایک شریف بیوی اپنے بدچلن شوہر کیلئے۔ ایک معصوم بچہ اپنے بدبخت باپ کیلئے رحم کے آنسو بہا رہا ہے ؎

ٹھکانہ اب کہیں آتا نہیں نظر مجھکو
میں گھر کو بھول گیا اور بسیرا گھر مجھکو
ذہے شراب کہ تم اک خاندان خراب کیا
بس اب چھوڑ دو قسمت کے رحم پر مجھ کو

تحسین۔ ایسا نہ کہئے۔ جس طرح ہوا اور روشنی کے بغیر کوئی جاندار جی نہیں سکتا اسی طرح آپکے بغیر دونوں غریب ماں بیٹی زندہ نہیں رہ سکتیں۔

محبت مشتاق ہے اپنے سیہا کی زیارت کا
مداوا کیجئے گھر چل کے بیمار محبت کا
حواس و ہوش کی دشمن پریشانی نہ ہو جائے
میں ڈرتا ہوں کہیں وہ غم سے دیوانی نہ ہو جائے

افضل۔ وہ دیوانی ہو جائے۔ نہیں وہ پہلے سے دیوانی تھی۔ دیوانی نہ ہوتی تو آنکھیں ہو کر تاریکی پر روشنی کا دھوکا نہ کھاتی۔ اپنی قسمت اور اپنا ہاتھ ایک بدترین آدمی کے ہاتھ میں دے کر خود کو اور اپنی پسند کو ذلیل نہ بناتی۔ آہ تحسین اسے کس نے رائے دی ہے کہ مجھے قبول کرے۔ اس نے کیا دیکھا جو مجھ سے شادی کی ؎

بھرے پڑے تھے جہاں بھر کے عیب سینے میں
ہزاروں داغ تھے اس دل کے آبگینے میں
شراب خوار جواری ذلیل آوارہ
بتا کہ کون سی خوبی تھی اس کمینے میں

تحسین۔ بندہ نواز قسمت آپکو پسند کرنا ہی اسکے عقلمند ہونے کا ثبوت

اُس نے خود کو آپ کی غلامی میں ہمیشہ کیلئے اسواسطے دے دیا ہے کہ آپ کے دل میں محبت آنکھوں میں مروت۔ ہاتھوں میں سخاوت۔ پیشانی میں شرافت۔ قول میں صداقت۔ غرض وہ تمام خوبیاں۔ جن سے گوشت اور پوست کا مجموعہ شریف انسان کہلاتا ہے۔ پورے جلال و جمال کے ساتھ موجود تھیں۔

افضل۔ مجھے بھی خیال آتا ہے کہ شاید پہلے تھیں مگر اب......

تحسین۔ اب بھی ہیں۔ مگر آپ نے ان سے کام لینا چھوڑ دیا ہے ؎

خار و خس پر ڈال دئیے گلہائے خوشبودار کے
زنگ آ جانے سے جوہر دب گئے تلوار کے

افضل۔ آدھے شرابی اور آدھے پاگل کے سوا میں اب کچھ نہیں ہوں۔ اسلئے شرابی اور پاگل کے ساتھ اپنا وقت ضائع نہ کرو ؎

چھوڑ دو یہ مغز پاشی لاحاصل سمجھ کے مجھکو
دفتر لپیٹو فرد مہمل سمجھ کے مجھکو
حل ہی نہیں ہے جسکا وہ نکتہ ادق ہوں
میں اپنی زندگی کا بھولا ہوا سبق ہوں

رشیدہ۔ رحم رحم میرے سرتاج رحم ؎

ڈھونڈتے ہیں اب مداوا سوزشِ غم کیلئے
کر رہے ہیں زخمِ دل فریاد مرہم کے لئے
ہو چکی مشق ستم کم بخت پورا ہو چکا
بس نہ ٹھکراؤ کہ دل کا کام پورا ہو چکا

افضل۔ رشیدہ تم۔ اور یہاں کیوں آئیں۔

رشیدہ۔ لاچاری۔

افضل۔ کون لایا؟

رشیدہ۔ دل کی بیقراری۔

افضل۔ کیا تمہیں بھی یہاں کوئی داؤں لگانا تھا۔

رشیدہ۔ مجھے اپنی زندگی کے سرمائے کو جیت کر لے جانا تھا۔

کوئی آتا ہے زر لیکر کوئی لعل و گہر لیکر
میں آئی ہوں یہاں جانِ حزیں اور چشمِ تر لیکر
کہاں تک جیتی جاؤنگی قسمت خستہ جانوں سے
چلی جاؤنگی اسکے ساتھ آج آنسو کے الوان

افضل۔ رشیدہ جیسے طرح شیطان جنت میں داخل ہونے کی جرأت نہیں رکھتا اسی طرح میں بھی اس گھر کو جسے تیری عصمت اور نیکی نے مقدس بنا دیا ہے اپنی نجس ہستی سے ناپاک نہیں کر سکتا۔

فغاں کا شور پیدا ہے شکستہ استخوانوں سے
بگڑ رکھا ہے بربادی نے مجھکو دونوں شانوں سے
نکلنے کا کوئی رستہ نہیں ہوں غم کے گھیرے میں
پڑا رہنے دے مجھ بدبخت کو بس گھر اندھیرے میں

رشیدہ۔ میرے پیارے۔ تمہاری افسوس اور ندامت سے بھری ہوئی تقریر مجھے امید دلاتی ہے۔ کہ تم نے اپنی غلطی جان لی ہے۔ اسلئے مجھے اپنی اور تمہاری آئندہ بہتری کیلئے ہر طرح کا اطمینان ہے۔ چلو گھر چلو۔ جب مرض کی تشخیص ہو گئی۔ تو علاج بالکل آسان ہے۔

ذرہ ذرہ بوئے الفت سے ختن بن جائیگا
مل کے جب بیٹھیں گے پھولوں کا چمن بن جائیگا
گھر نکھر جائیگا شکلیں سب نئی ہو جائینگی
خشک کلیاں چار چھینٹوں میں ہری ہو جائینگی

افضل۔ رشیدہ۔ انسان کے جسم کا کوئی حصہ جب سڑ جاتا ہے۔ تو اسے کاٹ کر پھینک

دیتے ہیں۔ اسلئے اپنی سلامتی چاہتی ہے۔ تو مجھ ملعون سے نفرت کر۔ میں
قریب آنا چاہتا ہوں۔ تو مجھے ٹھوکر مار کر دور پھینک۔ دیکھ اور اپنے ساتھ انصاف کر
تو کیا تھی۔ اور میں نے چند روز میں تجھے کیا بنا دیا۔ جس کے گھر میں دولت
انبار۔ جس کے توشے خانوں میں ہزاروں کے لباس۔ جس کے جسم پر لاکھوں
کے زیور ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ایک شرابی اور جواری نے اسے کس
کنگال حالت کو پہنچا دیا ہے

تیری دولت کا ڈاکو ہوں تیری راحت کا قاتل ہوں
کبھی عزت کے لائق تھا پر اب نفرت کے قابل ہوں
بہت بگڑی تیری حالت زیادہ نہ بگڑنے دے
مرے سائے سے بھاگ لو اب میرا چھاواں پڑنے دے

رشیدہ۔ نہیں نہیں۔ مجھے دولت اور زیور کچھ نہیں چاہئے۔ میں صرف تمہیں
چاہتی ہوں۔ عورت کی دولت اس کی نیکیاں ہیں۔ عورت کا لباس اس کی عصمت
ہے۔ عورت کا گہنا اس کا شوہر ہے

زر و زیور گئے تو جائیں کنگال سارا تھا
میں خود ہی سب تمہاری ہوں جو کچھ تھا تمہارا تھا
میرا راحت محل پیارے تمہارے دل کا گوشہ ہے
میرے زیور فقط تم ہو نہ چاندی ہے نہ سونا ہے

افضل۔ رشیدہ میرے پاس جتنے نقد تھے۔ ان کا میں خرچ کر چکا ہوں۔ اب میرے
پاس نہ نقدی ہے نہ دولت۔ اس لئے مجھے بچانے کی کوشش سے باز آ۔ [illegible]
فرشتہ اسے ساتھ لو اور گھر جاؤ

سکھیا۔ حضور ایک شخص آیا ہے۔
افضل۔ کیسا شخص آیا ہے۔
سکھیا۔ سیٹھ جی کا [illegible]

افضل۔ کان نہیں۔
رشیدہ۔ کچھ دیکھو۔
افضل۔ آنکھیں نہیں۔
تحسین۔ سوچیے۔
افضل۔ دماغ نہیں۔
رشیدہ۔ غور کرو۔
افضل۔ وقت نہیں۔
تحسین۔ خدا کے لئے ہم پر ترس کھاؤ۔
افضل۔ شیطانوں۔ چلے جاؤ۔ ورنہ میں پاگل ہو جاؤنگا۔ جب تک اس سنہری جوتے سے قسمت کا سر کچل کر جو کچھ اس نے مجھ سے اب تک چھینا ہے۔ واپس نہ لونگا۔ کبھی گھر نہ آؤنگا۔

شعر۔ افسوس ایک لمحہ اس سے زیادہ اس غریب رنج کیلئے

جاتا ہے یہ آپ اپنی اجل کے پیچھے
پس جائیگا اس طرز عمل کے نیچے
چنگاڑی کے پڑنے کی فقط اب ہے دیر
بارود تو بچھ چکی محل کے نیچے

رشیدہ۔ تحسین اب ہم کیا کریں؟
تحسین۔ صبر اور دعا۔
رشیدہ۔ صلح تھی کل جن سے اب وہ برسر پیکار ہیں
وقت اور تقدیر دونوں درپئے آزار ہیں
رحم کر تا بیکسو پر اے خدا تو کیوں نہیں
اب تو رونے کیلئے آنکھیں ہیں آنسو بھی نہیں
(رمنیر کا آنا)

منیر - رشیدہ میں نے آڑ میں کھڑے ہو کر تمہاری اور افضل کی گفتگو کا ایک ایک حرف سنا - اور ہر حرف پر اس کے لئے میری زبان سے افسوس اور تمہارے لئے آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے -

رشیدہ - بھائی منیر معاف کرنا - افضل کے حکم کے بغیر میں تمہاری ہمدردی کا شکریہ ادا کرنے کے سوا اور کوئی گفتگو نہیں کر سکتی -

منیر - آہ - پروین! تو اس ناقدر شناس آدمی سے کتنا ڈرتی ہے - وہ افضل جو شادی سے پہلے تجھ پر جان چھڑکتا تھا - اور اب پروا بھی نہیں کرتا - اس کا کس قدر خوف کرتی ہے - افسوس کیسی نیک بی بی اور کیسا برا خاوند - سچ ہے کہ آدمی سمندر کے ہاتھ میں بے سہارا کشتی اور پتلی تقدیر کے ہاتھ میں -

رشیدہ - منیر بس میرے کانوں کو گنہگار نہ کرو - میں ایسا کوئی لفظ جس میں میرے افضل کی ہتک ہو کبھی نہیں سن سکتی -

ہمارے درد کا درماں ہمارے دکھ کا چارہ ہے
بھلا ہے تو ہمارا ہے برا ہے تو ہمارا ہے

منیر - رشیدہ میرے یہ الفاظ جو ہمدردی کے جوش میں میری زبان سے نکل گئے اگر تمہارے رنج کا باعث ہوئے ہیں - تو میں معافی مانگتا ہوں - اور دلی افسوس کے ساتھ انہیں واپس لیتا ہوں -

رشیدہ - بہن اپنے عالی حوصلہ بھائی کی اس شریفانہ معذرت کا شکریہ ادا کرتی ہے -

(افضل آتا ہے)

افضل - کیا منیر اور رشیدہ میرا اچھا رقیب اور میری بیوی خوب خوب مجنوں لیلیٰ کے سامنے شرح حال کر رہا ہے - فرہاد شیریں کے آگے عرض حال کر رہا ہے -

منیر - بھائی افضل مجھے معاف کرنا کہ تمہاری بغیر حاضری میں آ گیا -

افضل - معاف میرے دوست معافی مانگنے کی کیا ضرورت ہے - اظہار ندامت بیکار ہے - تم جیسے شریفوں کو ہر ایک عورت کے بہکانے پھسلانے کا حق ہے جو کچھ ہو رہا ہے ہونے دو -

رشید ہ - بیگم سرتاج یہ کیا کہتے ہو - منیر تو مجھ سے اس طرح باتیں کر رہا تھا جس طرح ایک بھائی اپنی بہن سے گفتگو کرتا ہے -

افضل - میں تمہارے بھائی کو تم سے زیادہ جانتا ہوں - آج سے نہیں - مدتوں سے پہچانتا ہوں -

منیر - افضل پہلے بات کو تولو - پھر بولو - تم اپنے منہ کے لفظوں سے میری شرافت پر حملہ کرتے ہو -

افضل - شرافت - تیرے جیسے پاجی اور ان میں شرافت - مجھے یاد ہے وہ وقت جب تو میں اور شوکت تین شخص ایک پسند کو جیتنے اور لے لینے کی کوشش کر رہے تھے جس میں میں نے فتح پائی - اور تم دونوں نے شکست کھائی - اب اس شکست کا بدلہ اس طرح لینا چاہتا ہے کہ میری غیر حاضری میں میری بیوی کو میری طرف سے بہکاتا ہے -

محسن - حضور ان نہایت ہی مختصر گفتگو کا ایک ایک حرف میں نے سنا ہے اگر آپ کو میری سچائی اور نمک حلالی پر اعتماد ہے - تو یقین کیجئے کہ آپ کی بدگمانی بالکل بے بنیاد ہے -

افضل - مجھے اپنے معاملے میں تیری گواہی کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

منیر - افضل شراب نے آدھا پاگل تو پہلے ہی کر دیا - اب کیا اس احمقانہ حرکت سے پورا پاگل کرنا چاہتا ہے -

افضل - (بس خاموش رہو) (بغیر ایک لفظ کہے ہوئے یہاں سے چلا جا -

منیر - خیر کیا ہوگا -

افضل - اس کا جواب میری لاتیں دیں گی -

منیجر ۔ تو اس کا جواب میرے گھونسے دیں گے ۔

افضل ۔ اس کا جواب یہ پستول دیگا ۔

منیجر ۔ جا جا پاگل مجھے کیا ڈراتا ہے ۔

افضل ۔ تو یہ پستول ابھی تجھے مزا چکھاتا ہے ۔

(افضل کا پستول لیکر منیجر کے پیچھے بھاگ جانا)

حسین ۔ حضور حضور

پروین ۔ آہ نا شادی بربادی ۔

باب پہلا سین تیسرا

(شوکت، انور اور بچو وغیرہ کا شراب پیتے نظر آنا)

گانا

بھٹی میں جھونکو غم کو دل سے مزے اڑاؤ — ہوا کیسی ہے غم کو دل کا تک اڑاؤ
شیشے میں سے ہو ہائی ساغر چھلکے — گرم ہو بازار میخانہ بھٹی میں جھونکو

کیا دیتے ساقیا کا جام چھلکا کے — ساغر میں بھیا آن چھلکے چلے آ رہے
پیمانہ ترا کیا کالا گڑ کا ساقی — شیشے میں جو رکھی ہے وہ تو اب پلا دو

سوز و آہیں ہو یہ کسی کی ہو خوشی ہو یا غم کی ہی ہو
گردش میں ہے پیمانہ ساغر چھلکے ہو جو جام رل مل کے بھٹی میں جھونکو

(گانا ختم کے بعد سب ساتھیوں کا جانا)

شوکت ۔ کیوں دوست بچو کھڑکی کے پاس کھڑے کیا سوچ رہے ہو؟

بچو ۔ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ منیجر بابو کے پچھلے دنوں سوچتے ہیں ۔ پولیس والے دو دن ہمارے رحم پر ہے ۔ اگر تم چاہو تو ہو ۔ اور وہ تو شریف بھائی اس کام میں شریک ہوں ۔ تو اس کو جی سے علیحدہ کرنی چاہئے ۔

انور ۔ ٹو شکی اور پوچھ ۔ جیل بھائی جیل ۔ چاہئے کہ کام میں نا اہل کے گنہگار ۔

جنے۔ مگر بندوق تو شکر ساتھ ثواب کیا ٹھیکو تیار ہے۔

شوکت۔ تو شروع کرو ساتھ نام اللہ کے۔ یہاں کس کا فکر اور کس کا انکار ہے۔

انور۔ مگر بنو تجوری کھولنے کا اوزار۔

بنو۔ ایک چھوڑ ہزار۔

شوکت۔ کیا کو بنیوں کا بچھا۔ واہ دوست تو تو ہر وقت ایک سو بہتر قسم کے ہتھیار سے مسلح رہتا ہے۔

بنو۔ اسی لئے تو جہاں جاتے ہیں فتح پاتے ہیں۔ ہا ہا ہا دس بارہ ہزار سے کم کے نوٹ نہ ہونگے۔

شوکت۔ سیٹھو سیٹھو۔ اس نے ہمارے لئے تو جمع کر رکھے ہیں۔

انور۔ اب کیا ہے۔ سنے راجہ جی کی ہیٹوں تک پاؤں پہنچ چکے ہیں۔

شوکت۔ جلدی جلدی ہوشیار۔ شیر آپہنچا۔

بنو۔ اپنی اپنی جگہ سنبھالو۔ بوتل اور گلاس اٹھالو۔

شوکت۔ میں اپنے دوست شیر کی سلامتی کا جام تجویز کرتا ہوں۔

انور۔ خدا ہمارے دوست کو سلامت رکھے۔

بنو۔ تھری چیئرز فار مسٹر شیر۔ ہپ ہپ ہرے۔

سب۔ ہپ ہپ ہرے۔ ہپ ہپ ہرے۔

بنو۔ واہ یار شیر خوب انتظار کرایا۔ آج تو تم نے ہمیں پارٹی دی یا دیا یا۔

شیر۔ دوستو! مجھے معاف کرنا۔ سخت شرمندہ ہوں کہ تمہیں میرے انتظار میں اپنا وقت ضائع کرنا پڑا۔

شوکت۔ خیر باشد۔ اس قدر پینے میں تو تر نا پینے کا نتیجہ آپ جانتے ہی ہو۔ بھئی انور شیر کیلئے ایک گلاس تو بھرو۔

شیر۔ آج اتفاق سے بیرا اتفاقیہ شیدا سے ملاقات ہوئی۔ گفتگو شیر شکلوں سے آگے نہ بڑھی تھی کہ ایکا ایک افضل بھی وہاں آگیا۔ اور نشے کی حالت میں مجھ

ایک نیا ڈاکٹر پنجے سے لڑ پڑا۔ اگر خدا نہ بچاتا۔ تو وہ باپ دونوں میں سے
ایک ضرور مارا جاتا۔

انور۔ تو کیسے آدمی ہیں کس نے صداقت و ایمانداری کا ایک بیاہتا عورت سے اس کے
خاوند کی عدم موجودگی میں ڈورے ڈالے اور خود اس کی عزت پر ... اپنے
منحوس شراب نے عقل کے دماغ کو اس قدر خراب کر دیا ہے کہ اب تو کسی بات کے
سوچنے سمجھنے اور کسی معاملے میں ٹھیک رائے قائم کرنے کے قابل نہیں رہے۔
اگر وہ جلد سے جلد اپنی حالت نہ سنبھالے گا تو یقیناً اپنے کو
اور اپنے ساتھ فرشتہ صفت رشیدہ کو بھی تباہ کر ڈالے گا۔

شوکت۔ فرشتہ صفت اوہو ہو آج تو رشیدہ کی بڑی تعریف ہو رہی ہے

منیر۔ وہ تعریف ہی کے قابل ہے۔

شوکت۔ اور تعریف کے قابل ہونے کی یہ وجہ ہے کہ وہ آج کل آپ پر خصوصی طور
مہربان ہے۔

منیر۔ دوست تم اپنی نسبت میں تمہیں بولنے کی پوری طرح سے آزادی
دیتا ہوں مجھے جو کچھ چاہو اور جن لفظوں میں چاہو کہہ سکتے ہو
مگر مہربانی کر کے پارسا قول فعل میں سچی رشیدہ کے خلاف کوئی لفظ
زبان سے نہ نکالو۔

شوکت۔ قول و فعل میں سچی آہا ہا (ہنستا) ان بھی بالکل سچی تھی جب ہی تو
پہلے تم سے آنکھ لڑائی پھر مجھ سے محبت جتائی اور آخر انصل سے پینگ
بڑھائی یہ تو وہی مثل ہوئی ایک کو ستائی دوسرے کو بہکائی وہ رہ گیا
سیتا ستی بڑی سچائی۔

منیر۔ شوکت آدمی پیسے کی ہانڈی خریدنے نکلتا ہے تو وہ دکان پر اور بیٹھ
سے پہلے ٹھوک بجا کر اپنا اطمینان کر لیتا ہے مرد اور عورت زندگی
کی گاڑی کے دو پہیے ہیں جب تک دونوں پہیے برابر نہ ہوں تو گاڑی نہیں چل

اسی طرح جب تک مرد اور عورت کا مزاج مذاق طبیعت عادت یکساں
اور یک رنگ واقع نہ ہوتا ہو کہ دونوں میں سے ایک کو بھی شادی کے
بعد امن و خوشی کی زندگی میسر نہیں ہو سکتی۔

شوکت۔ پروفیسر صاحب نے تو لکچر شروع کر دیا۔

بشیر۔ اگر میں دین پتہ شادی کی حقیقت کو سمجھا اسکو تم کو مجھکو عقل کی کسوٹی پر جانچا
دور اندیشی کی نظر سے پرکھا اور آخر میں ہم تینوں میں سے جو سب سے
بہتر معلوم ہوا اسے اپنی زندگی کا رفیق بنانے کے لئے پسند کر لیا تو
تمہیں اس انتخاب پر ناراضی ظاہر کرنے کا ہمیں کیا اختیار باقی ہے
عورت ہو یا مرد ہر شخص اپنی مرضی کا مختار ہے۔

شوکت۔ میں شادی بیاہ کی فلاسفی میں تم سے زیادہ جانتا ہوں مگر یہ سن لو
اور دل پر لکھ رکھو کہ جسطرح رشیدہ نے اپنی مرضی کے خلاف نہیں کیا اسی
طرح میں بھی ہرگز اپنے ارادے کے خلاف نہ کرونگا اس دنیا اور اس
زندگی میں اسکی عہد شکنی کا گناہ کبھی معاف نہ کرونگا۔

بشیر۔ شوکت اس غریب نے شادی کی بیوی بنی صاحب اولاد ہوئی اب اسکے
چہرے کیطرف ہوس آلود نگاہوں سے دیکھنا شوہر کی بغل سے کھینچکر
بے آبروئی کے گڑھے میں گرانے کی کوشش کرنا دنیا میں سب سے زیادہ
ذلیل کام ہے پہلے وہ قابل محبت تھی تو اب لائق احترام ہے۔

شوکت۔ بس بس اسکے شوہر کی غیر موجودگی میں روز اسکے پاس جانا بیٹھنا
جینا کھیلنا ہنسنا بولنا مزے اڑانا اور کوئی دوسرا اسکی نسبت دو بات
ہلا سکے تو بگلا بھگت بن کر لکچر سنانا۔

بشیر۔ جا جا بکواس کسی اور کو سنانا۔

شوکت۔ افضل نے شادی ہونے سے پیشتر بیشک رشیدہ کو میں ایک عاشق کی
نظر سے دیکھتا تھا مگر شادی کے بعد اسکو بہن سمجھتا ہوں۔

ننھو۔ ہاں ہاں سمجھتے ہو گے چھوٹے کو بھائی اور چھوٹی کو بہن کہنا یہ تو آجکل کے فیشن میں داخل ہو گیا ہے۔

منیر۔ تم میرے دوست ہو اور شائستہ یہاں میرے ساتھ رہتے ہو اس لئے اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ ہماری گفتگو میں شائستہ کے متعلق کوئی حرف بھی نہ آنے پائے۔

ننھو۔ اور اگر اس تنبیہ پر بھی کوئی حرف آ گئے تو؟

منیر۔ تو میں سمجھوں گا ابھی وقت ہے کہ مجبور ہوں گا کہ اپنا دوست گنوا دوں اور ایسے دوست کو مکان سے باہر نکال دوں۔

ننھو۔ تم ایسا کرنے کی کبھی جرأت نہیں کر سکتے۔

منیر۔ کیوں؟

ننھو۔ کیونکہ یہ ایک شریف آدمی کی کھلی ہوئی توہین ہے۔

منیر۔ مگر میں اس شریف کو جو کسی بہو بیٹی کی عزت نہیں کرتا سب سے بڑا پاپی سمجھتا ہوں۔

ننھو۔ منیر شائستہ بہن ہے یا نہیں۔ تو کسکو پاپی بتا رہا ہے۔

منیر۔ اس کو جو ایک شریف عورت پر بلا سبب الزام لگا رہا ہے اور اپنے منہ کے گندے لفظوں اور گندی سانسوں سے اس گھر کی ہواؤں میں بدبو پھیلا رہا ہے۔

ننھو۔ بس چپ ورنہ اس زبان درازی کا جواب دست درازی سے دیا جاوے گا

منیر۔ تو دیکھا۔

ننھو۔ ہاں ہاں میں۔

منیر۔ نکل یہاں سے نابکار۔

ننھو۔ خبردار۔

(پستول کا چلانا)

منیر۔ اُف ناپاک دوستی کا ناپاک ہاتھوں سے خاتمہ

انور۔ ننھو یہ کیا کیا

شوکت۔ جنون ایک ذرا سی بات پر آدمی کا خون۔

ننھو۔ رحم ہم میں اپنے تو صرف ...... ڈرانے کے لئے پستول نکالا تھا۔ مگر گھبراہٹ میں لبلبی دب گئی اور انجام کار یہ نکلا

اسد۔ نامراد تو نے تو غضب ڈھایا خود بھی ڈوبا اور اپنے ساتھ ہمیں بھی

ننھو۔ بھائی شوکت جوتے مارتا ہے تو گھر جا کے مار لینا مگر اس وقت بچارو کسی طرح اس خون پر پردہ ڈالو۔

انور۔ غضب پر غضب سامنے سے افضل آ رہا ہے شوکت افسوس پر سے چھپنے

ننھو۔ پھر اب۔

اسد۔ ٹھہرو مجھے سوچنے دو ہاں ٹھیک ننھو تیرے پاس کلوروفارم ہے۔

ننھو۔ ہاں ہے کیوں کیا کرو گے۔

اسد۔ تو دیکھ میں یہاں کھڑا ہوں تم وہاں کھڑے ہو اور تم ایک جیسے ہی افضل دروازہ کھول کر اندر داخل ہو میں پیچھے سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ لونگا تو کمر سے لپٹ جانا اور تو کلوروفارم سونگھا تمام رات پھر اسے بیہوشی کی حالت میں اس کمرے میں سلایا جائیگا اور صبح ہوتے ہی منیر کے قتل کے الزام میں گرفتار کرایا جائیگا۔

(سب کا پوشیدہ تیار ہو کر کھڑے ہو جانا افضل کا پستول لئے ہوئے آنا افضل کا پکڑا جانا اور بیہوشی وار دوال ہے پر رکھ دینا افضل کا بیہوش ہو کر گر جانا اور اسد شوکت کا اسکی تلاشی لینا۔ نقدی اور بٹوہ نکالکر خون اسکے کپڑوں پر لگا دینا پستول اسکے ہاتھ میں دیدینا اور خود فرار ہو جانا)

باب پہلا سین چوتھا مرزا کا گھر

مرزا۔ شادی کرو میں تمہیں صلاح دیتا ہوں کہ ضرور شادی کرو کنواری نہ ملے تو بیوہ

کرو جوان نہ ملے تو بڑھیا سے کرو گوری نہ ملے تو کالی سے کرو کرک
نہ ملے تو بچوں والی سے کرو مگر شادی کرو۔ پوچھو کس لئے اس لئے
کہ پکی پکائی کھانے کو ملے گی گھر گرستوں میں عزت ہوگی باپ
دادا کا نام چلیگا۔ دنیا کی آبادی جو پلیگ سے دن بدن کم ہوتی جاتی
ہے اسکو بڑھانے کا ثواب پاؤ گے۔ اور بڑی بات یہ کہ آج ایک
بیوی شادی کے بعد دو اور شادی کے ایک سال بعد تین دو سال بعد چار پھر پانچ
پھر چھ پھر سات غرض یونہی اکائی پر سفر بڑھتے گئے تو دو دہاکے میں ستا
ستر اٹھتر سے ستر ہو جاؤ گے لوگ دعا کرتے ہیں کہ الٰہی پھوکا کا پھلا ہو
مگر پھوکا پھلا ہی ہوا ہی مگر میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خداوند کنوارا سید رکھیو مگر کنوارا
نہ رہنے دیو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ مزا چونگا تم بڑے بدنصیب آدمی ہو
میں نے کبھی جھٹلایا انصاف کی کسوٹی پر انکی بات کو کس کر دیکھا تو سوچ کا
ہونا مشکل کیونکہ میری بدنصیبی کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ ابھی میرے پیدا ہونے
کی تیاری ہی ہو رہی تھی کہ ہندوستان میں غدر ہو گیا ماں کے پیٹ
میں پڑا تھا کہ ابا جان مسجد سے جوتا چرانے کے جرم میں چھ مہینے
کے لئے جیل میں وظیفہ پڑھنے کو رخصت ہو گئے دنیا میں نازل ہوا تو
بمبئی سے پلیگ اور [illegible] سے قحط بیماری آمد امد کا نقارہ بجانے کیلئے
آ موجود ہوئے کچھ بڑھنے لگا تو خاندان کے ممبروں کی تعداد گھٹنے لگی
اسکول میں داخل ہوا تو میری برکت سے پہلے ہی سال ہوسٹل میں سے لوگوں کے
لڑکے فیل ہو گئے مر کھپ کے وکالت پاس کی اور کورٹ میں داخل ہوا تو ہر
روز سیکڑوں کے بدلے لوگوں کے مقدمے پنچایت میں طے ہونے لگے
اور مہینہ میں دس بیس روپیہ جو شاذ و نادر بطور فیس مل جاتے تھے
وہ بھی چھوٹ گئی قسمت ہو گئے تھے کہ جسطرح پولیس کے رجسٹر میں نمبر دس
کے بدمعاش ہوتے ہیں اسطرح قسمت کے رجسٹر میں میرا نام نمبر دس

کے بدنصیب میں لکھا ہوا ہے لیکن ایک بات میں مجھے خدائی گورنمنٹ کے
شکریہ کا ریزولیوشن ضرور پاس کرنا چاہیئے وہ یہ کہ عورتوں کے معاملے
میں میرا نصیب رستم کی طاقت قارون کی دولت سکندر کی سلطنت لقمان
کی حکمت شیطان کی شہرت سے بھی پانچ جوتے آگے بڑھ گیا پیدا ہوا
تو عورت سے دودھ پیا تو عورت کی گود میں پلا تو عورت کی مار پائی تو
عورت جورو ملی تو عورت غرض کہ ہندوستان میں رہا یا ترکستان میں
چین میں مقیم ہوتا یا جاپان میں لیکن زندگی گذری اور گذرے گی تو عورتوں
کے پرستان میں اور مر کر دفن بھی ہوں گا تو عورتوں کے قبرستان میں
رشک کرو یارو میری قسمت پر رشک کرو واہ واہ کیا جورو ملی ہے تھوک کے
بھرے اگالدان کی طرح سرخ سفید پاندان کی طرح بھاری بھرکم پورٹ
وائن کی بوتل کی طرح خوشرنگ کباب کی طرح چٹپٹی پاپڑ کی طرح نازک
دال کی طرح پتلی پھلوری کی طرح کرکری جب گلے لگا کر ہمدردی ظاہر کرتی ہے
تو بہن کا مزا ملتا ہے جب گود میں بیٹھ کر میری داڑھی کھینچا کھیلتی ہے
تو بیٹی کا لطف آتا ہے جب تھپک تھپک کر سلاتی ہے تو ماں کی محبت کا
ذائقہ حاصل ہوتا ہے اور جب کبھی ہنسی ہنسی میں میرے بچوں پر شیدائی
کی چاپلوسی سے تواضع کرتی ہے تو بابا جان کی شفقت یاد آتی ہے غرض جورو
کیا ہے خاندان بھر کا مجموعہ ہے مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیوی سے نہیں
بلکہ میں نے اپنے خاندان بھر سے شادی کر لی البتہ کوئی شکایت ہے تو
صرف اتنی کہ سمجھ الٹی اور مزاج بالکل سڑا ہوا پایا ہے میں جو بات کہنے کو
کہتا ہوں تو وہ سمجھ جاتی ہے میں بہت سا جھگڑا ہوتا ہے [illegible] اراداہ
میں نہا دھو کر [illegible] بیٹھا ہوں وہ اپنی [illegible] لگی بیٹھی [illegible] دھو کر
چاول کی کچھڑی الگ پکاتی ہے اور [illegible] کرنا چاہتا ہوں تو [illegible]
کھاتی ہوں یا ہنڈیا کی طرح ابل کے منہ پر آجاتی ہے بڑی مصیبت ہے

پیتا سدھر رہی ہے تو رفتہ رفتہ وہ بھی سدھر جائیگی ـ

پھول برسائے یا کانٹوں میں گھسیٹے
دھڑا دھڑ پیار کرے یا تڑا تڑ پیٹے
جوتی ٹوٹیگی تو اسکی سر پھوٹیگا تو ہمارا
اسمیں کسی کے باپ کا کیا اجارہ

بیوی کا داخلہ

ذلفن ـ اوئی ابھی تمہارا جنازہ یہیں دھرا ہوا ہے میں تو سمجھی تھی کہ کسی چھکڑے یا بیل گاڑی میں لد کر عدالت میں پہنچ گیا ہوگا ـ

مرزا ـ مگر بیوی کوئی مقدمہ بھی پاؤں یا عدالت میں یونہی ٹیبل اور کرسی کے ساتھ سر پھوڑنے چلا جاؤں ـ

ذلفن ـ تو یہاں بیٹھے کیا کروگے ـ

مرزا ـ کیا کرونگا جسطرح وہاں بیٹھکر مکھیاں مارتا ہوں اسیطرح یہاں بیٹھکر مکھیاں مارونگا

ذلفن ـ ہائے میں پوچھتی ہوں کہ جب تمہیں مہینہ بھر میں دو مقدمے بھی نہیں ملتے تو یہ وکالت پاس کرنیکی ضرورت ہی کیا تھی ـ

مرزا ـ یہ تو تمہیں میرے ابا جان سے پوچھنا تھا جنہوں نے مجھے وکالت پڑھوائی [illegible] بیٹھے تھا لیا ہوں مرگئے بیچارے نہیں تو دامن پکڑ کر دو دھول لگاتا اور پوچھتا کہ اس لائق بیٹے کو نالائق باپ تو نے وکیل بنا کے کس کے بھروسے [illegible] کیوں نہ کیا یا کہ دن بھر کمانا اور شام کو دو نوکروں [illegible] آتا [illegible] گھر آتا اور بیوی کے [illegible] پر ناچتا ہا ـ

ذلفن ـ تو وکالت کیا [illegible] گیا [illegible] [illegible] کی ـ

مرزا ـ [illegible] کیا کروں بیوی [illegible] وقت کسی کی [illegible]

کیا کرتے ورنہ ہمیں ایسے نالائق باپ کے گھر میں کبھی پیدا ہی نہ ہوتا۔

زلفن۔ جب وکالت نہیں چلتی تو کوئی بھی سی جگہ دیکھ کے ملازمت کیوں نہیں کر لیتے

مرزا۔ تو بیوی کیا نوکری کہیں خیرات میں بٹا کرتی ہے کہ جاؤں اور مانگ لاؤں آجکل ہزاروں بی اے اور ایم اے دس دس روپے کی نوکری کے لئے صبح شام ہسپتالوں میں ریل میں جیل میں ٹرام میں گودام میں تار میں ایشیا میں شہر میں نہر میں نال کی سپلائی میں محکمہ صفائی میں غرض نوکری کی لڑائی میں ساری خدائی میں سر میں جھنڈے یا نارے لگے ہوئے پیدل رام دھڑا کے سے بڑھیا مر گئی فاقے سے کی صدا لگا کے ایک ایک کی خوشامد کرتے سفارشیں لئے جاتے اپنی لیاقت کا سارٹیفکیٹ اور باپ دادا کے شجرے پڑھ کر سناتے ہیں اور اس پہ بھی گو یو فول یا نو ویکنسی پکار کر دھتکار دیئے جاتے ہیں۔

زلفن۔ پھر (... [illegible])

مرزا۔ ہم تو اسوقت نوکری کرینگے جب نوکر رکھنے والا دھکے کی گاڑی لیکر ہمارے دروازے پر آئے ناک پر انگلی رکھ کر گڑگڑائے آپ انتظام نہ کرینگے تو دنیا کا دیوالہ نکل جائیگا۔ یہ الفاظ زبان پر لائے کام کرو یا نہ کرو مگر تنخواہ اٹھتیسویں دن گھر آ کر دیجائے دو روپے پیشگی بھی دکھلائے اور ساتھ تمہارے سفارش بھی پہنچائے اس پر بھی جب میں سانڈھے کیطرح سر ہلا کر ہوں ہاں کر دوں تو اسطرح دھڑام سے قدموں پر گر جائے جیسے الو کے پٹھے کو پیشکش منظور ہوں بس ایسی نوکری کرنے کو بندہ تیار ہے ورنہ یہاں تو تمہاری نوکری سے فرصت ملنا دشوار ہے

گانا

مرزا۔ بی بی تم ہو مجھے کیسی پیاری سرکار

زلفن۔ میاں بلا سے مجھے کیا تم مرے دار

ایک توے کی روٹی دونوں کیا چھوٹی کیا موٹی۔

مرزا۔ تیرا میرا جوڑا جیسے دھوتی اور لنگوٹی۔

زلفن۔ تو تو جگنو میاں جیسے بیر بہوٹی۔

مرزا۔ اری چھی۔ چھی۔ الم۔ غلم۔ بلم۔ چھو دم لڑنے کو تیار۔

زلفن۔ گدھا گر اپلٹن کی بھیجا اور تم ہو سپہ دار۔

مرزا۔ بی بی بلی ہے مجھے کیسی چھانٹے دار۔

(زنکیل کا جانا)

بیوی۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔

۱۸ ارے کم بخت گھڑی کو کیا ہوا بجتی ہی جاتی ہے۔

زٹیک۔ بات تیرے کی سچ کہا ہے کہ جیسا دیوتا ویسی پوجا ہوتی ہے لاتوں کا بھوت کہیں باتوں سے مانتا ہے ٹک ٹک ٹک ٹک کئے جا رہی تھی۔

زلفن۔ ارے زٹیک او موئے زٹیک

زٹیک۔ ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک۔

زلفن۔ ارے او ٹک ٹک کے بچے ادھر دیکھ۔

زٹیک۔ سنو بیگم صاحبہ ہٹ جائیے مجھ سے دور رہیے ورنہ چوٹ کر بیٹھونگا مجھے اس وقت ہر طرف خون ہی خون نظر آتا ہے میرا ہاتھ ڈنڈے پر تھر تھراتا ہے۔

زلفن۔ تو کیا ڈنڈے سے اپنا سر پھوڑیگا۔

زٹیک۔ اپنا سر پھوڑنے کی ضرورت کیا اوروں کے سر تھوڑے ہیں۔

زلفن۔ مگر [illegible] سمجھنے کی طرح اس وقت بوکھلایا ہوا کیوں ہے۔ ہوا کیا۔

زٹیک۔ ہوا کیا جب تڑ سے ڈنڈا جمایا تب مزاج ٹھکانے پر آیا۔

زلفن۔ ارے موئے جانگلو کس کو ڈنڈا جمایا کس کا مزاج ٹھکانے پر آیا۔

رشک - اُسی بے تمیز اور بیہودی گھڑی کا جو دیوان خانہ میں شیشے کے کیاٹ میں رکھی ہوئی ہے۔

زلفن - وہی بڑی گھڑی جو ابھی ایک ہفتہ ہوا ڈیڑھ سو روپے کو خریدی تھی

رشک - آپ نے ڈیڑھ سو روپیہ اُسکی قیمت لگائی جب ہی تو اُسکا مزاج بگڑ گیا تھا اپنے کو سمجھنے لگی ڈیڑھ سو روپے والی کو پانچ روپے کی نوکر کا حکم ماننے کی کیا ضرورت ہے۔

زلفن - مگر تو نے کیا کیا۔ (روتے ہوئے)

رشک - سُنئے میں آپکا حکم سنانے کے بعد ذرا کمر سیدھی کرنے کیلئے جیسے ہی اُسکی کرسی کے پاس آپکی کُتیا لیٹی رہتی ہے دیوان خانہ میں لیٹ گیا اب گھڑی نے جو دیکھا کہ میں آرام سے لیٹا ہوں آخر اُٹھ لے رہا ہوں تو جل گئی اور میری نیند خراب کرنے کے لئے ٹک ٹک کرنے لگی میں نے کہا چپ ذرا چپ بیٹھ میں سو کر اُٹھوں پھر جی بھر کے گھنٹ گھنٹ کر لینا مگر اس نے داد بھی نہ دی پھر کہا کہ ہاں ہاں جا اس پر بھی وہ اپنا چرخہ چلاتی رہی آخر گڑگڑا کر ہاتھ جوڑے پھر بھی بیوقت کی شہنائی بجاتی رہی آخر پاؤں پڑا ناک رگڑی اسکے خوش کرنے کے لئے تھرک تھرک کر ناچا گایا بجایا بتایا اتنی خوشامد پر بھی جب اسکی سمجھ میں نہ آیا پھر تو میرا اجرام مغز ادھر پھر کر ادھر آگیا اور وہ تان کر ڈنڈا رسید کیا کہ کم بخت کا بھیجہ بہہ گیا۔

زلفن - ارر ر کیا تو نے اُسے ڈنڈا رسید کیا۔

رشک - جی ہاں ڈنڈا اگر ڈنڈے سے بھی کام نہ چلتا تو پھر جوتوں سے خبر لیتا۔

زلفن - ارے وحشی جب تو وہ چورہ چورہ ہو گئی ہو گی۔

رشک - جی ہاں مگر کم بخت کی ہٹ دھرمی دیکھئے کہ ڈنڈا کھا کر چپ ہونے کے بدلے اور زیادہ گھنٹ گھنٹ کرنے لگی۔

زلفن - ارے موئے کیا گھڑی کے بھی کان ہوتے جو تیری آواز سنتی اور

چپ ہو جاتی۔

رشک۔ کان نہیں ہوتے تو آپ چابی ڈال کر ردو بدل ہو جایا کرتی ہیں

زینت۔ خدا تیرا اپنا اعتقاد کرے ہوئے تو نے میرے ڈیڑھ سو روپے کی
چلتی گھڑی کا ستیاناس کر دیا۔

رشک۔ بیگم صاحبہ آپ گھبرائیے نہیں گھڑی کا نقصان نہیں ہوا صرف کمانی
ٹوٹ گئی چکر بگڑ گیا۔ اور شیشہ چور ہو گیا اور اس کے اندر کا پنڈولم جو
ہاتھی کی سونڈ کی طرح ہر وقت ہلا کرتا تھا کٹ کے الگ ہو گیا
باقی اور سب طرح خیریت ہے۔

زینت۔ سنو سنو گھڑی کے اچھے ٹکڑے کر دیئے اور پھر کہتا ہے
کہ سب طرح خیریت ہے نکل یہاں سے الو جیسے ہمارے میاں
گدھے ہیں ویسا ہی نوکر بھی اپنے جیسا گدھا ڈھونڈ کر رکھا ہے
موا سڑی دیوانہ نہ بات کرنے کا ہوش نہ کام کرنے کا سلیقہ زمین
کی پوچھوں تو آسمان کی بتاتا ہے آم منگاؤ تو املی لاتا دن بھر اپنی بیوقوفیوں
سے پریشان کرتا ہے آئے دن ایک نہ ایک چیز کا نقصان کرتا ہے

رشک۔ ہائے ہائے اس شہر میں کوئی عقلمند اور لائق آدمی کا قدردان نہیں
ہے میں اچھا کرتا ہوں تو برا بنتا ہوں نیکی کرتا ہوں تو بدی پیش
آتی ہیں شیش محل والے نواب چھجو خاں کے ہاں نوکر تھا تو وہاں اس سے بھی
بڑھ کر ناقدری ہوئی ایک روز نواب صاحب آرام کرنے لیٹے اور انہیں
نا جانے کیا ہوا تو میں نے کہا کہ جی جناب اور انہوں نے کہا یہاں آؤ
میں نے کہا کہ حاضر ہوں فرماؤ انہوں نے کہا کہ میں سوتا ہوں تم رومال سے مکھیاں
اڑاؤ میں نے کہا بہت خوب بے فکر ہو کر سو جاؤ انہوں نے خراٹے لینا
اور میں نے پنکھا جھلنا شروع کر دیا اتنے میں چار پانچ مکھیاں کہیں سے
بھنبھناتی ہوئی آئیں اور نواب صاحب کی ناک پر بیٹھ گئیں میں نے

بے ادبی دیکھکر انکو حکم دیا کہ چلی جاؤ نہیں گئیں میں نے ڈانٹا کہ اٹھ جاؤ
نہیں اٹھیں آخر میں نے ذرا دھمکا کر بھگایا لیکن خدا جانے
کہ نواب صاحب کی ناک میں کونسی مٹھاس یا نجاست لگی ہوئی تھی کہ
وہ پھر بیاسنے آئیں پھر اڑا دیا پھر آئیں آخر میں نے کہا کہ دیکھو میں
تین دفعہ معاف کر چکا ہوں اب چوتھی مرتبہ آؤ گی تو ضرور سزا
پاؤ گی۔ اس پر بھی جب انہوں نے ناک کا پیچھا نہیں چھوڑا تو مجھے
غصہ آیا اور جیسے ہی نواب صاحب کی ناک پر وہ بارہ آ کر بیٹھیں کہ میں
نے دن سے سونٹا چلایا مگر شست تو دیکھو کہ نواب صاحب اور مکھی
ناک پکڑ کر چلائے اور شاباشی دینے کے بدلے الٹا مجھے لاتیں مار کر
دروازے کے باہر نکال دیا اب یارو اگر دنیا میں انصاف ہے تو
بتاؤ کہ اس میں میرا کیا قصور تھا تم یہ کہو گے کہ نواب صاحب کی ناک
ٹوٹی میں کیونکہ لال یا بابا ٹوٹی مگر مکھی کی مصیبت سے تو جان چھوٹی

باب پہلا — پردہ پانچواں — مکان منیر

(افضل کا ہوش میں آنا منیر کی لاش دیکھنا)

افضل: میں کہاں ہوں اف میرے دماغ میں چکر آتے ہیں سر پھٹا جاتا ہے میں
چکت خواب ہے یا عالم بیداری اٹھکر ہائیں یہ کہاں منیر کے مکان میں
میں یہاں کیسے آیا مجھے کون لایا سوچکر ہاں یاد آیا وہ دو وہ
میرے مکان میں آیا میں اسکے پیچھے پستول لیکر دوڑا وہ بھاگا میں
اسکے پیچھے بھاگا۔ وہ اپنے مکان میں چلا آیا میں بھی اسکے پیچھے داخل ہوا
وہ مجھسے لپٹ پڑا ہم دونوں آپس میں گتھ گئے پھر کیا ہوا سوچکر کچھ یاد نہیں
آتا منیر کی لاش دیکھکر یہ کون سوتا ہے منیر اچھا اسکی کوشش کرتے
پوچھتا ہوں منیر اٹھو اور جواب دو کہ تو میرے مکان میں کیوں آیا تھا

میں یہ خون کیا (خوف زیادہ کر) اف کیا یہ میرے پستول کا نشانہ ہو گیا
کیا میں نے اسکو مار ڈالا یہ مر گیا (سوچکر) نہیں نہیں یہ زندہ ہے یہ اٹھیگا
اور زندہ آدمی کیطرح سانس لے گا اور دنیا کی کشمکش میں دوبارہ حصہ
لیگا (جھنجوڑ کر) فیض اٹھ سنتا ہے (جواب نہ پاکر) فیض میں تجھے کہتا ہوں
اٹھ اور جواب دے (خوف زدہ ہو کر) ذرا حس نہیں مطلق حرکت نہیں اف
خدا یہ تو مر گیا بالکل ٹھنڈا ہو گیا (پستول دیکھکر) خالی ہے بس ضرور میں نے
اسکو مار دیا یہ میری گولی کا نشانہ ہوا (خون کے داغ دیکھکر) یہ کیا خون
اف میرا سر چکراتا ہے میری آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھاتا ہے (سوچکر) ہاں
جیسے ہی میں مکان کے دروازے میں داخل ہوا یہ مجھ سے لپٹ پڑا ہم دونوں
لڑنے لگے پھر کیا ہوا بس میں نے اسکو مار دیا یہ مردہ ہو کر اس خوفناک
نظارے کو نہ دیکھ سکا گر کر بیہوش ہو گیا اف افضل نہیں نہیں ارذل یہ تو
نے کیا کیا دنیا کے بدترین شرابی جواری یہ تو نے کیا کیا (کچھ سوچکر) اچھا
مجھے کیا کرنا چاہئے تھوڑی دیر میں پولیس میری گرفتاری کا وارنٹ اور ہتھکڑی
لیکر آئیگی اور مجھے اس خون کے بدلے پھانسی پر چڑھائے گی (سوچکر)
پھر اب میں کیا کروں ہاں جسقدر جلدی ہو سکے یہاں سے بھاگ جاؤں
خود کو بچاؤں ہاں بس یہی ٹھیک ہے افضل نہیں نہیں ارذل بھاگ
سر پہ پاؤں رکھکر بھاگ (فیض کی لاش کو دیکھکر) اف تو مجھے کیوں گھورتا ہے
اپنی خوفناک آنکھیں بند کر اور تو نہیں سنتا (تو نہیں اپنی آنکھیں بند کرتا
میں ہی خوف کے مارے مر جاؤنگا او افضل بھاگ سر پہ پاؤں رکھکر بھاگ
ورنہ کوئی دم میں پولیس تیری گرفتاری کو آیا چاہتی ہے) (بھاگ جانا)

باب پہلا   پردہ چھٹا   افضل کا گھر

سین ۔ دریبہ کوچہ ... ۔

ہر جگہ مجھ کو لئے کوشش ناکام پھری
کبھی گلزار میں کبھی بالائے در و بام پھری
چپے چپے پہ زمیں کے لیے آرام پھری
اتنی محنت کا صلہ حیف ذرا بھی نہ ملا
وہ کہاں اُن کا نشاں کف پا بھی نہ ملا

رشیدہ ۔

دل میں چھری کلیجے میں خنجر اتار دو
تلوار لاؤ اور میرا سر اتار دو
دنیا میں جو کہ مجھ کو میسر اجنبی ملا
سب کچھ ملا پر ایک وہ نہیں ملا

محسن ۔ کون ہاں وہی بیشک وہی ۔

رشیدہ ۔ میرے پیارے تم نیند کے مچھ کیا گئے ہوئے کہاں گئے تھے کہاں رہے جواب دو یا خدا تم تو کانپ رہے ہو صورت سے مجنوں سے کیا معلوم ہو رہے ہو ۔

افضل ۔ دور رہو مجھ سے میں گناہ کی نجاست کا متحرک ڈھیر غلاظت کا بولتا ہوا پتلا ہوں ۔

اگر چہ سہ ہو دنیا میں خواری ورنہ ہوگی
تو ہمت مرد یکہ تو رہا گی ایک بلا ذلت ہوگی

رشیدہ ۔ خونی ہو تم خونی خون کیا تم نے کیا کب کیا کہاں کیا ہے کیسے کیا کس کا کیا ہے

افضل ۔

زائل ہوئی دماغ کی قوت شراب سے
قدرت نے نور چھین لیا آفتاب سے
یوں مٹ گئی ہے حافظے سے زندگی
جس طرح حرف چھیل کے کوئی کتاب سے

تحسین حضور دل ٹھہرائیے بیٹھ جائیے اطمینان اور سہولت کے
ساتھ رات کی ناشدنی واقعات کی یاد فرمائیے ۔
سوچا رستے تاریکی ہٹا تا ہٹا تا لیکن قدرتی روشنی میں سب سمجھ آتا جائیگا
افضل میں پستول کو ہاتھ میں لئے ہوئے تیری جگہ جگہ تلاش کرتا ہوا اسکے
مکان میں داخل ہوا اور دیکھتے ہی اپنے بچاؤ کے لئے مجھ سے لپٹ پڑا
ہم دونوں آپس میں گتھم گتھا ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرنے لگے
یکایک کسی ناگہانی صدمے سے میری آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا گیا
میں لڑکھڑایا اور چکر کھا کر منہ کے بل زمین پر آ گیا جب ہوش میں آیا تو
میں اپنے حریف کو اپنے سامنے مردہ پایا اور بیچھو دیکھو وہی مجھے
گھور رہا ہے پناہ دو مجھے پناہ دو مگر نہیں تجھ جیسے قاتل سرکش
خدا اور قانون کے باغی کے لئے کہیں پناہ نہیں ہے
بنا ۔

نہ کر کے رہیگا جرم نفرت آفریں تجھکو
نظر آتی نہیں اب چین کی صورت کہیں تجھکو
ہوئے دنیا و دیں قارت بنے دو نوجہاں دوزخ
ادھر پھانسی ادھر لعنت یہاں سوا اور وہاں دوزخ

رشیدہ ۔ یہ الفاظ مجھے دیوانہ کر دیں گے میرے پیارے اتنے مایوس نہ ہو
بولو بولو میں تمہارے بچاؤ کے لئے کیا کر سکتی ہوں ۔
افضل افسوس کے سوا اور کچھ نہیں تھوڑی دیر میں صبح ہو گی پولیس ہتھکڑی اور رسّہ
لیکر میرے لئے آتی ہو گی تھوڑی دیر کے بعد پولیس میرا نام لیکر دروازہ کھٹکھٹاتی ہو گی

کرن سورج کی لیکر موت کا پیغام آتی ہے
سحر آتی نہیں یہ زندگی کی شام آتی ہے

رشیدہ ۔ اگر ایسا ہے تو موجودہ وقت اور قسمت کی دی ہوئی مہلت سے
فائدہ اٹھاؤ مجھے نصیبوں جلی کو خدا کے حوالے کر کے خفیہ لباس پولیس کی نظر سے

بچتے ہوئے تو اگر کسی طرف نکل جاؤں
خدا کو نا خدا سمجھو چلوا ٹھکے سہارے پر
لگا دیگا وہی طوفان میں بیڑا کنارے پر
بھروسہ گو رکھیگی جان بھروں چشم نم اسکا
اندھیری رات میں مشعل دکھائیگا کرم اسکا

افضل مگر جاؤں تو کہاں جاؤں بد ہوا در گناہ جہاں ہونگے ظاہر ہو جائینگے
جو خزاں ہوئی وہ بہار ہوں جو اتر گیا وہ خمار ہوں
جو بگڑ گیا وہ نصیب ہوں جو اجڑ گیا وہ سنگار ہوں
میں کہاں رہوں میں کہاں بسوں نہ یہ مجھ سے خوش نہ وہ مجھ سے خوش
میں زمیں کی پیٹھ کا بوجھ ہوں میں فلک کے دل کا غبار ہوں

تحسین میرے آقا کیا آپ اپنے بوڑھے خادم کی بھی ایک بات سنیں گے اور سننے کے بعد وقت اور مجبوری کا لحاظ کرکے اسپر عمل کریں گے۔

رشیدہ کہو چچا تحسین کوئی ایسی بات کہو جس سے میرے پیارے کی زندگی بچ سکے
دو تسلی اور دعا دے خاطر ناکام کو
وقت ہے امداد کا گرتا ہوا گھر تھام لو

تحسین بانو تم جانتی ہو کہ میرا باپ ماں بھائی بہن بیٹا بیٹی کوئی نہیں ہے میرا اس دنیا میں اس سوکھے ہوئے درخت کی مانند ہوں جس کے پھول اپنے زمانے کی ہوا سے جھڑ گئے ہوں اور وہ میدان میں اکیلا کھڑا ہوا اپنے آخری دن کا انتظار کر رہا ہو۔

رشیدہ کیا مطلب

تحسین میرا یہ مطلب ہے کہ میں نے دنیا کی رنج و خوشی سے اپنا پورا حصہ لیا اب دنیا مجھ سے اور میں دنیا سے سیر ہو چکا ہوں جیتا رہا تو اس سے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا اور مرگیا تو اسکا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔

[margin notes: یہ اشعار مقفلہ ... ایڈیشن میں نہیں ... ؛ مثال]

افضل ۔ اسلئے ۔
تحسین ۔ کپڑے اتار دیئے لہو میں ڈوبے ہوئے ہاتھ دھو ڈالے اور پستول مجھے دیجئے جب پولس گرفتاری کی غرض سے یہاں آئیگی اسوقت میں ایک زندگی سے بیزار مجرم کی طرح قبول کروں گا کہ میں منیر کا خونی میں ہوں ۔

آؤ اور لو انتقام مجرم میری ذات سے
جو کیا میں نے کیا جو کچھ ہوا اس ہاتھ سے

رشیدہ ۔ کیا ان کے گناہ کا کفارہ تم ادا کروگے ۔
افضل ۔ میری جان کے لئے تم اپنی جان دوگے ۔
تحسین ۔ ہاں ہاں میں آپکے الزام کا تمام بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھاؤنگا آپکے گھر میں پرورش پاکر آپکا نمک کھاکر آج بھی کام نہ آیا تو اور کس روز کام آؤنگا ۔

قطرہ آب کو ہم رتبہ گہر سمجھا
اپنے دُکھ سُکھ کا شریک اپنے برابر سمجھا
بلکہ سچ یہ ہے کہ اُس سے بھی فزوں تر سمجھا
غیر تھا تمنے مگر اپنوں سے بڑھکر سمجھا
میں ہر ایک وار کو روکونگا سر اور سینے پر
تم مرو اور میں جیوں شرم ہے اس جینے پر

افضل ۔ تحسین کیا تو دیوانہ ہو گیا ۔

تیری قربانی کروں اپنی میری تقدیر ہے ۔ بیگناہ کی کشمکش دوں جرم گر کیا ہے
سیاہ وفادار کا دنیا میں یہی انجام ہے ۔ ایسی خود غرضی کیسی یا یہی کام ہے

تحسین ۔ [illegible]

اور میں ساٹھ پورے کر چکا ہوں اگر وہ چار برس اور جیا اور پھر مر گیا
تو وہ مرنا رنج و افسوس کے ساتھ ہوگا اور آج کا مرنا میرے لئے اس دنیا میں
باعث عزت اور اُس جہان میں وسیلۂ نجات ہوگا ؎

اچھے اشعار

جسکی چمک ہے چند گھڑی وہ شرر ہوں میں
پامال سا لشان سر رہگذر ہوں میں
دھوکا ہے میری زیست فریب نظر ہوں میں
کیا غم جو بجھ گیا کہ چراغ سحر ہوں میں
ہونا ہے جو ضرور وہ تب ابھی سہی
مرنا ہی ہے تو کل نہ سہی آج ہی سہی

افضل ۔ نہیں تحسین نہیں ایک گنہگار کے لئے ایک بیگناہ سزا برداشت
کرے یہ بات نہ خدا قبول کر سکتا ہے اور نہ یہ اور نہ میں ؎

جیوں یا ابھی مر جاؤں یہ بوجھ اپنا نہ بانٹونگا
میرے اعمال کے پھل ہیں جو بویا ہے سو کاٹونگا

رشیدہ ۔ میرے سرتاج باتوں میں وقت ضائع ہو رہا ہے جتنا جلد ہوسکے
اس خطرناک حالت سے باہر نکل جاؤ تحسین نہ رو رو نے کیلئے ساری
زندگی پڑی ہوئی ہے جاؤ بھیس بدلنے کا سامان لاؤ۔

افضل ۔ آہ شرابی جواری دنیا کے بدترین آدمی یہ تو نے کیا کیا ؎

خدا نے آنکھ بھی دی تھی دماغ بھی تجھ کو
اندھیرا تھا تو ملے تھے چراغ بھی تجھ کو
جو بچ کے چلتا تو کیا ٹھوکروں کا رونا تھا
مگر نصیب میں تیرا اندھا ہونا تھا۔

بانو ۔ امی کیا ابا جانی ابھی تک نہیں آئے وہ ایک گھر نہیں آتے ہیں اور پھر روزمرہ کی
اچھی امی ہمیں لاتے ہیں اچھا اب آئیں تو دیکھنا میں کیسا ان پر خفا ہوتی ہوں ۔

افضل۔ میرا ننھا فرشتہ تو ابھی تک جاگ رہا ہے
بانو۔ اے یہ تو ہیں ہیں اباجانی تم گھر نہیں آتے ہو روز میری اُمّی کو رلاتے ہو جاؤ میں اب تم سے کبھی نہ بولونگی۔
افضل۔ میری گلاب کی پنکھڑی مجھے معاف کر تیرا نالائق باپ ہے اب تیرے ناز بردار و نکو کبھی تکلیف نہیں دیگا۔
بانو۔ ارے تم روتے کیوں ہو میں کبھی نہ بولونگی کیا اس کہنے سے خفا ہو گئے۔ نہیں نہیں نہ رو اباجانی میں تم سے ضرور بات کرونگی۔
افضل۔ بیٹا سہ وہ آنسو اب کہاں طوفاں دکھائے چشم تر سے
یہ دونا سور ہیں بہتا ہے خوں ہو کر جگر سے
بانو۔ میرے اللہ پھر روئے جاتے ہو تحسین ابا اچھا ہوا تم آگئے دیکھو ابا رو رہے ہیں انہیں سمجھاؤ نا
ڈرلیں بدلنام
تحسین۔ میرے آقا جب تک خدا پردیس میں گذران کا کوئی وسیلہ پیدا نہ کردے اسوقت تک ضرورت پر خرچ کرنے کے لئے آپکے ساتھ کچھ رقم ضرور ہونی چاہیئے۔
افضل۔ مگر غریبی اور ناداری کے سوا میرے شراب اور جوئے نے اس گھر میں اور کیا باقی رکھا ہے جسے میں اپنے ساتھ لے جاؤں۔
تحسین۔ خداوند نعمت جس کو برسات کی آمد کا خوف ہوتا ہے وہ پہلے سے چھتری کا انتظام کرتا ہے۔ چونکہ میں جانتا تھا کہ جوانی کے بعد ایک روز ضعیفی آئیگی ہاتھ پاؤں کا کس اور محنت کرنے کی طاقت جواب دے جائیگی اس خیال سے میں نے بڑھاپے کی مصیبت سے بچنے کے لئے اپنی جوانی کی کمائی سے تھوڑی تھوڑی رقم بچانی شروع کر دی تھی وہ تمام رقم جو آپ ہی کی بخشی ہوئی ہے آج آپکا غلام آپ کی نظر کرتا ہے سہ
میں کیا ہوں جو خدمت کروں دام و درم سے

یہ ہیں وہی ٹکڑے جو چنے خوانِ کرم سے

افضل - آہ تحسین تحسین جسطرح میرے پاس خرچ کرنے کے لئے روپے نہیں ہیں اسیطرح میرے پاس وہ الفاظ بھی نہیں ہیں جن سے تیری وفاداری اور عالی ہمتی کا شکریہ ادا کرسکوں دنیا میں ہزاروں آدمی ایک دوسرے کی نوکری کرتے ہیں مگر صرف تن ڈھانکنے پیٹ پالنے کے لئے اور دوسرے کی جیب چھید کر پیسے نکالنے کے لئے لیکن اس خود غرض دنیا میں ایک تو ہی ہے جو مالک کی مصیبت کو اپنی مصیبت جانتا اور اس پر جان و مال نثار کردینا اپنا پہلا فرض سمجھتا ہے ؎

زمیں والوں پہ اپنی نیکیوں سے ہے فلک پایا
تجھے صورت میں انساں اور سیرت میں ملک پایا

تحسین - میرے آقا آپ کا خادم نمک خواری کے میدان میں ایک جان نثار سپاہی کی حیثیت سے ادائے فرض کے ہتھیار باندھ کر اترا ہے جب تک اس جنگ میں پوری فتح حاصل نہ کرے اس وقت تک تعریف کا مستحق ہرگز نہیں کیونکہ حادثات اور واقعات سے متاثر ہونے والے انسان کے ارادے اور نیت کا کوئی اعتبار نہیں

افضل - تحسین ادھر آ اس غریب عورت اور اس معصوم بچے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لے ان دونوں بدنصیبوں کو جو یقیناً میرے بعد غریبی اور فاقے کا شکار ہونے والے ہیں آسمان پر خدا کو اور زمین پر تجھے سپرد کرتا ہوں ؎

سہارا تو ہے سر کی ڈھال تو ہے دادرس تو ہے
اب انکا باپ ماں بھائی بہن جو کچھ ہے بس تو ہے

تحسین - میرے آقا آپ تسلی رکھئے ؎

میں اس چھوٹے کی انکے واسطے جوتی بنونگا
میں انکے واسطے اک اک کے آگے گڑگڑاؤنگا

میں مزدوری کرونگا دکھ سہونگا بوجھ اٹھاؤنگا
میں جھڑکی لات جوتی گالیاں دنیا کی کھاؤنگا
میں ان کا پیٹ خالی اور لب سوکھا نہ رکھونگا
میں خود فاقے کرونگا اور انہیں بھوکا نہ رکھونگا

افضل۔ رشیدہ آخری ملاقات میری خوشی اور محبت کا سرمایہ آخری پیار۔

رشیدہ۔ افضل اب یہ تسلی دینے والا چہرہ کب دکھائی دے گا یہ آواز کب سنائی دیگی۔

افضل۔ جب خدا کی مرضی ہوگی۔

بانو۔ امی ابا کہاں جا رہے ہیں ابا جانی تم کہاں جاتے ہو۔

افضل۔ میری بچی میرے کلیجے کا ٹکڑا ۔

تیری خوبی تیری عزت تیرا اقبال دونا ہو
تو اوروں کے لئے دنیا نیکی کا نمونہ ہو

(جانا افضل کا)

رشیدہ۔ تحسین گیا وہ ہمیشہ کے لئے گیا۔

بانو۔ تحسین ابا۔ امی کو کیا ہوا ابا جانی کہاں چلے گئے۔

تحسین۔ او خدا یہ دیوانہ بنجانے والی حالت کن آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے۔

بانو۔ ارے تم بھی رونے لگے میرے اللہ یہ کیا ہے آج سب لوگ رو رہے ہیں تحسین ابا نہ رو مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے ارے تم بولتے نہیں امی امی۔

رشیدہ۔ گھنٹے بھر کے بعد دنیا میں صبح ہوگی مگر میری دنیا میں اب کبھی سویرا ہوگا۔ یہ تیرگی کمبخت سدا ساتھ رہے گی
اب آٹھ پہر میرے لئے رات رہے گی۔

تحسین ۔ یہ کون کسی کی آواز۔ رشیدہ اٹھو ہمت پکڑو ہمارے ضبط و استقلال کے امتحان کا وقت آپہنچا۔

رشیدہ ۔ کیا پولیس آگئی۔

تحسین ۔ مجھے یہی اندیشہ ہے چہرے سے گھبراہٹ دور کرو اور اس طرح ہوجاؤ گویا ہمیں کچھ خبر نہیں ہیں بانو کو کمرے میں سلا کر ابھی آتا ہوں

پروین ۔ اے خدا میرے حال پر رحم کر مجھے مدد دے کہ میں پوری طاقت سے اس آنیوالی مصیبت کا مقابلہ کرسکوں کون ہے ۔

شوکت ۔ دروازہ کھولو۔

پروین ۔ آپ کون صاحب ہیں

شوکت ۔ میں ہوں شوکت ۔

رشیدہ ۔ کیا ہے کیونکر آنا ہوا ۔

شوکت ۔ رشیدہ مجھے معاف کرنا کہ میں تمہاری نیند میں خلل انداز ہوا افضل گھر ہی میں ہے نا ۔

رشیدہ ۔ کیوں ان سے کیا کام ہے ۔

شوکت ۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں ۔

رشیدہ ۔ اس وقت ۔

شوکت ۔ ہاں ۔

رشیدہ ۔ اتنی رات گئے ۔

شوکت ۔ ہاں ۔

رشیدہ ۔ اس وقت وہ سو رہے ہیں مہربانی کر کے صبح کو آؤ میں اٹھتے ہی انہیں تمہارے آنے کی اطلاع دونگی ۔

شوکت ۔ مگر میں جس کام کے لئے آیا ہوں وہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ اسی وقت ملاقات کروں ۔

رشیدہ۔ وہ کون سا ایسا کام ہے کیا مہربانی کر کے مجھے بتا سکتے ہو۔
شوکت۔ رشیدہ خدا تمہیں برداشت کا حوصلہ دے میں تمہارے افضل کو خون کے جرم میں گرفتار کرنے آیا ہوں۔
رشیدہ۔ افضل نے خون کیا۔
اسد۔ ہاں۔
رشیدہ۔ کس کا۔
اسد۔ منیر کا۔
رشیدہ۔ کب۔
اسد۔ آج رات کو۔
رشیدہ۔ کہاں۔
اسد۔ اس کے گھر میں۔
رشیدہ۔ جھوٹ ہے
اسد۔ سچ ہے
رشیدہ۔ بالکل ناممکن میرا افضل ایسا کام کبھی نہ کریگا۔
شوکت۔ واقعات اسکے خلاف اتنے ثبوت مہیا کر رہے ہیں کہ مجھے مجبوراً تمہارے جواب میں ہاں کہنا پڑتا ہے۔
رشیدہ۔ یقین کرتی ہوں کہ تمہیں دھوکا دیا گیا ہے۔
شوکت۔ شاید ایسا ہی ہوگا جاؤ اور انہیں میرے آنے کی اطلاع دو اگر وہ گھر ہی ہوں نہیں جانتیں کیا تمہاری مرضی ہے کہ میں خود تلاش کر لوں۔
رشیدہ۔ بھائی شوکت حقیقت یہ ہے کہ وہ آج ایک دوست کے ہاں دعوت پر گئے ہیں اور ابھی تک وہاں سے نہیں آئے۔
شوکت۔ [illegible] رشید یہاں سے نکل گیا

رشیدہ ۔ نہیں نہیں یہ بات نہیں۔

شوکت ۔ ضرور یہی بات ہے اب مجھے کسی طرح جگہ جگہ کی بو سونگھکر اسکی کھوج لگانا ہوگا اچھا سلام۔

رشیدہ ۔ بھائی شوکت ٹھہرو بیٹھو مہربانی کرو اسے یہ تم کیا کر رہے ہو میں

شوکت ۔ میں سیدھی بھاگ کر باہر کھڑے ہوئے سپاہیوں کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ وہ مستعد ہو کر ناکہ گھیر لیں اور اسکے بھاگنے کے تمام رستے بند کر لیں۔

رشیدہ ۔ دیکھو تم افضل کے دوست ہو۔

شوکت ۔ دوستی اور نوکری ایک ساتھ نہیں ہو سکتی یہ کیا پستول۔

رشیدہ ۔ خبردار اسے وہیں رہنے دو اسے ہاتھ لگانے کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے

شوکت ۔ رشیدہ بلیغ چپ سے یقیناً منیر کا خون ہوا ہے نہیں ملے تو بھی میرے پاس افضل کو مجرم ثابت کرنے کے لئے پچاسوں ثبوت موجود ہیں اسلئے مقابلے کا خیال چھوڑ دو اور مجھے ایک دوست کیطرح بھروسہ کر کے جو کچھ کہ ذرا سے صاف صاف بیان کر دو۔

رشیدہ ۔ کیا سب کچھ کہدوں کیا یہ انسانیت کے فرض کو نوکری کے فرض سے مقدم سمجھے گا۔

شوکت ۔ رشیدہ میرا اعتبار کرو ممکن ہے میں تمہاری مدد کر سکوں کیا واقعی افضل بھاگ گیا

رشیدہ ۔ ہاں ہاں وہ بھاگ گیا وہ چلا گیا خدا کے لئے اسکی مدد کرو بجائے دو اپنے جان و مال کے صدقہ میں اسے اپنی جان بچانے دو۔

شوکت ۔ میں اسے بچاؤنگا یہاں گئے ہیں مدد دونگا اور یہاں سے نکل جانے کے لئے [illegible] دونگا

رشیدہ ۔ وہ پیچھے اور پیچ رہا کہ میں صرف اتنا ہی چاہتی ہوں

شوکت ۔ [illegible]

اور میرے دل میں ایک آرزو ہوتی ہے۔ فضل سے شادی ہونے سے پیشتر میری سب سے بڑی آرزو تھی کہ تمہیں اپنی بی بی کہہ کے پکاروں مگر میں محبت کی بازی میں ہار گیا۔ اور وہ اپنے جوڑ توڑ سے بازی مار گیا اب قسمت نے مجھے دوسرا موقع دیا ہے اگر تم اپنے حسن کے باغ سے پھول چننے کی اجازت دے سکتی ہو تو میں ہر طرح دینے کو تیار ہوں۔

رشیدہ۔ ورنہ

شوکت۔ اپنا فرض بجا لانے کے لئے جا رہا ہوں۔

رشیدہ۔ او کمینے ذلیل بدمعاش دور ہو ایک عورت کو لاچار مصیبتوں میں دیکھ کر دھمکاتا ہے اس کی بیکسی اور بے بسی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے ؎

کوئی عزت باختہ یا بیسوا سمجھا ہے تو
کیا سمجھ کر بول اٹھا یہ مجھ کو کیا سمجھا ہے تو
جوش دکھلاتے ہیں پہلے ٹھوکریں کھا کر کے
پیشتر اس کے کہ تو آئے مجھ کو سر کرے

شوکت۔ یہ جواب۔

رشیدہ۔ ہاں۔

شوکت۔ ہاں۔

رشیدہ۔ ہاں ہاں میں نے پہلے بھی تجھے ایک شخص سمجھ کر ٹھکرا دیا تھا اب بھی ایک نجاست کا ڈھیر سمجھ کر ٹھکرا رہی ہوں۔

شوکت۔ رشیدہ ہوش کر اپنی سمجھ لے۔

رشیدہ۔ جا جا جو تجھ سے ہو سکے وہ کر لے۔

شوکت۔ تو کیا انکار ہے۔

رشیدہ۔ جا جا تیری سی کا ٹھکانا نہیں میرا خدا مددگار ہے۔

دم بھر میں غرق ہو گا جو رستم کا بیڑا — پچھتائیگا جو تو نے انکے غضب کو چھیڑا
ہو جائیگا ستمگر دم بھر میں غرق بیڑا — بیداد گر جو تو نے انکے غضب کو چھیڑا
کر دیگی تجھ کو قدرت خاکستر فنا میں — پانی کے بلبلے تو اڑتا ہے کس ہوا میں

شوکت۔ چیخ اگر تو اپنی ضد ہی پر اڑی ہے تو دیکھ لینا کل صبح تیرا افضل ہے اور عدالت کی ہتھکڑی ہے۔

رشیدہ۔ ٹھہرو تم کہاں جاتے ہو۔

شوکت۔ میں ابھی جا کر تمام اسٹیشنوں پر تار کراتا ہوں۔

رشیدہ۔ مگر ابھی تمہیں یہیں رہنا ہو گا۔

شوکت۔ کیوں۔

رشیدہ۔ تاکہ میرے افضل کو بھاگنے کا وقت مل سکے۔

شوکت۔ میرا گریبان چھوڑ دو۔

رشیدہ۔ تم ایک پالتو کتے کیطرح زمین پر بیٹھ جاؤ ورنہ میں بھوکی شیرنی کیطرح پوری قوت سے تم پر حملہ کرونگی اور بوٹی بوٹی نوچ کر پھینک دونگی۔

شوکت۔ میں کہتا ہوں کہ۔

تحسین۔ خبردار سیدھا کھڑا رہ ورنہ تمام بتیسی ہلا دونگا مارے ڈنڈوں کے ہاتھ پاؤں کا کھیل بنا دونگا۔

شوکت۔ پاگل بڈھے الگ ہٹ اپنے بڑھاپے پر رحم کر۔

تحسین۔ ابے یہ پرانے زمانے کی ہڈیاں ہیں تجھ سے زیادہ کس رکھتا ہوں۔ اس بڑھاپے میں بھی تیرے جیسے دس جوانوں کا بھرتہ کرتا ہوں۔

رشیدہ۔ شوکت میری نہیں تو خدا کیطرف دیکھ افضل او پھر نہیں تو میری معصوم بچی کیطرف دیکھ اور رحم کر۔

شوکت۔ تو وہ یہ تمام دنیا اپنے کو میرے قدموں پر ڈالے تو بھی میں اپنا حق

ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تحسین - اچھا بیٹا تم اپنی نوکری کا فرض ادا کرو اور میں اپنے مالک کے نمک کا فرض ادا کرتا ہوں۔

(شوکت - کو ٹانگ پکڑ کے گرا دینا۔ رشیدہ کا شوکت کا منہ دبانا۔ بانو کا بال پکڑنا۔ شوکت کا بے کابو ہو کر گرنا۔ ڈراپ کا آہستہ آہستہ گرنا)

ڈراپ سین

باب دوسرا پردہ پہلا

بانو - امی تحسین ابا ابھی تک نہیں آئے وہ کہہ گئے تھے کہ بازار سے آؤنگا تو تمہارے لیے مٹھائی لاؤنگا۔

رشیدہ - بیٹا آتے ہونگے غریب ہمارے ہی پیٹ بھرنے کی فکر میں کہیں ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہوگا۔

بانو - ہاں تحسین ابا کیسے اچھے آدمی ہیں کل رات کو جب مجھے بڑی بھوک لگی تھی تو تم نے مجھے ایک ہی روٹی دی تھی مگر تحسین ابا نے مجھے اپنے حصے کی بچی روٹی کھلا دی تھی اور خود بھوکے سو گئے صبح کو جب اٹھے تو مجھکو پیار کر کے کہنے لگے ضرور دن رات کی بات اپنی امی کو مت بولنا۔

رشیدہ - بیٹا خدا اسے سدا سلامت رکھے تیرے باپ کے مرنے کے بعد [illegible] تمام زمانے نے ہمیں [illegible] مصیبت کے

سمندر میں ڈوبنے اور مرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے ایک غریب ہے جو
شروع سے آج تک ہمارے دکھوں میں حصہ لے رہا ہے ہماری جان بچانے
کے لئے رات دن اپنی جان دے رہا ہے۔

بانو۔ لو وہ لو تحسین ابا آ گئے۔

تحسین۔ آؤ بیٹا یہ دیکھو میں تمہارے لئے مٹھائی لایا ہوں

بانو۔ امی دیکھا تحسین ابا ہمارے لئے بسکٹ اور پیپرمنٹ لائے ہیں تو تم بھی لو
تحسین ابا تم بھی کھاؤ

تحسین۔ بیٹا تو کھا میرا پیٹ بھرا ہوا ہے جب تجھے ہنستا کھیلتا ہوا دیکھتا ہوں
تو میری بھوک پیاس تھکن سب اتر جاتی ہے

رشیدہ۔ تحسین تم سچ مچ تھک گئے ہو گے اب تو بتاؤ کہاں گئے تھے۔

تحسین۔ قسمت کے ساتھ سر پھوڑ رہا تھا کل سارا دن اور آدھی رات محنت
کر کے کرسی تیار کی تھی مگر جب بازار میں لے گیا تو محنت کی قیمت تو کیا
کے دام بھی وصول نہیں ہوئے آجکل کارخانوں کے اندر مشینوں پر بڑی
شاپوں پر بن جاتے ہیں تو ایک روپے کی چیز کے دس روپے وصول کر لیتے
ہیں اور جب کوئی غریب کاریگر اپنے ہاتھوں سے اچھی چیز بنا کر لے جاتا ہے
تو انہیں سینکڑوں عیب بتاتے ہیں اس کا مال بکنے نہیں دیتے ناک
بھوں چڑھاتے ہیں۔

انور۔ وعدہ پورا ہوا۔ لاؤ کرایہ کا روپیہ نکالو

رشیدہ۔ یا خدا یہ کیسی ہوئی اچانک کیونکر چھوٹے گی۔

تحسین۔ بھائی تھوڑے دن اور ٹھہر جاؤ کیا کروں
میں تمہاری تمام مزدوری چکا دوں گا بس دو چار روز اور ٹھہر جاؤ
جلدی ہی تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔

انور۔ چھ مہینے ٹالا کرتے گزر گئے اور ابھی تک بہانے ختم نہیں ہوئے تم

نوٹس سے سمن نکالا ڈگری کرائی پھر بھی کرایہ وصول نہیں ہوا اب قرقی لاتا
اور یہ انگوٹھا دکھا کر چھین کر گھر سے باہر کر دیتا باقی رہ گیا ہے۔

تحسین۔ بھائی میں نے تمہیں کئی دفعہ کہا کہ مہینے مہینے [illegible] ادا کر دیا کرو۔ مگر
تم نے نہ مانا۔ اور کرایہ چڑھنے دیا اور جیکب ہماکے سے اتنے روپوں کا ایکدم
بندوبست نہیں ہو سکتا تھا نہیں دیا تھے ہو قرقی اور وارنٹ لاتے ہو۔

انور۔ تمہیں مہینے مہینے کرایہ دینا تھا تو گھر سے آ کر تمہیں کوئی تمہارے
باوا کا نوکر تھا جو ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو تمہارے دروازے پر ہاتھ پھیلائے
کھڑا رہتا۔

رشیدہ۔ اچھا بھائی خفا نہ ہو اس مرتبہ تو معاف کرو۔ آئندہ سے ہمیشہ ہمیشہ
مہینے میں خود رقم پہنچا دیا کرونگی۔

انور۔ جب اتنی تنگی ترشی سے گذرتی ہے تو کہیں جاکر نوکری کیوں نہیں کرتی ہو

رشیدہ۔ بھائی تم جانتے ہو کہ جب تک کسی کی سفارش نہ پہنچے کون [illegible]
ایک لاوارث بیوہ کو کیسے نوکری مل سکتی ہے اگر کہیں سینے پرونے
یا گھر کی نوکری مل جاتی تو آج یہ تکلیف کیوں اٹھاتی۔

انور۔ ارے نوکری کیا نوکری تو ہزار ملتی ہے مگر تم ایک خونی کی بیوی
ہو جب لوگ یہ سن پاتے ہونگے تو نوکر رکھنے سے گھبراتے ہونگے۔

تحسین۔ صاحب چپ رہیے میرے بہشتی آقا پہ الزام لگا کر سخت کا ...
یہ خون ہوا ضرور مگر کس نے کیا کیونکر ہوا یہ خدا جانتا ہے۔

انور۔ او خدا تو جانتا ہے مگر ساری دنیا بھی تو جانتی ہے۔

تحسین۔ کیا۔

رشیدہ۔ کہ وہ ایک سگا جواری شرابی اور پورا خونی تھا شکر کرو کہ
اس وقت شریف ٹکرا گئی اور ... گرفتار ... کی ...
پڑ گئی۔

رشیدہ۔ مرے پیچھے غیبت کرنا دنیا میں سب سے بڑا گناہ ہے مرحوم کیساتھ
اور اسکے دوست جنہوں نے اسے اور ہمیں اس نتیجے کو پہنچایا کیسے
ہیں یہ میں اچھی طرح جانتی ہوں۔
تحسین۔ اے خدا سچا ہے اس کا انصاف سچا ہے تو کیا میز کا اصلی قاتل
سزا پائے بغیر چھوٹ جائیگا۔ یاد رکھنا ایک روز باپ کا گھر اضرور دیکھیگا۔
انور۔ یا خدا اس بوڑھے کی سن ورنہ عدالت کے جوتے سب سے پہلے میرا
ہی سر کھوئینگا۔ جی اچھا تھا یا برا تمہاری منت اور خوشامد سے چار دن
اور ٹھیرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر تم نے پائی پائی نہ ادا کی تو تم کو طاق پر رکھ
دونگا۔ ایک ایک کو لات مار کر باہر کر دونگا۔
رشیدہ۔ آہ اتنے سخت نہ ہو ہماری لاچاری اور بےکسی پر رحم کرو۔
انور۔ تم جانتی ہو کہ یہ مکان میرا نہیں شوکت کا ہے میں نے صرف کنٹراکٹ
پر لیا ہے اگر اسکے روپیے وقت تو بھلا وہ مانے گا۔ جیسا میں تمہیں
چھوٹا سمجھتا ہوں ویسا وہ سچے جھوٹا جانیگا۔
رشیدہ۔ اگر تم کہو تو میں خود شوکت کے پاس جاؤں انہیں سمجھاؤں۔
خدا نے انہیں ضرورت سے زیادہ دے رکھا ہے اگر ہمارے چند روپے
وقت پر نہ پہنچے تو کیا غریب ہو جائینگے مجھے بھروسہ ہے کہ وہ مرحوم
کا خیال کرکے ضرور میری غریبی پر ترس کھائینگے۔
انور۔ ایسا ہے تو ٹھیک جاؤ تمہارا بھلا ہوتا ہے تو میرا کوئی نہیں میں تو
اسکے تقاضوں سے لاچار ہوں اگر وہ تمہاری شکل سے نرمیں بھی
تمہاری طرف سے کہنے کو تیار ہوں۔
رشیدہ۔ بڑی مہربانی۔
انور۔ ہم گنہگاروں کی مہربانی ہی کیا مہربانی تو خدا کی چاہیے۔
رشیدہ۔ تم کہو تو میں آج ہی جاؤں۔

انور - اور بھی اچھا ہے میں بھی یہی جانتا ہوں کہ ایک دفعہ یہ وہاں تک پہنچ جائے پھر تو یا نہیں ہاتھ کا شکار ہے غریبی اور عصمت دونوں کا ایک جگہ رہنا دشوار ہے

گانا پروین و تحسین

بھرے خدا - دل کو سنبھالے ہوئے موہے پیا سے بھرے تھا انا تھی رنج پالئے موہے پیا بھرے خدا

رشیدہ - جل تھل بھری رین اندھیری انت کال نے گھیرا

تحسین - پار کریگا مالک بیڑا دل سے خوف نکالے ہوئے موہے پیارے بھرے خدا

رشیدہ - دکھ کے بھنور میں آن پھنسی ہوں ہوں

تحسین - مولا مصیبت ٹالے ہوئے موہے پیارے بھرے خدا

(سین ختم)

باب دوسرا پردہ دوسرا

(مرزا کا مکان)

مرزا - بی بی او بی بی

زلفن - کیا ہے بی بی کے میاں -

مرزا - ہیں منہ کیوں پونچھتی آئی کوئی چیز تو نہیں پکا کر کھائی -

زلفن - بندی کیا کوئی چھری ہے اپنے میکے سے لائے ہوئے پیسے خرچوں اس میں کوئی چوری ہے تمہارے گھر میں تو ہنڈی کا ٹکڑا ہوا سمجھتا ہے کہ کبھی روٹی کے ٹکڑے کو ترستا ہے

مرزا - تو کیا سو دفعہ کھاؤ گی کھاتے کھاتے مر جاؤ گی مجھے بھی ہضم کر جاؤ گی

زلفن - تو تمہارا مطلب ہے کہ دن بھر تمہارے گھر کا کام کریں - اور بھوکے مریں -

مرزا۔ ہم تو تمام دنیا کو یہی صلاح دیں گے کہ نہ کھائیں نہ پئیں سونگھ سونگھ کر جئیں۔

زلفن۔ تو آسمان سے فرشتے آئیں گے وہ بغیر کھائے پئے تمہارا ساتھ نبھائیں گے۔

مرزا۔ ہے تو تو دیوانی ہے کیا جانے پیٹ کیسے آیا ہے

رکھے روزے پر روزے صبح کا کھانا بچایا ہے
بہت فاقے کئے یاروں کے گھر جا کے کھایا ہے
گرا ہے جو کیچڑ میں تو دانتوں سے اٹھایا ہے
پھٹے کپڑوں میں دن کاٹے مروت سے نہ چوری کی
یہ کوڑی کوڑی کرکے اتنی مایا میں نے جوڑی ہے

زلفن۔ خدا کی مار یہ کمائی یہاں کام نہ آئی تو کیا عاقبت میں کام آئیگی دیکھوں گی کہ خدا سے بخشوائیگی

مرزا۔ تو کیا اپنا گھر لٹا دوں تیرے والوں کو اپنی دولت کھلا دوں جا دور ہو چلی جا

(جاتا)

بنو۔ لعنت ہے ایسے چھچھورے ماں باپ کے لاوارث بیٹے تو میرا اچھا انہیں چھوڑ کے اپنے چوکھٹ سے باہر قدم رکھنا دشوار ہے گھر سے نکلا سر وارثت بن کے ایک نہ ایک بلا پیاری مزاج پرسی کے لئے تیار ہے یار دوں میں پوچھتا ہوں کیا اچھا کھانا نہ کھاؤں اچھے کپڑے نہ پہنوں گھوڑا گاڑی میں نہ بیٹھوں نہ جاؤں باغ سیر میں سر پگڑی ناک اونچی نہ رکھوں خدا آیا جان سر چشم ہے کہ وہ تو مر گئے وقت تو پھر اٹھ جائیں گے سب اور وہ ایک پیسہ پائے گھوٹ اور اپنا ٹھاٹ ناک پگڑی اپنی سر پر وہ رکھے

کے لئے اُنکے ڈھنگ کے ساتھ شرافت سے پیش آتا ہے کسی کی پگڑی اُتار کر اور
کسی کا گیس کتر کر اُنکو مفت کا بوجھ اُٹھانے سے بچاتا ہے تو اُن نیکیوں کے
بدلے ہیں ایس دنیا ہی میں جنت کے مزے اُڑاتا ہے تو اُس میں اُن
جہنمی قرضخواہوں اور عدالت کے سپاہیوں کے باپ کا کیا جاتا ہے۔
جو ہر وقت جھاڑ کا کانٹا ہو کر میرے پیچھے پڑے رہتے ہیں گلی گلی اور
ناکے ناکے اور وارنٹ اور ہتھکڑی لئے کھڑے رہتے ہیں ابھی کبھی میں
گھر سے نکلنے پر پڑنے چھاڑ کر آگے کو زقند بھرنے کے لئے کندے تول
ہی رہا تھا کہ دور سے ایک عدالت کے باگڑبلے نے دیکھکر مجھے ڈرایا
مگر میں بھی تو اس دنیا میں لومڑی کا جنم لے آیا ہوں دو چار اِدھر اُدھر کے
کاٹے دے کر تڑ سے ایک چانٹا جمایا اور جبتک وہ سر سہلائے دہر سے ایس
گھر میں گھس آیا اب ہم یہاں کھڑے ہوئے آنند کا راگ الاپ رہے ہیں۔
اور وہ بنیا الّو بنا باہر کھڑے ٹاپ رہے ہیں۔ مگر یہ گھر ہے کس کا اگر
گھر کا مالک آگیا۔ اور میرے یہاں آنے کا شان نزول پوچھ بیٹھا تو اسے
کیا جواب دونگا۔ آ۔ نے وہ بھی ضرورت ایجاد کی ماں ہے وقت پڑنے پر کوئی
نہ کوئی بات بناؤں گا۔
زیڈیک۔ کون ہو وکیل صاحب صبح کہہ رہے تھے کہ آج میرا سالا آنے والا ہے
کہیں وہی تو نہیں آ دھمکا۔ نہیں نہیں۔ یہ تو کوئی اور ہی شخص ہے وکیل
صاحب کا سالا ہوتا۔ تو وکیل صاحب کی بیوی سے شکل ملتی جلتی ہوتی (جناب)
کی خدمت میں اس گھر کا ہیڈ باورچی المعروف بہ شیخ زیڈیک عرض کرتا ہے
کہ آپ قبرستان میں ہیں تو گڈ مارننگ ہندو ہیں تو رام رام اور مسلمان ہیں تو علیکم السلام
بجالاتا ہے اور یہاں آنیکا سبب پوچھنا چاہتا ہے۔
بنو۔ لو سالا میں مصیبت شروع ہوئی (بظاہر) کون میرے پرانے دوست تم ہو یار
بہت دن بعد ملے کہو اچھی طرح تو ہو بال بچے تو خیریت سے ہیں نا۔

زٹیک ۔ کیا کہا آپ نے ۔

ننھو ۔ کیوں بے جھوٹے تو نے کہا تھا کہ میں تم کو اپنے باپ کی شادی میں ضرور بلاؤنگا مگر دعوت دینے کے ڈر سے ٹلی بچا گیا نا بچا کہیں کا ۔

زٹیک ۔ باپ کی شادی ۔ جناب میرے باپ کو تو گزرے ہوئے آج بیس برس ہو گئے شادی کیسی ۔

ننھو ۔ تمہارے باپ گزر گئے خیر کیا پرواہ ہے کوشش کرو ۔ خدا اور دوسرا باپ دے گا ۔

زٹیک ۔ میں پوچھتا ہوں کہ آپ ہماری بیگم صاحب کے لئے کچھ سوغات لائے ہیں ۔ یا کسی مقدمے کے بارے میں وکیل صاحب سے ملنے آئے ہیں ۔

ننھو ۔ وکیل ارررر تو کیا میں پولیس کے پیچھے سے بچنے کے لئے کسی عدالتی ریچھ کے کھٹ میں گھس پڑا ہوں ہائے ہائے ہمارا بھی گرفتاری کا کھٹکا ہم سے اگر تو بھول میں آنکا ۔

وکیل ۔ (اندر سے) زٹیک او زٹیک

زٹیک ۔ یہ لیجئے وکیل صاحب بھی گرم انجن کی طرح بھکبھکا تے ہوئے آ پہنچے

ننھو ۔ بس تو پاسنجر اور میل ٹرین کی ٹکر کا وقت آ گیا چلو بیٹا بنو دماغ کی ڈاک گاڑی کو لائن کلیر دیدو اگر طبیعت آ گئی میں ذرا بھی رہ گیا تو ابے باپ دادا کا اسٹیشن کے سامنے پہنچ کر کھوپڑی کا انجن ٹیڑھا ہو جائیگا اور کسی شاپ میں مرمت کے لئے بھیجنا پڑیگا ۔

وکیل ۔ ہرے چودھری گھنٹہ گھر کا کھٹکا سنا ہے ۔ اور جو اب میں بولتا ہوں اس تک نہیں پہنچتا ۔

زٹیک ۔ جناب ۔ شکار ہو بھر نے کے لئے کوئی اور اندر کیجئے ۔

وکیل ۔ کیوں ۔

زٹیک ۔ کیوں کیا آپ کی شکایت بھر ہوں بیوی کی چپلیں بھر دل گھوڑوں کے پیچھے

بھروں، شکلوں میں ناچ بھروں یا شکل میں ہوا بھروں، غصے کے وقت آنکھ میچے میں عقل بھروں اور اب آپ نے یہ نئی پخ نکالی کہ سنکارہ بھی بھروں نہ جناب مجھ اکیلے سے اتنے کام نہیں ہو سکتے۔

وکیل۔ بس چپ رہو بے وقوف کہیں کے۔

زنک۔ خیر یہ بے وقوف کا بچہ چپ رہتا ہے۔ پر وہ دیکھئے کوئی عقلمند کے باوا آپ کے ملنے آئے ہیں۔

وکیل۔ پھنسا پھنسا مدت کے بعد آج ایک شکار پھنسا۔ ہاں جناب تشریف لائیے کیا ضرورت پیش آئی جو مجھ خادم اکمترالوکلا دل بیرسٹر کے کفش خانے کی سرفرازی فرمائی۔

ٹھگو۔ یہ کم بخت تو شروع ہو گیا اب کیا کروں کہاں جاؤں۔ یا اپنا سینہ اڑاؤں۔ مگر ٹھہرو۔ وہ بلبل و سپاہی چلے ہوئے ہوں۔ تو خواہ مخواہ کیوں بک بک کی تکلیف اٹھاؤں۔ لاحول ولا وہ تو وہیں کے وہیں دھرے ہوئے ہیں۔ دلدل میں پھنسے ہوئے گدھے کی طرح جگہ سے کھسکنے کا نام ہی نہیں لیتے

وکیل۔ جناب نے کچھ جواب نہیں دیا۔

ٹھگو۔ جواب اتنے بڑے آدمی کو اور میں جواب دوں۔ نہیں جناب مجھ سے یہ گستاخی نہیں ہو سکتی۔ چاہے چیختے چیختے آپ کا گلا بیٹھ جائے مگر میں آپ کو ہرگز جواب نہ دونگا۔

وکیل۔ اجی جناب اپنے آنے کی غرض بیان کرنا بھی گستاخی ہے۔ آخر مجھے معلوم تو ہو جانا چاہئے کہ آپ کس لئے تشریف لائے ہیں۔

ٹھگو۔ کیا تشریف۔ او ہو ہو ہو اس خاکسار کی شان میں اتنا بڑا لفظ اے جناب یوں کہئے کہ یوں نازل ہوا ہے کیوں [illegible]

بیوں ٹپک پڑا ہے۔

وکیل۔ آپ تو کوئی دل لگی باز آدمی معلوم ہوتے ہیں خیر معاف کیجئے۔ جو کچھ فرمانا ہے مجھے ایک ضروری کام سے دوبارہ کچہری جانا ہے۔

چنو۔ ہاں کچہری جانا ہے بہت اچھا۔ کچہری کوتوالی۔ حوالات جیل خانہ یا پاگل خانہ جہاں جانا ہو ہو آئیے۔ مجھے کوئی ایسی جلدی نہیں ہے آپ کے گھر کو میں اپنا ہی گھر سمجھتا ہوں۔ ارے پیچھے میں یہ بیٹھ گیا

وکیل۔ چہ خوش۔ یہ تو آرام کرسی پر پاؤں پھیلائے لیٹ گیا۔

چنو۔ ہاں جناب ذرا اتنی مہربانی اور فرمائیے گا کہ جانے سے پہلے اپنے نوکر کو ایک کپ چائے۔ اور اگر دیر سے آپ کا آنا ہو تو دوپہر کے کھانے کے لئے حکم دیتے جائیے گا۔

وکیل۔ حضرت میرے پاس مذاق میں ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے اگر کوئی مقدمہ دینا ہے تو اس کے نوٹ لکھوائیے ورنہ میں یہ چلا اور آپ یوں تشریف لے جائیے۔

چنو۔ اچھا تو جس طرح آدمی پر بلیل بیٹھا ہے آپ بھی اچک کر کرسی پر بیٹھ جائیے۔

وکیل۔ اچھا لکھائیے۔

چنو۔ اب لکھاؤں کیا اپنا سر ہا ہا ہا۔ ذرا قلم تو اچھا منگائیے۔ یہ قلم ہے یا حجام کا استرا۔ آپ لکھتے ہیں۔ یا حرفوں کا سر مونڈتے ہیں۔

وکیل۔ ارے بھائی قلم کا غضب درست ہے۔ تم اپنا مطلب تو شروع کرو۔

چنو۔ کم بخت وہ حلال زادے گئے یا نہیں۔ خدا کی مار جانے کا نام ہی نہیں لیتے نابکار۔

وکیل۔ عجیب کیفیت کے آدمی سے پالا پڑا ہے۔ اجی حضرت آپ وہاں کیا

دیکھ رہے ہیں۔

بنو۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ برسات قریب ہے اور ابھی تک آپ نے مکان کی مرمت نہیں کی۔ اگر مکان گر پڑا۔ اور کوئی پڑوسی دب کر مر گیا تو عدالت قتل عمد کے جرم میں اس طرح آپ کا گلا دبائے گی اور یہ وکالت شکالت سب دھری رہ جائے گی۔

وکیل۔ ارے بھائی میرا مکان گرتا ہے تو گرنے دو تمہیں اس کی کیا فکر پڑی ہے۔

بنو۔ کیوں فکر کیوں نہیں آخر میں بھی تو اسی مکان میں بیٹھا ہوں۔

وکیل۔ میں کہتا ہوں کہ مسٹر ... ..

بنو۔ جی میرا نام مسٹر شبراتی ہے۔

وکیل۔ تو مسٹر شبراتی۔ مہربانی کر کے بیٹھ جائیے اور اپنا مقدمہ لکھوا دیجیے۔

بنو۔ اچھا لکھئے ہم سب ملکر اپنے باپ کے سترہ بھائی بہن ہیں۔

وکیل۔ ٹھہرئیے آپ کے بھائی بہن یا آپ کے باپ کے بھائی بہن۔

بنو۔ دیکھئے آپ یوں بیچ میں لقمہ دیں گے تو میں ایک حرف بھی نہ لکھا سکونگا۔ لکھئے ہمارے سترہ بھائی بہن۔

وکیل۔ ہمارے باپ کے۔

بنو۔ تمہارے کہاں تم خود لاوارث اکیلے پیدا ہوئے ہو۔ میرے باپ کی کوشش ہے۔

وکیل۔ اچھا آگے بولو۔

بنو۔ جس میں سولہ لڑکے اور دو لڑکی۔

وکیل۔ یہ اٹھارہ ہوئے۔

ننھو - برابر سولہ اور دو اٹھارہ -
وکیل - مگر تم نے تو ابھی سترہ لکھائے تھے یہ تو ایک بڑھ گیا -
ننھو - ہاں اچھا تو اُسے کم کر دیجئے ایک لڑکا بڑھ گیا تو کیا اور ایک گھٹ گیا تو کونسی باپ کے گھر میں کمی ہو گئی۔ چلو سترہ تو سترہ ہی سہی -
وکیل - اچھا آگے لکھائیے -
ننھو - اُن سترہ میں سے یہ آپ کا تابعدار منی سارے سب بڑا لڑکا ہے -
وکیل - میاں اچکن کے ٹمبل پہ کہاں جا چڑھے -
ننھو - اپنا بڑا پن بتانے کے لئے -
وکیل - چلو آگے بولو .. .. .. ہیں تم روتے کیوں ہو -
ننھو - روتا اس لئے ہوں کہ جس طرح میں عمر میں سب سے بڑا ہوں اُسی طرح بدنصیبی میں بھی سب سے بڑا ہوں -
وکیل - بدنصیب وہ کیسے ؟
ننھو - ایسے کہ جس روز میں دنیا میں تشریف لایا اُسی روز میرے والد اس دنیا سے سفر کر گئے -
وکیل - یعنی -
ننھو - یعنی مر گئے -
وکیل - جب تم سب سے بڑے لڑکے ہو -
ننھو - بیشک -
وکیل - اور تمہارے پیدا ہوتے ہی تمہارے والد کا انتقال ہو گیا -
ننھو - جی ہاں
وکیل - تو پھر یہ باقی سولہ کہاں سے پیدا ہو گئے -
ننھو - ارے جب تو میں بھولا وکیل صاحب انہیں میں شاید چھوٹا لڑکا ہوں گا -

وکیل - خیریت بر شما و بر پدر شما آگے چلو۔

بنو - اچھا لکھئے ہم سب مل کر بیٹے باپ کے سترہ۔

وکیل - پھر وہی الٹا چرخہ چلانے لگے۔ اماں ایک مرتبہ تو لکھ چکا ہوں اور کتنی مرتبہ لکھواؤ گے۔

بنو - سترہ باپ بیٹے کی تعداد آپ لکھ چکے عجب بیوقوف ہیں آپنے مجھ سے کہا کیوں نہیں۔

وکیل - میں اور بیوقوف۔ نکل جاؤ میرے گھر سے ڈھونڈ لو کوئی اور وکیل۔

بنو - بہت دیر ہوئی اب تو ہیلف اور سپاہی ضرور چلے گئے ہونگے اچھا حضرت آپ گرم ہوتے ہیں تو لیجئے تسلیم۔

وکیل - ارے او بلا اپنی ٹوپی چھوڑ کر میری ٹوپی کہاں لے چلا۔

بنو - ہائے ہائے یہ کمبخت تو تار کے کھمبے کیطرح زمین میں گڑے ہوئے ہیں ابھی تک اسی جگہ گڑے ہوئے ہیں۔

وکیل - بہت تیرا ستیاناس ہو میرے دادا کے وقت کی ٹوپی کمبخت نے خراب کردی ہیں پھر اپنی نحوست کرسی پر دھر دی۔

بنو - لکھئے ابی لکھئے۔

وکیل - کیا لکھوں تمہارا سر میں کچھ نہیں لکھتا ہوں۔

بنو - اجی وکیل صاحب غصہ نہ کیجئے میں نالائق باپ کے غم میں بوکھلا گیا ہیں واسطے مقدمہ لکھواتے وقت ذرا گھبرا گیا۔

وکیل - اچھا تو جلد اور مختصر بیان کرو۔

بنو - اچھا تو لکھئے ہم سب مل کر اپنے باپ کے سترہ بیٹا۔

وکیل - تمہارے اور تمہارے باپ کی ایسی تیسی آگے بھی لکھاؤ گے یا تیلی کے بیل کیطرح ایک ہی جگہ چکر لگاؤ گے۔

بنو - اچھا لکھئے میرے باپ کے بعد میرے چچا کا بھی انتقال ہو گیا۔

وکیل۔ چچا کون چچا۔

بنو۔ میرے بھائی کے باپ ارے یہ تو میرے باپ کے بھائی۔ اجی لکھئے آئیں یہ آپ نے بھی بلاؤ کیطرح میرے منہ کی طرح ٹکٹکی کیا لگائی۔

وکیل۔ اماں لکھوں کیا خاک پتھر تمہاری بات کا کوئی سر پیر بھی ہو سنو بھائی بہن کا کیس پورا نہ ہونے پایا کہ بیچ میں چچا نکل آیا۔

بنو۔ تو جناب اگر آپ کو میرے چچا سے نفرت ہے تو اپنے چچا کا نام لکھ دیجئے ضرورت تو ایک چچا کی ہے میرا ہو یا آپ کا۔

وکیل۔ بس میں آخری مرتبہ کہتا ہوں کہ چلے جاؤ میں تم جیسے بیوقوفوں کا مقدمہ نہیں لینا چاہتا۔

بنو۔ نہیں تو نہیں سہی میں بھی تم جیسے زٹیل وکیلوں کو اپنا مقدمہ دینا نہیں چاہتا واہ واہ بیلف اور سپاہی بھی چل دئے پر کھلے پنجرہ ٹوٹا میں اس کی اور وہ میری مصیبت سے چھوٹا اللہ اللہ اللہ۔

وکیل۔ ارے یہ تو ناچنے لگا ارے میاں تم جانتے ہو یا فوجداری کرنا چاہتے ہو۔

بنو۔ ادھر آؤ تمہاری فیس کتنی ہے۔

وکیل۔ کیا مطلب؟

بنو۔ میں یہ پوچھتا ہوں اگر تم سے کوئی ایک گھنٹہ مقدمے کے لئے مشورہ کرے تو کتنے روپے لیتے ہو۔

وکیل۔ دس روپیہ۔

بنو۔ گھنٹے کے دس روپیہ اچھا تو میں نے تمہارے ساتھ تین گھنٹے جھک ماری تیس روپے نکال دو۔

وکیل۔ اماں یہ الٹی فیس کیسی۔

بنو۔ نکال روپے تیرے وکیل کی ایسی تیسی۔

گانا

جا۔جا۔ماروں گا پاجی غلام
جا۔ ہٹ لنگور
چل ہٹ
تیرا پی لوں گا خون
ابے جا بے ملعون
ماروں گا میں ایسا چانٹا کردوں گا میں آٹا
یہ گھونسا یہ ساٹا
چل ہٹ نٹ کھٹ
جا۔جا ادا سے ناکارے
سٹھیارے
چل ہٹ نٹ کھٹ
جا۔جا ماروں گا پاجی غلام

باب دوسرا پردہ تیسرا راستہ

افضل۔ افضل تیری بدنصیبی سے زمانے کو آج تین برس گذر گئے۔ اس لمبی اور مصیبت سے بھری ہوئی مدت میں قسمت نے تجھے اس قدر پیسا اس قدر ستایا اسقدر مصیبت کا پیسہ برسایا کہ گمان بھی نہ آتا تھا۔ کہ تو زندہ رہے گا۔ اور دوبارہ وطن کی صورت دیکھے گا۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ تو بچ گیا جیتا رہا اور دوبارہ اس زمین پر جس کے ذرے ذرے سے محبت کی بو آرہی ہے۔ آکر کھڑا ہوا آہ وہ سیہا تکمدارات اس ملعون واقع کی یاد اب تک جسم میں لرزہ پیدا کرتی ہے۔ شکر ہے کہ اسٹیشن پر پہنچتے ہی مدراس کو جانے والی

ٹرین ٹوٹ گئی۔ اور راستے میں مجھے بجواڑے کے اسٹیشن پر اترنے کی سوجھ گئی پھر کیا ہوا۔ بجواڑے سے دوسری ٹرین میں سوار ہوا اور سیدھا کلکتہ پہنچا۔ یہاں ایک اخبار میں تو نے پڑھا کہ جس ٹرین میں تو سفر کر رہا تھا وہ بجواڑے سے چند اسٹیشن آگے جا کر ایک پاسنجر ٹرین کے ساتھ ٹکرا کر تباہ ہو گئی۔ اور تو بھی اس کے ساتھ دب کچل کر مر گیا۔ یہ پڑھ کر تو نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور ایک جہاز میں بیٹھ کر چند روز کے بعد افریقہ کی سرزمین میں اتر پڑا۔ پھر چھ مہینے تک در بدر ٹھوکریں کھانے فاقہ اور بھیک سے زندگی بسر کرنے کے بعد ایک کان میں نوکری ملی۔ محنت کوشش اور دیانت داری کی بدولت لاکھوں روپے کا مالک بن کر دوبارہ وطن کو لوٹا۔ مگر افضل ابھی تیرے لئے کھلے بندوں پھرنے میں خطرہ ہے۔ تیری موت کی خبر اڑنے کی وجہ سے پولیس نے دھوکے میں آکر تیری تلاش موقوف کر دی۔ مگر تیرا نام ان کے خفیہ رجسٹر میں ابتک موجود ہے۔ خداوند میرے دل سے آواز نکلتی ہے کہ میں اس گناہ میں مجرم نہیں ہوں۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو میری مدد کر تا کہ میں اپنی بے گناہی ثابت کر کے داغ دھو سکوں۔

افسوس لاکھوں کے نوٹ جس کی جیب میں پڑے ہوں۔ اور کروڑوں روپے جس کے نام سے بنکوں میں جمع ہو۔ اس کی یہ حالت کہ ایک سڑے گندے چیتھڑے پہننے والے کے بھیس میں اپنے کو چھپائے ہوئے خوف کے ساتھ جاگتا اور رنج کے ساتھ سوتا ہے۔ بیوی بچوں کو یاد کر کے روتا ہے۔

سامنے سے کوئی لڑکی اور عورت آ رہی ہے۔ یہ کون رشیدہ اور میری بالو او خدا یہ اتفاقی ملاقات یہ ناگہانی خوشی مگر یہ ان کی کیا حالت

آہ میرے جی میں آتا ہے۔ کہ دوڑ کر ان کو لپٹ جاؤں اور خوشی سے ان دونوں کو دیوانہ بناؤں۔

(جاتا ہے)

باب دوسرا پردہ چوتھا فضل کا گھر

تحسین ۔ نہ کوئی پرسان حال اپنا نہ کوئی اب دادرس رہا ہے۔
اُجڑ گیا تھا چمن جو اپنا نصیب میں یہ قفس رہا ہے۔
گرے ہیں بد بختیوں کے بادل عذاب سر پر برس رہا ہے
زمین کا ایک ایک ذرہ کر عداوت پہ کس رہا ہے۔
نہ چھوڑ بندوں کو اپنے یا رب ہمارا حق تجھ پہ نہیں ہے۔
نہ جو لے درنہ کہے گی دنیا کہ ان کا کوئی خدا نہیں ہے۔

گانا تحسین

سارا عالم دیکھا ہے جالی جھوٹی دل داری ساری
دل میں خدا نہ دیا نہ لیا ہے نہ یار مطلب کا
ہم سمجھے تھے مل جل جس کو وہ نکلا میلا
دال ارتھا سب ہیں پچھلے یہ طریقہ ہے سب کا
تو بہ تو بہ توبہ یہ کیسا زمانہ ہے کہتے ہیں دغا ہے جا یہ وفا
یہ طریقہ ہے سب کا سارا

تحسین ۔ آہ قسمت پھر لیٹا تھپیٹرا پھر کھانا نہ کہیں سونے بیٹھنے کا ٹھکانہ دردوں کا صدمے سے نکالا سخت کیچھ دن کو رات اور رات کو دن کر ڈالنا اور کیچھ بیکار دنیا سے سفید پوش ہونا شرافت سے گھری ہے ۔ اس میں مگر اپنی عزت اور آبرو سنبھالنا تو بالکل پھر تو ہی جیسی شریف عورتوں کا کام ہے ۔ اچھا وہ دن کب آئیگا

جب یہ آنکھیں ان ماں بیٹی کو دوبارہ خوش دیکھیں گی
رشیدہ ۔ تحسین میرے لئے ہر طرف مایوسی ہی مایوسی ہے۔

(افضل کا پوشیدہ ہو کر آنا)

تحسین ۔ ہوا کیا
بالو ۔ تحسین ابا شوکت نے ہماری امی کو دھکا کر باہر نکال دیا
رشیدہ ۔ میں کیا کروں وہ رذیل کسطرح میرا پیچھا ہی نہیں چھوڑتا ہے۔ غریب اور بیکس سمجھ کر ہم پر طرح طرح کے ستم توڑتا ہے۔
تحسین ۔ کیا کروں مجھے تمہاری اور اس معصوم کی فکر ہے ۔ اگر میرے بعد تمہیں کوئی سہارا دینے والا ہوتا تو اس بیت چھینے والے درانتی سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ۔
افضل ۔ او خدا میرے پیاروں پر قسمت کا اتنا غضب میں میں ہی انکی تمام مصیبتوں کا باعث ہوا اور ناپاک شوکت شریف نما پاجی تو مجھے مردہ سمجھ کر میرے کلیجے کے ٹکڑوں کے ساتھ اس سلوک سے پیش آرہا ہے ۔ پھر ایسی حالت میں جب کہ یہ مدد تسلی اور رحم کی محتاج ہیں ۔ انسان کے دکھوں کو اور زیادہ بڑھا رہا ہے ۔ مگر یہ یاد رکھ کہ کہیں طرح سکھ ہمیشہ نہیں رہتا اسیطرح دکھ بھی سدا دکھ نہیں ہوتا ظلم کی عمر چھوٹی اور صبر کی زندگی بڑی ہے ۔ خوشی اور راحت انکی جھونپڑی کے دروازے پر ہاتھ باندھے کھڑی ہے ۔
بالو ۔ اُمی امی مجھے نیند آرہی ہے ۔
رشیدہ ۔ بیٹا سو رہا تحسین تمام رات جاگ کر یہ دو ٹوکرے تیار کر کے لئے جاتی ہوں ۔ آس تو بہت دلائی تھی دیکھئے میرزا صاحب کی بیوی ان میں رینز کا کیا صلہ دیتی
تحسین ۔ خدا تمہیں ہنستا ہوا واپس لائے ۔ میں بھی بازار جاتا ہوں کل جو کرسی تیار کر آیا تھا ۔ اس کی اجرت مل گئی تو کھانے پینے کا سامان لیکر آتا ہوں ۔

افضل کا ظاہر ہونا

افضل - بڑے میاں کچھ نئی پرانی چیزیں خریدو گے یا بیچو گے۔

تحسین - بابا معاف کرو کھانے کا تو کچھ ٹھکانا نہیں - چیزیں کہاں سے خریدونگا -

افضل - نقد نہ ہو تو ادھار لو دنیا کا کام ہمیشہ ادھار ہی پر چلتا ہے -

تحسین - نہیں اسے بابو ننگا بھوکا رہنا اچھا ہے - مگر ادھار لینا اچھا نہیں
میں تو جو قرض لیا ہے - اس کی گلی سے نہیں نکلتا

افضل - خیر تمہاری مرضی مگر بھائی خفا نہ ہونا - میں نے دروازے کی آڑ میں
کھڑے ہو کر تمہاری تمام مصیبت سنی و شکر خدا جانتا ہے مجھے بہت ترس معلوم ہوا

تحسین - ہاں بھائی معلوم ہوا ہوگا - کیونکہ جس پر پڑ چکی ہوتی ہے - وہی دوسروں
کی مصیبت کو سمجھتا ہے - اور ترس کھاتا ہے -

افضل - بھائی تم یہ سن کر تعجب کرو گے کہ میں تم سے بھی زیادہ دکھی ہوں
ان ماں بیٹی کی طرح جو تمہارے ساتھ رہتی ہیں - میری بھی ایک معصوم بچی
اور ایک شریف بیوی تھی - میں ایک ناگہانی آفت میں پڑ کر ہمیشہ کیلئے انہیں
ہاتھ سے کھو بیٹھا - اب جب ان کی یاد آتی ہے - تو روح بے چین ہو جاتی ہے

تحسین - صبر کرو بھائی کبھی دن پھر کبھی پلٹتے ہیں دنیا میں ہمیشہ دکھ سکھ ساتھ ہے -

افضل - بھائی تم یہ سن کر اور زیادہ حیران ہو گے کہ دونوں کی شکل صورت چال ڈھال
بھی بالکل میری بیوی اور بچی سے ملتی ہے - اس لئے میرے دل میں خود بخود
جوش پیدا ہوتا ہے - کہ میں ان کی مدد کروں -

تحسین - بھائی دنیا اپنی غرض کی ہے بغیر غرض کے کون کسی کی مدد کرتا ہے -

افضل - یقین کرو کہ میں بغیر اپنے کسی خیال و بغیر کسی غرض کے انکی امداد کرتا ہوں

تحسین - ہاں بھائی میں اس تمہاری ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر تم سے
نہ تو میری دوستی ہے نہ کی جان پہچان ہے اس لئے میں تمہارا ... [illegible]

افضل - بھائی شک نہ کرو میں کوئی غریب آدمی نہیں ہوں - میں کون ہوں ... [illegible]

کیا ہوں۔ وہ میں جانتا ہوں یا خدا جانتا ہے۔ لو یہ روپیہ لیے جاؤ۔ اور سامان
کی ضرورت کا سامان خرید لاؤ۔ میں آج سے روز آیا کروں گا۔ اور تمہیں
تمہاری ضرورت کے لائق روپیہ دے جایا کروں گا۔

تحسین۔ جا بھائی جا اپنا راستہ لو کس کو شیشے میں اتارنے آیا ہے۔ ایسے
روپے اور ایسے لالچ کو میں اور وہ شریف عورت ٹھوکر سے مارتے ہیں۔

افضل۔ بھائی میں خدا کو حاضر و ناظر جان کہتا ہوں۔ کہ میں کسی بری نیت سے
مدد نہیں کرتا ہوں میں ایک شریف آدمی ہوں۔

تحسین۔ جا جا بھائی تو ایک شریف ہے یا رذیل اس سے ہمیں کیا مطلب۔ اپنا
پیٹ تا پر کھینچ دینا۔ جب محنت مزدوری سے کہیں کچھ نہ پائینگے۔ تو
تمہاری شرافت کا دروازہ آ کر کھٹکھٹائینگے۔

افضل۔ یہ اس طرح نہیں مانیگا ظاہر ہونا پڑیگا۔ ارے بھائی لے لو

تحسین۔ ہاتھ چھوڑ میں واقف ہوں تم جیسے جنٹلوں کے پیچھے سے اون
ہوں مدد کرنے آئے قائی رہے کیوں شہر کے اندیشے سے

افضل۔ تحسین تو نے مجھے ابھی تک نہیں پہچانا۔

تحسین۔ نہیں بیٹا تو میرا نام کیسے جانتا ہے۔ بول بھائی تو مجھے کیسے پہچانتا ہے۔

افضل۔ تحسین وفاداری کیسا ہے کیا تین برس کی مدت میں افضل
کو بھول گیا۔

تحسین۔ یہ کون تم کون ذرا بالکل ویسا ہی

افضل۔ اچھے تحسین کیا اب تک افضل کو نہیں پہچانتا

تحسین۔ میرے آقا میرے مالک۔ ارے میری آنکھیں دھوکہ کھا رہی ہیں۔
یا اللہ سچ تم زندہ ہو

افضل۔ میں زندہ ہوں میرے پیارے تحسین میں زندہ ہوں۔

تحسین۔ تم زندہ ہو میرے آقا زندہ ہو تمہیں چھوڑ کر [illegible] میں [illegible]

ہو جاؤں گا میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو زندہ ہے۔

افضل - تحسین اپنے کو سنبھالو اتنی خوشی

تحسین - ارے اب بھی خوش نہ ہوں میرے آقا آخر تم زندہ ملے آؤ اندر چلے آؤ۔ اپنی موجودگی سے رشید کی تاریک دنیا کو روشن کرو۔

افضل - تحسین تھوڑے روز صبر کرو میں اس لباس میں ہر روز تم سے اور اپنے پیاروں سے ملنے کیلئے آؤں گا - انہیں دیکھوں گا - خوش ہوں گا - اور تمہارے ذریعے ہر طرح ان کی مدد کروں گا - مگر ان بدمعاشوں کا جو مجھے خان ثابت کرکے خود امن امان سے بیٹھے ہوئے مزے کر رہے ہیں - پتہ نہ پالوں میرے اصلی قاتل کو ڈھونڈ نہ نکالوں میرا ظاہر ہونا ٹھیک نہیں کیونکہ مجھ بُرے وقت کا کوئی شریک نہیں۔

تحسین - مگر یہ تو کہئے آپ کیسے بچے کدھر گئے کہاں رہے - آپ کے کٹی کیونکر لوٹے - یہاں تک کیسے پہنچے۔

افضل - حسین یہ بہت لمبی دکھ بھری داستان ہے - جو چند منٹوں میں بیان نہیں ہو سکتی جب ہم تم اطمینان سے ایک جگہ بیٹھیں گے تو میں سب کچھ سناؤں گا - خود بھی روؤں گا اور تمہیں بھی رلاؤں گا۔

تحسین - او خدا تیری کیسی مہربانی آج مجھے ثابت ہو گیا کہ دنیا میں کسی بیکس کی فریاد خالی نہیں جاتی - دیر ہو یا سویر تو ضرور سنتا ہے - اور ضرور اس کی مدد کرتا ہے۔

افضل - تحسین میری اصلی حالت بھکاری کی ہے - مگر میں ٹرانسوال سے کروڑوں روپے کی دولت ساتھ لیکر آیا ہوں - اگر تم روزانہ ایک سو اشرفی خرچ کرو - تو بھی ایک سو برس تک میری دولت ختم نہ ہو گی - اس لئے خدا کے شکر یہ میں میرے ساتھ شریک ہو یہ اشرفیاں لو اور اپنی راحت کا سامان اور ایک عمدہ مکان خرید لئے

کی تجویز کرو اگر کوئی تبدیل حالت کی وجہ سے پوچھے - تو کہہ دینا کا میرے
ایک دور کے دولت مند رشتہ دار نے وفات پائی - اور اس کی تمام
دولت ورثہ میں میرے ہاتھ آئی -

تحسین - اطمینان رکھو ایسی شتاب پا دوں کہ دنیا پہلی پوچھتی رہ جائے - آقا
یقین کرو کہ میں مصیبت سے جیا - مگر اب خوشی کے مارے ضرور
مر جاؤں گا -

افضل - جاؤ تحسین مصیبت دور کرنے میں جلدی کرو - کل میں پھر اسی جگہ
اسی وقت تم سے ملوں گا -

تحسین - اچھی چاہئے مگر سچ کہنا آپ زندہ ہیں - یا ہیں میں خواب میں
تو بادشاہی نہیں کرتا - ایسا نہ ہو کہ آنکھ کھلنے پر فقیر کا فقیر
رہ جاؤں -

افضل - پیارے تحسین اچھے تحسین خواب نہیں بیداری ہے -

تحسین - جب تو دنیا اور دنیا کی ہر ایک خوشی ہماری ہے -

گانا

سیاں بے کو توال اب ڈر کا ہے موقعہ

افضل - میرا معصوم کیسی میٹھی نیند میں سو رہا ہے کتنی مدت کے بعد یہ
آب حیات نصیب ہوا ہے - میری گلاب کی کلی تو پھولے پھلے
بڑھے اپنی عصمت اور پاک بازی کی خوشبو سے دنیا کو معطر کرے -

بانو - امی تحسین ابا تم کون ہو جی

افضل - بیٹا ڈرو نہیں - میں ایک فرشتہ ہوں - اور خدا کی طرف سے
تمہیں یہ اشرفیاں دینے آیا ہوں -

تحسین - بیٹو سوتا ہے - نہیں جی میں تو امی کے پوچھے بغیر
نہیں لے سکتی -

افضل - بیٹا لے جب تمہاری اُمی سنے گی - کہ ایک فرشتہ دے گیا ہے - تو کبھی خفا نہ ہوگی - بھلا تمہارے ابّا کہاں ہیں -

بانو - ان سے جب میں پوچھتی ہوں - تو رو کر کہتی ہیں - کہ وہ مر گئے - کیوں جی ابا مر گئے تو کیا اب وہ ہم سے ملنے نہیں آئینگے -

افضل - نہیں بیٹا وہ آئیں گے - اور تمہیں اسطرح گود میں لیکر پیار کرینگے -

بانو - تم یہی بیٹھو جی - امی پڑوس میں گئی ہیں - میں ابھی دوڑ کر بلا لاتی ہوں -

افضل - نہیں بیٹا کوئی ضرورت نہیں - آ بیٹا مجھے پیار دے -

بانو - تم مجھے بہت پیارے معلوم ہوتے ہو - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گویا میں اپنے باپ کی گود میں بیٹھی ہوں -

افضل - اور مجھے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ میں بھی اپنی بچی کو گلے سے لگا رہا ہوں - آ میری پیاری رشیدہ کی تصویر آ - کیسی منتظر اور غمگین آنکھوں سے میری طرف دیکھ رہی ہے - بول رشیدہ بول - پوچھ کہ میں کہاں تھا - پوچھ کہ میں کس حالت میں تھا - پوچھ کہ میں کیا کرتا تھا - آہ وہ سینہ جس کے اوپر تین برس سے غم کی بھٹی سلگ رہی تھی - آج اس پر برف رکھا گیا - کلیجے کے ناسور پر مرہم لگایا گیا - رشیدہ پیاری رشیدہ - بانو کہاں گئی ؟ شاید اپنی ماں کو بلانے گئی - افضل چھاتی پر پتھر رکھ اور نکل جا - اگر رشیدہ کا سامنا ہوا - تو راز کھلنے پر تیرا مطلب ضبط ہو جائے گا - یہ کیا شوکت بیلف اور غمزدہ رشیدہ - یا خدا یہ کیا ہوگا - اور میں کیا کروں -

رشیدہ - شوکت تھوڑے دن اور صبر سے کام لو - ہماری لاچاری مجبوری پر نظر کرو -

شوکت - تمہاری ضد سے میں اس کارروائی پر مجبور ہوں - جب تم سیدھی طرح سے راہ پر نہ آئیں - تو پھر مجھے بھی ٹیڑھا راستہ چلنا ضرور ہوا -

رشیدہ۔ میری عاجزی اور میری حالت کی طرف دیکھو۔ تمہیں جو خدا نے دولت راحت اور آرام دے رکھا ہے۔ اس میں کچھ نہیں مانگتی۔ میں صرف اتنا ہی چاہتی ہوں۔ کہ ہماری مصیبت کو اور زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اپنے دوست کی بیوی پر نہیں۔ نہیں ایک غریب بیوہ پر رحم کرو۔

شوکت۔ انسان یا کسی کا ہو رہے۔ یا کسی کو اپنا کر رکھے۔ جب ابھی تنگی ترشی کا وقت ہے۔ تو کیوں بھول کرتی ہو۔ میں جو کہتا ہوں۔ اُسے کیوں نہیں قبول کرتی ہو۔

رشیدہ۔ رہنے دے۔ رہنے دے۔ اپنے گندے منہ سے گندی باتیں مت نکال۔ جس طرح طوفانی سمندر میں پتھر کی چٹان اپنی جگہ قائم رہتی ہے اسی طرح میں بھی دکھ کے سمندر میں مصیبت کے تھپیڑے سہوں گی۔ مگر نہ ہٹنے والے پہاڑ کی طرح عصمت اور ایمان پر قائم رہوں گی۔

شوکت۔ یوں ہے؟ بہت اچھا۔ تو مجھے بھی تمہارے استقلال کا امتحان کرنا چاہئے۔ مسٹر بیلف تم اپنا کام شروع کرو۔

رشیدہ۔ بھائیو۔ اگر خدا نے تمہارے دل میں ذرا بھی رحم دیا ہو۔ تو اپنا فرض بجا لانے سے پہلے اس قصائی کو سمجھاؤ۔ کہ ایک بے گناہ گائے کے گلے پر چھری نہ پھیرے۔

بیلف۔ بائی ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم تو قانون اور عدالت کے نوکر ہیں۔ اگر یہ راضی ہو۔ تو ہم جس دروازے سے آئے ہیں۔ اُسی دروازے واپس جا سکتے ہیں۔

شوکت۔ تم یہاں گپ مارنے آئے ہو۔ یا اپنی ڈیوٹی پوری کرنے؟ چلو اپنا فرض ادا کرو۔

رشیدہ۔ ظالم بیدرد خدا کا خوف کر۔ ٹھٹھرا دینے والا جاڑا جس کے خوف سے جانور بھی باہر نہیں نکلتے۔ تو چند پیسوں کے لئے ہم کو گھر سے باہر کر رہا ہے

شوکت - جلدی کرو

رشیدہ - ارے ظالم اوڑھنے کے لیئے کمبل کو تو چھوڑ دے - ورنہ میری معصوم بچی اس ٹھنڈی میں کیسے جیئے گی -

شوکت - جیئے یا مرے ہمیں کیا؟ تو اور وہ دونوں جہنم میں جاؤ -

رشیدہ - او خدا جیسی تیری مرضی - میری بچی اور میں رات بھر سردی میں ٹھٹھریں گی - دھوپ میں جلیں گی - ننگی زمین پر سوئیں گی - گھاس پھونس سے بدن ڈھانکیں گے - بھیک مانگیں گے - فاقہ کشی کریں گے - بھوکے مریں گے مگر اس ظالم کی کبھی خوشامد نہ کریں گے -

افضل - شاباش بہادر اور مستقل مزاج عورت شاباش - افسوس کہ وقتیہ میں نے انمول ہیرے کی قدر نہیں کی - اب مجھے بالو کو ڈھونڈنا چاہیئے - تاکہ وہ شیطان کی قسم پھینک کر اس کے منہ پر تھوک دے -

تحسین - آکر - اسیاں ہے کوتوال اب ڈر کاہے کا - اوہو یہ شیطان کے اکلوتے صاحبزادے بھی موجود ہیں - سنبھالنا بیٹا - تمہارے چچا بھی آگئے -

رشیدہ - تحسین اب ہم کیا کریں گے -

تحسین - ارے کیا کریں گے - ناچیں گے - گائیں گے - اور دشمن کی کھوپڑی پہ طبلہ بجائیں گے -

شوکت - تحسین مجھے پہچانتا ہے میں کون ہوں؟

تحسین - ارے ہاں میں تجھے کیا تیری اصل بنیاد تک کو جانتا ہوں - بچا - بیٹا اب دن گنو بہت نہ دکھانا ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی -

رشیدہ - اچھے تحسین یہ کیا ہے - گھر بھر میں کہرام دیکھ رہے ہو - اور تمہیں ہنسی سوجھی نہیں آتی - کیا شراب پی کر تو نہیں آئے ہو -

تحسین - ہاں میں نے شراب تو نہیں پی لی - مگر خوشی سے شرابی ہو گیا ہوں پچیس برس کے بعد میں نے آج سورج کو دیکھا - آ ہا ہا آج سب کی خوشی

مجھے اجالا ہی اجالا نظر آتا ہے۔ اے میرے فرشتے آخر تو آسمان سے اُترا۔
اور مجھے ملا۔ ماں۔ ہاں یہ کھانے پینے کا سامان سب اسی فرشتے نے
دلایا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جا کھا پی اور مزے کر۔ اور ان اچاروں کے نام
پر جھاڑو مار۔ ستاں ہے کوتوال۔

رشیدہ۔ تحسین ذرا ہوش میں آؤ۔ شوکت۔ سرکاری آدمی لاکر ہمارے پاس جو
کچھ ٹوٹا پھوٹا سامان ہے۔ وہ بھی لئے جا رہا ہے۔

تحسین۔ جانیہ۔ ہاں۔ اپنے گھر کی بیٹی لے جا رہا ہے چل بے اٹھا۔ اس کی
لڑکی کی شادی ہوگی۔ تو جہیز میں کام آئے گا۔

شوکت۔ بدزبان۔ اس کام سے فراغت پانے کے بعد میں تیری بھی خبر لوں گا

تحسین۔ میری خبر۔ میری کیوں۔ اس دن کی پٹخنی بھول گیا چل دم خم ہو تو آجا۔

شوکت۔ اچھا بے اچھا۔ چلو مسٹر سیلف اس کھانے پینے کے سامان پر بھی
قبضہ کرو۔

تحسین۔ غلام۔ کمینے اگر اس کو ہاتھ لگایا۔ تو میں تجھے کچا ہی کھا جاؤں گا۔

سیلف۔ جناب کھانے پینے کی چیز ضبط کرنے کا حکم نہیں ہے۔ یہ قانون کے خلاف ہے

شوکت۔ میرے صاحب قانون والون کہاں سے لائے۔ قانون میں نہیں ہے
تو اپیل کرکے اپنا مال واپس لے لیں گے۔

تحسین۔ جا بھائی جا۔ کاہے کو بھیجا کھا رہا ہے۔ کل صبح آنا۔ اور اپنے کرائے کی رقم
بیاج سمیت لے جانا۔

شوکت۔ یہ اتنا بیدھڑک ہو کر کیوں باتیں کر رہا ہے۔ کوئی سہارا دینے والا
تو نہیں مل گیا۔ میں صبح اور شام کچھ نہیں جانتا۔ ابھی کے ابھی سامنے
روپے لا دو۔ ورنہ ایک تنکا بھی نہ چھوڑوں گا۔ مسٹر سیلف کیا کھڑے
سوچ رہے ہیں۔ میں کتنی مرتبہ تمہیں تمہارا فرض یاد دلاؤں۔

تحسین۔ تنکا کون ہاتھ لگاتا ہے۔ سنبھالنا بچے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لینے

ہو اور ناک دے کر جانا پڑے۔
رشیدہ - نہیں تحسین سرکاری آدمی کے ساتھ جھگڑا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک وفادار کی حیثیت سے ہمیں اپنے بادشاہ کے قاعدے اور قانون کی عزت کرنا چاہئے۔
شوکت - رشیدہ ابھی سمجھ جا۔
رشیدہ - میں خوب سمجھ چکی ہوں۔
شوکت - کیا
رشیدہ - یہی کہ تو ایک نجس شیطان ہے۔ اور شیطان سے جو نیکی کی امید رکھے۔ وہ نادان ہے۔
افضل - بیٹا دوڑی ہوئی جا۔ اور یہ اشرفیاں اپنی امی کو جا کر دیدے۔
بانو - امی کاہے کو روتی ہو۔ مت رو۔ یہ دیکھو ایک فرشتہ یہ اشرفیاں دے گیا ہے۔
تحسین - آہا ہا۔ تمہیں بھی وہ فرشتہ مل گیا۔ ارے واہ رے میرے فرشتے یار۔ تو بھی خوب موقعہ پہنچتا ہے۔
رشیدہ - بیٹا اشرفیاں کس نے دیں۔؟
بانو - کہا۔ نا ایک فرشتے نے
تحسین - ہاں ہاں وہی فرشتہ نا جو دو ٹانگوں پر چلتا ہے۔
رشیدہ - اس نے اشرفیاں دینے کے بعد کیا کہا۔؟
بانو - اس کے بعد کہا۔ کہ اپنی امی سے بولو۔ یہ اشرفیاں سپاہیوں کو دے دو
تحسین - ابے شیطان ادھر جا یہاں سے دفان
رشیدہ - خدا خدا۔ تو بھی غریبوں کا مددگار ہے۔

تحسین - ابے آئیے - اب کس بات کا انتظار ہے چل نکل

شوکت - میرا کنک سٹیک نکلا کسی بدمعاش نے بنی ہوئی بازی بگاڑ دی -

تحسین - ابے جاتا ہے - یا اور راستہ نکالوں - ادھوڑی استر کا جوتہ سنبھالوں - (تحسین کا سب کو مار کر نکالنا)

ڈراپ سین

باب تیسرا پردہ پہلا راستہ

(افضل کا بھیس بدلے ہوئے آنا)

افضل - خونخوار شیر گرجدار آواز سے خونی ہاتھی چنگھاڑ سے زہریلا سانپ مہیب پھنکار سے موذی ریچھ ڈراؤنی چیخ و پکار سے پہچان لیا جاتا ہے - مگر انسان جو ہر وقت شیخی کی ڈینگ مارتا ہے - اور اپنے آپ کو بہتر اور برتر جانتا ہے + اور حیوانوں کی طرح کے الزام سے بدنام کرتا ہے حیوان چوری نہیں کرتا ہے جھوٹ نہیں بولتا ہے - ڈاکہ نہیں مارتا ہے کسی کی عزت و حرمت پر حملہ نہیں کرتا ہے - اور انسان برخود غلط مخلوط انسان تو اپنے بتوں سے فائدے کیلئے یہ سب کچھ کر گزرتا ہے - جب تیری اخلاقی حالت اس قدر کمزور ہے - تو پھر تیرے اشرف اعلیٰ اور برتر ہونے کی کونسی دلیل ہے - آہ یہ ریا - ہی کاری کے پتلے جنہیں میں بیوقوفی سے اپنا دوست جانتا تھا - اور مجھے یقین تھا - کہ میرے بعد میرے پیاروں کے ساتھ سلوک سے پیش آئینگے اور ان کی مصیبتوں کو بچانے کے لئے آٹھ دیواریں بن جائینگے - مگر افسوس جب میں اس خیال کو دل میں لیئے واپس آیا - تو کیا دیکھا - کہ انہیں دوستوں

کی شرارت اور تکلیف دہی سے ایک دوست کا گھر جل رہا ہے۔ اور اس میں سے ایک بیکس عورت اور معصوم بچی کے سلگتے ہوئے دل کا دھواں نکل رہا ہے۔ (اے ہوا جا اور ان بدمعاشوں سے کہدے۔ کہ افضل غصہ جوش اور انتقام کے ہتھیاروں سے مسلح ہو رہا ہے۔ اپنی زندگیاں بچاؤ۔ اپنے گناہوں کو چھپاؤ۔ اپنی چالاکیوں کو اپنی مدد کیلئے بلاؤ۔ میں تمہاری ناپاک ہستی کی بنیادیں ہلا دوں گا۔ میں تمہارے اطمینان کے قلعہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ میں آندھی بن کر آیا ہوں۔ سیلاب بن کر پھیلوں گا۔ اور برق بن کر تمہاری بدمعاشیوں کو جلا کر خاک کر دوں گا۔ اپنے منہ میں خود نہیں کہہ سکتا کہ میں تم کو کیا سزا دونگا ؎

غل کر رہی ہیں آپ دہوا انتقام لے ۔۔۔ کرتے ہیں شور ارض و سما انتقام لے
چلا رہی ہے روح کجا انتقام لے ۔۔۔ رگ رگ سے آ رہی ہے صدا انتقام لے
رونگٹیں کھڑے ہیں جسم پر نجتے ہوئے ۔۔۔ ماں آؤ آنکھ کو پھر سر سے ہوئے)

گانا۔ بنو۔ پاسے جتنے ڈارے بچا ہیں ار کے ڈوب مرے چلو بھر پانی میں تو جا کے

اسد۔ ناس ہمارا مت چھپاؤ

بنو۔ منہ کالا کر گدھے چڑھاؤ۔ واہ واہ واہ۔ ایسوں کے ہاتھ سنکھ ہو گئے بیٹا ٹھنڈے ہو گئے بیٹا ٹھنڈے۔ اسد۔ چھیڑو مجھکو یہاں سے جاؤ جاؤ جاؤ دیکھیں ہیں کتنے تیرے جیسے بنو۔ پاسے جتنے ڈارے

شوکت۔ یہ کیا ہوا؟

انور۔ ہوا کیا۔ جیتی ہوئی بازی ہر گئی۔

بنو۔ اب آنکھ کھلی۔ تو پنجشاخہ ہاتھ میں لئے ہوئے پیچھے پھرتے ہو۔ کہ برات کدھر گئی؟

شوکت۔ اب کیا کروں۔؟

انور ۔ میں تو کب سے اس فکر کے دریا میں سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کئے ہوئے غوطے کھا رہا ہوں ۔ کہ یہ پرائے پھٹے میں پاؤں ڈالنے والا اگلے جنم کا کینہ اس جنم میں نکالنے والا ۔ آخر تھا تو کون ؟

شوکت ۔ کوئی بھی ہو ۔ مگر تھا یقیناً بڑا ہی پاجی ۔

ننو ۔ بے شک ۔ پاجی نہ ہوتا ۔ تو ہم جیسے شریفوں کے منہ ہی کیوں لگتا ۔

شوکت ۔ بس اب تو جی میں آتا ہے ۔ کہ اُس خبیث کو ڈھونڈوں ۔ اور دھنک کے دھر دُوں ۔ یا ٹرامنو سے کے نیچے لمبا لمبا لیٹ کر اپنا خاتمہ کر دوں ۔

ننو ۔ دوست اگر تم مر گئے ۔ تو میں تمام دُنیا والوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کروں گا ۔

انور ۔ یہ کیوں ۔

ننو ۔ یوں کہ آجکل کنک مہنگی ہو رہی ہے ۔ اگر ایک آدمی کم نہ ہوا ۔ تو کچھ تو اناج سستا ہو جائے گا ۔

شوکت ۔ دوست تم مذاق سمجھتے ہو مگر میں اپنی عزت اور تمہاری شرافت کی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔ کہ میں اُس کی تلاش میں شہر شہر گلی گلی سر پھوڑوں گا ۔ مگر چھاتی پر چڑھ کر ڈیڑھ چلو خون پئے بغیر اُسے کبھی نہ چھوڑوں گا ۔

ننو ۔ ابے یہ کیا کرتا ہے ؟

شوکت ۔ آہاہا ۔ دوست معاف کرنا مجھے یہ معلوم ہوا ۔ کہ اس وقت میرے سامنے دوست نہیں بلکہ دشمن کھڑا ہوا ہے ۔

ننو ۔ یہی حالت ہے ۔ جب تو تمہیں اکثر اپنے باپ کی جگہ گدھا نظر آتا ہوگا ۔

دوست شوکت ۔ اور جو جی چاہے بکو ۔ مگر خون دون کا نام نہ لو ۔ اگر کسی پولیس والے نے سن لیا ۔ تو ابھی کوتوالی میں دھر گھسیٹے گا ۔ اور

حالات میں بند کرے گدھے کی مار پڑے گا۔

شوکت - اس سے بے فکر رہو۔ نوکری گئی تو کیا ہوا لیکن اب بھی میرے ایک اشارے سے ہوا کا رخ بدلتا ہے۔ ڈھائی گھڑی کی بادشاہت جاتی رہی تو کیا مگر حیثیت اور پبلک میں اسی طرح میرا سکہ چلتا ہے۔

انور - اجی بندہ پرور اپنی حکومت کے قلعے کے ٹوٹے پھوٹے کھنڈر اپنی جگہ تک نہ رہنا رعب اور حکومت کی مثال آندھی کے جھونکے جیسی ہے۔ جب تک اس کا جوش اور زور قائم ہے تب تک بڑے بڑے طاقتور درخت اس کے سامنے سر جھکانے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں لیکن جہاں اس کی طاقت ختم ہوئی۔ تو پھر ادنیٰ سے ادنیٰ تنکے بھی اسے خاطر میں نہیں لاتے ہیں۔

شوکت - سمجھے مطلب یہ ہے کہ پولیس کے ڈنڈے اور وردی کے ساتھ رعب اور اثر بھی اپنی ٹوپی لنگوٹی سنبھالتے ہوئے چلتے ہو چکے۔ اب اگر کسی کے ساتھ ذرا بھی چین چپڑ کی۔ تو فوراً گھر بسانا ہو گا۔ اور اپنی بیوقوفی سے زیادہ آگے بڑھ گئے۔ تو سیدھے کالے پانی جانا ہو گا۔

انور - تو کیا ہوا۔ لوگ آب و ہوا بدلنے کے لئے کوہ مری اور شملہ جاتے ہیں یہ سمجھیں گے کہ ہم واقعی پانی بدلنے کے لئے کالے پانی آ گئے۔

شوکت - خیر جس طرح اس دنیا میں ہمارا جسم اور روح جہنم رسید ہوں گے۔ اسی طرح اس دنیا میں ہماری ترکیبیں جہنم واصل ہو چکیں۔ اب یہ بتاؤ کہ آئندہ عاقبت کے لئے کون کون سی نیکیاں جمع کرنا چاہتے ہو۔

شوکت - تم میرا آئندہ کے لئے ارادہ دریافت کرتے ہو۔

انور - ہاں بھائی کانگریس اور کانفرنس کی طرح ہماری پارٹی جماعت کا بھی تو کوئی پروگرام ہونا چاہئے۔

شوکت - ایک جواری جو جوئے میں اپنا سب کچھ ہار گیا ہو۔ اس کا کیا ارادہ ہو سکتا ہے ایک بھوکا شیر جس کا شکار اس کی آنکھوں سے نکل گیا ہو اس کا کیا ارادہ ہو سکتا ہے

ننو۔ عجب آدمی ہو۔ بات بات پہ گرگٹوں کی طرح رنگ بدلتے ہو۔ مگر صاف صاف منہ سے کچھ نہیں اگلتے ہو۔

شوکت۔ صاف یہ کہ میں نے رشیدہ کے ساتھ جو جنگ چھیڑی ہے اُسے کامل فتح یا کامل شکست پانے تک پوری طاقت کے ساتھ جاری رکھنا چاہتا ہوں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ رات کے وقت رشیدہ کے گھر میں داخل ہو کر اُسے تم دونوں دوستوں کی مدد سے اپنے خفیہ تہ خانے میں اٹھالاؤں۔ پہلے قید اور آخر میں قتل کی دھمکی دیکر اُس کی پارسائی اور غرور کو نیچا دکھاؤں

انور۔ ستم راستے کی ٹھوکروں اور گڑھوں سے بے پرواہ ہو کر ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے گناہ کی طرف چھلانگیں بھرتے جا رہے ہو۔ اگر اب بھی تم حد کے اندر نہ رہے۔ تو میں پیشینگوئی کرتا ہوں۔ کہ عنقریب کسی ناگہانی مصیبت کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہاتھ منہ توڑ لوگے۔ اور اپنے ساتھ ہمارا بیڑا بھی ڈبا کر چھوڑو گے۔

شوکت۔ تمہارا کیا مطلب ہے۔

انور۔ میرا یہ مطلب ہے۔ کہ اگر رشیدہ کے بارے میں آئندہ کوئی کارروائی کی۔ تو میں تمہارا شریک نہیں۔

ننو۔ نہیں یار۔ برادری کا ساتھ چھوڑنا ٹھیک نہیں۔ دیکھ بھائی جو لوگ چار چھ مہینے کی سزا پا کر جیل میں جاتے ہیں۔ اُن کا لمبی سزا والے قیدی مذاق اُڑاتے ہیں اسلیئے اگر جہنم کے ممبروں میں اپنی ناک دو بالشت اونچی رکھنی چاہتے ہو۔ تو دُنیا سے اتنے گناہ کرکے جاؤ کہ پہنچتے ہی ہیڈ آفیسر کی جگہ پاؤ۔

شوکت۔ دوست ننو۔ کہیں دوست دوست کی اڑی میں کبھی بچا تا ہے۔ ارے یہ تو جس طرح جوان عورت بوڑھے شوہر سے نخرے کرتی ہے۔ اسی طرح اپنے پرانے دوستوں سے نہیں کہکر ناز اٹھوانا چاہتا ہے۔

ننو۔ دوست انور ہاتھ بڑھاؤ جس طرح سلیپر سے سلیپر بجتی ہے۔ اسی طرح میں بھی تمہارے ہاتھ سے وعدے کا ہاتھ ملاتا ہوں۔

انور۔ لیکن میں صاف لفظوں میں بلند آواز سے کہے دیتا ہوں کہ میں اس ارادے میں تمہارا شریک نہیں ہونا چاہتا ہوں۔

شوکت۔ خیر جب وقت آئیگا۔ تو دیکھا جائیگا۔ اچھا مسٹر بنّو۔ آج شام کو آپکی تشریف کا ٹوکرا کس چوراہے پہ ملے گا؟

بنّو۔ بھوت کا ٹھکانہ پیپل۔ ملوں گا کہاں۔ اپنے مکان میں یا شراب کی دکان میں۔

شوکت۔ اور میرے فرشتہ خصلت دوست آپکی کہاں زیارت ہوگی؟

انور۔ میں ٹھیک پتہ نہیں دے سکتا۔

شوکت۔ اچھا میں تلاش کرونگا۔ لیجئے تسلیم!

انور۔ تسلیم۔

شوکت۔ اور آپ کو بھی۔

بنّو۔ کیا؟

شوکت۔ آداب۔

بنّو۔ بہت اچھا یہ لیجئے۔

شوکت۔ ایسے ہی ہیں یہ کیا۔

بنّو۔ تم نے کہا تھا کہ آ۔داب۔ تو میں نے آکر دبا دیا۔

(افضل کا بھکاری کے لباس میں آنا)

افضل۔ آ۔آ۔آ۔

بنّو۔ سنبھالنا بھائی یہ کیا بلا آئی۔

افضل۔ آ۔آ۔آ۔

شوکت۔ [illegible]

[illegible]

افضل۔ آ۔آ۔آ۔آ۔آپ۔

شوکت۔ کہتا ہے۔ کہ میں بھوکا ہوں۔

ننھو۔ بھوکا ہے تو کسی نانبائی کی دوکان پر چھاپا مارے۔ ہم جیسے فاقہ مست تو خود دوسروں کے مال پر دانت لگائے رہتے ہیں۔ دوست اس راستے سے یہ منحوس آیا ہے ادھر سے جانا ٹھیک نہیں۔ یوں چلو۔

افضل۔ آ۔آ۔آ۔

شوکت۔ ابے ہٹ۔ راستے میں تار کے کھمبے کی طرح کیوں آ کر کھڑا ہو گیا۔

افضل۔ آ۔آ۔آ۔

ننھو۔ درست سنبھالنا۔ کہیں گونگے کے بھیس میں کوئی خفیہ پولیس کا آدمی

نہ ہو

شوکت۔ یار لائے تو بڑی دور کی کوڑی۔ ٹھہر دو گونگا ہے تو ابھی معلوم ہو جائیگا۔

(خالی فیر کرنا) اوں ہوں ٹھوس بالکل ٹھوس۔

(کچھ جواب نہ پاکر)

انور۔ غریب کان اور زبان دونوں سے محروم ہے۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے کیا دیکھ رہے ہو۔

ننھو۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ گونگا اتنی فاقہ مستی پر پھولا کتنا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے سائیکل کا پمپ لگا کر ہوا بھر دی ہے۔

شوکت۔ یار ننھو۔ ہم کو اس خفیہ تہ خانے کو صاف رکھنے اور ادھر کا کام کاج کرنے کے لئے ایک آدمی کی سخت ضرورت ہے۔ اتفاق سے یہ گونگا بہرہ جو نہ کسی کی سن سکے اور نہ کسی سے کچھ کہہ سکے مل گیا ہے۔ اگر رائے ہو۔ تو روٹی کپڑے پر نوکر رکھ لو۔ اس سے اپنا کام بھی نکلوائیں گے اور ایک غریب کی مدد کرنے کا خدا کی طرف سے ثواب بھی پائیں گے۔

بنو۔ تجویز تو اتفاق کے قابل ہے مگر مجھے اس کی انجن جیسی آنکھیں دیکھ کر خوف معلوم ہوتا ہے۔

انور۔ چونکہ تم خود چھوٹے ہو۔ اور دنیا کو بھی چھوٹا سمجھتے ہو۔ ابے اے نوکری کریگا۔

افضل۔ آ۔آ۔آ۔

انور۔ ابے نوکری کریگا؟

افضل۔ آ۔آ۔آ۔

شوکت۔ ابے تجھے اس آ کے سوا اور کوئی راگنی بھی آتی ہے۔ ابے ڈھگ نابتھ نوکری کریگا؟

افضل۔ آ۔آ۔آ۔

انور۔ لاحول ولاقوت۔ کمبخت نے کان کے پردے پھاڑ دیئے۔ ابے نوکری نوکری نوکری کریگا۔

افضل۔ آ۔آ۔آ۔

انور۔ بہت بہتر ہے کہی۔ اب پتھر میں جونک لگی۔ سمجھا تو سہی۔

شوکت۔ تو بھائی بنو۔ لے چلو۔ یہ ٹھیک ہو گیا۔

بنو۔ لے چلو۔ اگر ٹھیک ہو گیا۔ تو اس کی مہربانی۔ ورنہ ایک دن ہم سب کو ٹھیک ہی کردیگا۔ (سب کا جانا)

باب تیسرا سین دوسرا غار

افضل

کرے منت کشی جلوۂ فردہ نظر کب تک | بھیگا رہے گا پردہ گوشِ صبح و دامانِ شب کب تک
افق پر تا صدا نور بھی گا جلوہ گر کب تک | تباہ سے غم کی رات آئے گی تشنگی کا
تو نے ہی ملکے گری کی ہے پیدا دیکھے انوکھا | چھپی چھپ دامنِ مہتاب کی تیا پچھ انکھوں
خداوندا جس طرح دنیا کے مہاگئے سے گئے گزر ... چھپتے خدا سے فرشتے
قبر میں آ کر جھک لیتے ہیں۔ اور اعمال کی سزا ... کے لیے نفرت کی انتہا ...

دوزخ میں دھکیل دیتے ہیں۔ اسی طرح تجھ سے طاقت پاکر میں نے بھی ان بدمعاش مجرموں کا پتہ لگا کر اس تاریک غار میں گھیر لیا ہے۔ قریب ہے وہ زمانہ جب میں انہیں گردن سے پکڑ کر ٹھوکریں مارتا اور ان کے ذلیل منہ پر تھوکتا ہوا جیل خانہ کے جہنم میں لے جاؤں گا۔ اور پھر اپنے معصوم فرشتے کو تیرے آسمان کے نیچے زمین والوں کے سامنے اپنے سینہ سے لگاؤں گا۔ اور اس کے ساتھ مل کر اپنی روح کی زبان سے تیری حمد گاؤں گا ؎

انہیں چالاکیوں پر اور بھروسہ مجکو تجھ پہ ہے
یہ قدموں میں میرے ہونگے جو تیرا ہاتھ سپر ہے

(الوزر آتا ہے)

الوزر۔ میں نے بہت سی سیاہ راتیں دیکھی ہیں۔ اور ان کی تاریکی میں بڑے بڑے ہولناک جرم ان خاموش دیواروں کے اندر ہوتے ہوئے نظر آئے ہیں۔ مگر میری آنکھوں میں دہشت کے آثار میرے بدن میں خوف کا لرزہ اور میرے دل میں اس کی جڑوں کو ہلا دینے والا اندیشہ کبھی پیدا ہوا ہی نہیں۔ لیکن آج ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ رات اپنی خاموش زبان سے کہہ رہی ہے کہ کل ایک خوفناک صبح آنے والی ہے۔ اور ہر ایک سیہ کاری جو اس جگہ کی گئی۔ اور چھپائی گئی ہے آفتاب کی پہلی کرن کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو جانیوالی ہے ؎

وہ ان کے جرم آ کر گھیر لیں گے دسیا ہو کر   اگل دیگا یہ گھر رکھتا ہے دل میں جن گناہوں کو
یہاں کا ذرہ ذرہ معصیت کا راز کھولے گا
خدا آواز دیگا اور گناہ سر چڑھ کے بولیگا

رقص — [illegible]
[illegible]

گناہوں سے بھرے دل کو کبھی راحت نہیں ملتی
وہاں ٹھنڈک کہاں سے ہوگی ہو آگ جس گھر میں

انور۔ تم اکیلے ہو۔

افضل۔ انتقام کا خیال اور تمہارے گناہوں کے ثبوت کی فکر دو میرے ساتھ ہیں۔

انور۔ میرے اور تیرے سوا کوئی اور بھی یہاں ہے؟

افضل۔ وہ تمام جرم جو تم نے اس چار دیواری کے اندر کئے ہیں۔

انور۔ کوئی آیا تھا؟

افضل۔ (اشارے سے) نہیں۔

انور۔ کوئی نہیں آیا تھا۔ تو پھر روشنی کیوں رکھی ہے؟

افضل۔ (اشارے سے) تاکہ عذاب کے فرشتے تمہارے گناہ آسانی سے دیکھ سکیں۔

انور۔ کھانا کھا چکا؟

افضل۔ (اشارے سے) مگر روح انتقام کی بھوکی ہے۔

انور۔ آج یہ گنگا بھی کچھ اداس معلوم دیتا ہے ہیں یہ کون شوکت اور کیسے اٹھائے ہوئے لا رہا ہے۔ اوہ یہ تو رشید ہے

آخر کچھ انتہا ہے کب تک جفا کرے گا		اتنا تو کر چکا ہے اب اور کیا کرے گا

افضل۔ (اشارے سے) میرے خدا یہ میں کیا دیکھتا ہوں۔ نیکی بدی کے ہاتھ میں۔ فرشتہ شیطان کے قبضے میں بہشت دوزخ کے قابو میں۔ (انور۔ ہاں تو اسکی فکر۔ ورنہ اپنا غصہ پوری طاقت سے اتاروں گا۔ اس پتھر بنائے ہوئے مٹی کے پتلے کو جس میں شیطان نے اپنی روح ڈال دی ہے۔ توڑ پھوڑ کر اس زمین پر دے ماروں گا۔

کر رہی ہیں ستم بخت کی فریاد آنکھیں		ساتھ آنسو کے نہ بہ جائیں یہ ناشاد آنکھیں
نہ اندھی ہیں نہ پتھر ہیں نہ فولاد آنکھیں		دیکھ سکتی نہیں نظارہ بیداد آنکھیں
بوجھ دنیا کا ہے یہ ہستی ناپاک اسکی		ٹھوکروں سے نہ اڑا دوں کہیں میں خاک اسکی

انور۔ شوکت یہ کیا ہے؟ یہ کون؟ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟

شوکت۔ کون ہے یہ تیری آنکھیں بتا بئیں گی۔ اور میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اس کے ہوش میں آنے کے بعد معلوم ہوگا۔

انور۔ اسے کس نیت سے لائے ہو؟

شوکت۔ اس نیت سے کہ ایک مرد کا ارادہ ایک عورت کی ضد پر فتحیاب ہو۔ تاکہ میرا پیاسا عشق حسن کے چشمے سے سیراب ہو۔

انور۔ مگر یہ بات کیونکر حاصل ہوگی؟

شوکت۔ خوشامد سے وعدوں سے قسموں سے۔ انکساری سے۔ نازبرداری سے اظہارِ محبت و وفاداری سے اور سب کے اخیر میں جبر و جفا کاری سے ؎

میں بلا ہوں اور بلا اب سر سے ٹلنے کی نہیں
میرے آگے ایک بھی اب اسکی چلنے کی نہیں
جیسے ہو جس طرح ہو اپنی بناؤں گا اسے
پیار کرنا میں زبردستی سکھاؤں گا اسے

انور۔ دنیا میں ہر چیز جبر و سختی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر عورت کا دل اور پیار یہ دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن پر کوئی شخص زبردستی قبضہ نہیں کر سکتا ؎

نفرت بڑھیگی اس کی اور ان برائیوں سے
ہے جیتنا جو اس کو جیتو بھلائیوں سے
ان دھمکیوں سے اسکی ہمت نہ پست ہوگی
اس جنگ میں یقیناً تم کو شکست ہوگی

شوکت۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

انور۔ ایسا ضرور ہوگا۔

شوکت۔ اچھا دیکھوں تو سہی کہ کاجل کوٹھری میں آکر کسطرح پاک صاف نکل جا سکتی ہے

انور۔ میرا دل اندر سے کہتا ہے کہ تیری ناپاک ہوس اسکی پاکدامنی کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی ہے۔

شوکت - مگر تجھے میرے ارادے میں روکنے والا کون ہے؟

انور - میرا سمجھانا

شوکت - میں تیری سننا نہیں چاہتا -

انور - انسانیت کا خیال

شوکت - اس کو میں فضول سمجھتا ہوں -

انور - اس کی آہ و زاری

شوکت - وہ مجھ پر اثر نہیں کر سکتی -

انور - دنیا کی شرم

شوکت - اس میں پرواہ نہیں کرتا

انور - خدا کا خوف -

شوکت - اس کا میں اندیشہ نہیں رکھتا -

انور - گرفتاری کا ڈر

شوکت - اس کا انتظام کر چکا ہوں -

انور - دیکھ اس کا انجام اچھا نہیں ہے -

شوکت - تم سے زیادہ سمجھتا ہوں کچھ پرواہ نہیں ہے -

انور - میں پھر کہتا ہوں کہ پچھتائے گا -

شوکت - تو میرے ساتھ میری قبر میں بھی آئیگا -

سونا نہیں ہے تجھکو تو کچھ میری گور میں
جا نیند سے جا رہا ہوں جدھر اپنے زور میں
ڈرتا ہے اگر تو تجھکو ہے روز سیاہ کا
دستہ تو لگا میں خدا کو جواب اس گناہ کا

انور - شوکت کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے -

شوکت ۔ کیا تجھے یہ بات آج معلوم ہوئی ہے ۔ اس نے افضل کے ساتھ شادی
بھی نہیں کی تھی ۔ اس وقت سے میں اس کا دیوانہ ہو رہا ہوں ۔
انور ۔ تم جو کرنا چاہتے ہو ۔ وہ شریفوں کا کام نہیں ہے ۔
شوکت ۔ میں دیوانہ ہوں ۔ اور دیوانے کا فعل قابل الزام نہیں ہے ۔
نیک و بد کیا جانے وہ جو عقل سے بیگانہ ہے
بحث دیوانوں سے جو کرتا ہے خود دیوانہ ہے
انور ۔ شوکت میری سن ۔ اگرچہ میں خود برا ہوں ۔ اور رات دن برائیوں میں
رہتا ہوں ۔ مگر اس وقت تیرے بھلے کی کہتا ہوں ؎
انسانی بلبلے کو جو عمر قلیل دی ہے
مغرور مت ہو اسے دوری جو ڈھیل دی ہے
کڑوا جو بیج بوگا کڑوا ہی پھل ملے گا ۔
کرتا ہے آج جیسا ویسا ہی کل ملے گا
شوکت ؎ پاکے موقع چوکنا پاگل پنے کی بات ہے
آج اپنے ہاتھ میں ہے کل کی کل کے ساتھ ہے
کان بہرے ہو گئے بس ختم وعظ و پند کر
دیکھ سکتا ہو ۔ تو دیکھ ورنہ آنکھیں بند کر
انور ۔ خیر سلام تو جانے اور تیرا کام ؎
اتنا سمجھانے پر اثر نہ ہوا ایک پتھر ہوا بشر نہ ہوا
خاک چھانے گا خاک چاٹیگا جیسا بوتا ہے ویسا کاٹیگا
افضل ۔ (ظاہر ہو کر) رحم دل شخص مجھے تم سے کچھ کہنا ہے
انور ۔ یہ کون بولا تو
افضل ۔ ہاں ۔

انور۔ تو بات کر سکتا ہے؟

افضل۔ آہستہ۔

انور۔ تو گونگا نہیں ہے۔

افضل۔ چُپ

انور۔ کیا تو ہمارا بھید لینے کے لیئے گونگا بنکر نوکر ہوا تھا

افضل۔ ہاں

انور۔ میرے خدا آج اس ناپاک جگہ میں داخل ہوتے ہی میرے دل نے جو پیشنگوئی کی تھی۔ آہ وہ سچ نکلی۔

افضل۔ میرے بھائی میں نے تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے۔ خدا کیلئے اسے بچاؤ۔ اسے نہیں تو اس کی عزت آبرو پر رحم کھاؤ۔

انور۔ مگر تجھے اس کے ساتھ کیوں ہمدردی ہے۔

افضل۔ اندر چلو میں سب سمجھاتا ہوں۔

(جانا)

رشیدہ۔ پناہ تیری کیسا ڈراونا بھیانک خواب تھا ہ

دم گھُٹ چلا تھا پنجۂ بیداد جبر میں

گویا کہ دفن تھی میں مصیبت کی قبر میں

دیتا رہا دماغ کو کیا کیا عذاب خواب

اللہ پھر دکھائے نہ ایسا خراب خواب

شوکت۔ رشیدہ اُٹھو ہ

دفتر اوراقِ غم محتاج ہے تفسیر کا

خواب پُورا ہو چکا اب وقت ہے تعبیر کا

رشیدہ۔ یا خدا یہ تو سچ مچ عالم بیداری ہے۔ میرے سامنے وہی مجسم سیاہ کاری ہے۔ الٰہی کس کو پکاروں میں بینوائی میں۔

یہ ظلم تیری زمین پہ تیری خدائی میں
تو ہی بتا نگینا آکر تڑپ سکے گی اب — غریب گائے کو گھیرا ہے اک قصائی نے

شوکت - رشیدہ دیکھ - میرا درجہ - غرور - عزت - شوکت - شان یہ سب تیرے قدموں کے سامنے محبت کی بھیک مانگنے کے لئے جھکے ہوئے ہیں ؎

اے حسن ناز اس نیاز کو اس التجا کو دیکھ
او بے مروت اپنے شہسوار ادا کو دیکھ
آنکھیں اُٹھا نگاہ ملا مبتلا کو دیکھ
اے بادشاہ حسن بھلا ہو گدا کو دیکھ
میری تمام خواہشیں دنیا کو چھوڑ کے
اب سامنے کھڑی ہیں ترے ہاتھ جوڑ کے

رشیدہ - بیٹھ جا ناپاک - اپنی ناپاک خواہشوں کو سمیٹ کر میرے سامنے سے ہٹ جا ؎

کوندیں گی بجلیاں میری غمگیں نگاہ سے
برسے گی آگ میرے جلے دل کی آہ سے
ہستی کو اپنی مرد تو افلاک پائے گا
خاکی ہے اپنی خواہش کو خاک پائے گا

شوکت ؎

[illegible] — میری دنیا کا ہے تو سحر رخ روشن تیرا
تو اگر خاک بھی کر دے میرے ارمانوں کو — خاک ہو کر بھی نہ چھوڑیں گے یہ دامن تیرا

رشیدہ - بس - چپ ہو جا بے شرم - چھوڑ دے میرا راستہ چھوڑ دے - تو نے اب تک مجھے [illegible] سمجھا ہے اگر میں نے ابھی [illegible] کے ہاتھ نہ اٹھایا ؎

[illegible] تلواروں میں کم آگ نہیں
عشق [illegible] کچھ راگ نہیں

چیر جائے جو جگر میں وہ چھری ہوتی ہے
خوف کر آہ غریبوں کی بُری ہوتی ہے

شوکت۔ اگر تو یہ چاہتی ہے۔ کہ یہ تیری آہ و فریاد پر توجہ کرے۔ اور ترس کھائے تو تجھے بھی اس کی محبت ظاہر کرنیوالی آواز پر کان دینا اور ترس کھانا چاہیئے۔

جسطرح تو ہے نوحہ گر یہ بھی ہے اپنی چشم تر　　تو چاہتی ہے رحم اگر تو اور پر بھی رحم کر
یہ تیری دکھ کو کم کرے تو اسکے غم کا گھٹا دے　　دنیا کا سود انقدیوں اس ہاتھ لےاس ہاتھ دے

رشیدہ۔ پانی سے نرمی۔ آگ سے گرمی۔ سورج سے حرارت۔ بہشت سے راحت فرشتوں سے بھلائی۔ آسمان سے اونچائی۔ ستاروں سے درخشانی۔ اجرام سماوی سے گردش زمانی دور ہو سکتی ہے۔ تو تیری یہ خواہش بھی پوری ضرور ہو سکتی ہے۔

شوکت۔ مگر یہ تو ناممکن ہے۔

رشیدہ۔ کیوں۔

شوکت۔ کیونکہ قدرت میرے تمہارے لیئے اپنا انتظام نہیں بدل سکتی۔

رشیدہ۔ تو جو عورت سچی اور شریف ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ٹل سکتی۔

شوکت۔ میری محبت کی قیمت سمجھ۔ اپنے حسن اور خوبصورتی کی قدر کر۔

رشیدہ۔ تو کیا تو مجھے اسلیئے چاہتا ہے کہ میں خوبصورت ہوں۔

شوکت۔ ہاں خوبصورت۔ اور دنیا کی ہر ایک حسین چیز سے خوبصورت۔

رشیدہ۔ جب تو تو اور تیرا عاشق دونوں جھوٹے ہیں۔ اگر ان آنکھوں کو خوبصورت سمجھتا ہے۔ تو ان سے زیادہ ہرن کی آنکھیں زیادہ خوبصورت ہیں۔ اگر ان گالوں کو خوبصورت سمجھتا ہے۔ تو ان سے زیادہ پھول خوبصورت ہیں۔ اگر ان ہونٹوں کو خوبصورت سمجھتا ہے۔ تو ان سے زیادہ گلاب کی پنکھڑیاں

خوبصورت ہیں۔ اگر میرے گورے چہرے کو خوبصورت سمجھتا ہے۔ تو اس سے
زیادہ چاند خوبصورت ہے۔

جان دے قربان ہو روح اور دل سے پیار کر
جا اور ان کے ساتھ اپنے عشق کا اظہار کر

شوکت ۔ مجھے بتا کہ تو مجھ سے کیوں نفرت کرتی ہے؟
رشیدہ ۔ مجھے بتا کہ میں تیری کس چیز کے لئے عزت کروں۔
شوکت ۔ مجھ میں کیا کمی ہے۔ کیں دولتمند نہیں ہوں۔ معزز نہیں ہوں۔
جوانمرد نہیں ہوں۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں میں فرد نہیں ہوں۔
رشیدہ ۔ تم دولتمند۔ معزز۔ مرد کچھ بھی نہیں ہو۔ دولتمند ہوتے۔ تو اپنے
دل کی سخاوت دکھاتے۔ معزز ہوتے تو دوسروں کی بےعزتی کرنے سے
خوف کھاتے۔ مرد ہوتے تو بزدلوں کی طرح ایک بیکس عورت کو کبھی نہ
ستاتے۔ دیکھو تو ایک ہیرا پکھو تو سنگ ہے
وہ پھول ہے تو جس میں نہ بو ہے نہ رنگ ہے

شوکت ۔ غور کر اور پھر بول۔ تو ایک شریف آدمی پر حملہ کر رہی ہے۔
رشیدہ ۔ شریف تو اور شریف

نئی عادت نئی خوبی نئے ارمان پیدا کر — تو اپنی خاک سے اک دوسرا انسان پیدا کر
وہ جو بہر گئے جو انہیں پھر سے شان پیدا کر — شریفوں میں جو گھسنا ہو تو انکی شان پیدا کر
شریف انسان وہ ہے جو شریفوں کا چلن سمجھے
پرائی ماں بہن کو خاص اپنی ماں بہن سمجھے

شوکت ۔ اگر انسان ہر ایک عورت کو اپنی ماں بہن سمجھنے لگے۔ تو خدا نے اس
کے دل میں جو محبت کا درد پیدا کیا ہے۔ اس کا علاج کس کے پاس تلاش
کرنے جائے گا۔ کیا زمین کی پریوں کو چھوڑ کر آسمان سے حوروں کو بلائیگا۔
پوچھ اللہ سے ان کو نیت کیوں دی — دل دیا تھا تو یاد میں محبت کیوں دی

جو پوری ہو سکے ایسی حسرت کیوں دی جسکا بلانا ہے اک جرم وحسرت کیوں دی
کس نے پیدا کیا یہ طرز جفا کس کی ہے
عشق کرنا جو گناہ ہے تو خطا کس کی ہے

رشیدہ ۔ میں ایک سوال پوچھتی ہوں ۔ کہ سپاہی کو قانون اور انتظام کی حفاظت کیلئے جو تلوار ملتی ہے ۔ وہ کسکی طرف سے ملتی ہے

شوکت ۔ بادشاہ کی طرف سے ۔

رشیدہ ۔ لیکن جب وہ اسی تلوار کو قانون کے خلاف کام میں لاتا ہے دشمنوں کے بدلے سلطنت کے دوستوں کے گلے پر چلاتا ہے ۔ تو تلوار چلانے والے سپاہی کے بدلے تلوار بخشنے والے بادشاہ کو کیوں نہیں پھانسی پر چڑھایا جاتا ؟

شوکت ۔ اس لئے کہ خون کرنا سپاہی کا کام ہے ۔ جب بادشاہ نے تلوار دیتے وقت تلوار کو چلانے کا طریقہ اور موقع سمجھا دیا ۔ تو پھر وہ بے الزام ہے ۔

رشیدہ ۔ تو بس جسطرح انصاف کی نظر میں سپاہی مجرم اور بادشاہ بے قصور ہے ۔ اسی طرح عشق کے پاک جذبے کو ناپاک جگہ استعمال کرکے کرانسان خدا پر الزام لگائے ۔ تو اس کی عقل کا قصور ہے ۔

شوکت ۔ دیکھ میرا دل مت توڑ ۔ میں پھر کہتا ہوں ۔ کہ تجھ سے محبت کرتا ہوں اور محبت کرتا رہوں گا ۔

رشیدہ ۔ تم محبت کرتے رہوگے ؟

شوکت ۔ ہاں

رشیدہ ۔ مگر کب تک ؟

شوکت ۔ جب تک اس سینے میں دل ہے ۔

رشیدہ ۔ مگر دل کب تک ارادے پر قائم رہیگا ۔ ؟

شوکت ۔ جب تک زندگی ہے ۔

رشیدہ - مگر زندگی کب تک سچائی میں بسر ہوگی۔

شوکت - جب تک خدا کی مرضی ہے۔

رشیدہ - جب تو اپنی محبت اور وعدوں کو واپس لیو۔

شوکت - کیوں؟

رشیدہ - کیونکہ جو شخص دن بھر میں ہزار مرتبہ خدا کی مرضی کے خلاف کام کرنے کو تیار ہے۔ اسکی محبت اور وعدوں کا کیا اعتبار ہے؟

گناہ پلٹاتے دیر کیا ہو جب اسکا خوف و خطر نہیں ہے
غریب بندوں سے کیا ڈریگا جسے خدا کا بھی ڈر نہیں ہے
خدا کے حکموں کو جس نے توڑا وہ ثابت مدام جھوٹا
اس آدمی کے قرار جھوٹے۔ زبان جھوٹی کلام جھوٹا

شوکت - بس بس ؎

اپنی رسوائی کا سامان بہت مختصر کر — خیر اسی میں ہے مجھے جبر پر مجبور نہ کر
دیکھے جائینگے کہاں تک ستم و جور طرح — یوں نہ سمجھیگی تو سمجھاؤنگا اب اور طرح

رشیدہ - تو کیا کریگا؟

شوکت - میں وہ کرونگا - جو ضحاک اور نمرود نے نہیں کیا۔

رشیدہ - تو مجھے صاف وہ سزا دیگا - جو شداد اور فرعون کو بھی نہیں ملی ؎

کیوں موت کو ہے بھولا کس بات پہ ہے پھولا — بیدادگر تو کیا ہے اک خاک کا بگولا
یہ شور و شر نہ ہوں گے یہ ولولہ نہ ہوگا — اک پھونک میں اجل کی تیرا پتہ نہ ہوگا

شوکت - نہ ہوگا تو نہ سہی - مگر اس وقت تو وہی ہوگا - جو میں چاہتا ہوں ؎

یہ بے پرواہی یہ خود آرائی صرف اک امتحان تک ہے
ذرا دیکھوں تو میں انکار کی ہمت کہاں تک ہے
تیرے جیسی ہزاروں عورتوں کو میں نے جیتا ہے

میں اپنے وقت کا راون ہوں سمجھی گر تو سیتا ہے

رشیدہ - اگر تو مجھے سیتا سمجھتا ہے تو پھر یہ بھی سمجھ لے - کہ جس طرح سیتا کے سامنے راون اپنے ارادوں میں ذلیل ہوا - اسی طرح تو بھی میرے سامنے اپنی خواہشوں میں ناکامیاب ہوگا -

شوکت - مگر سیتا کو مدد دینے کے لئے رام موجود تھے - تجھے کون بچانے آئیگا -

رشیدہ - سیتا کو اُس کے رام نے بچایا تو مجھے میرا رحیم بچائیگا ؎

فناہ ہوجائیگا تو اور جو تیرا ارادہ ہے
کہ طاقت میں میرا زندہ خدا تجھسے زیادہ ہے

شوکت - شیر ہوں - بھیڑ نہیں - مارہوں نہیں مور نہیں
اُس سے کمزور سہی تجھ سے تو کمزور نہیں
گھر یہ تاریکی و تنگی میں کم از گور نہیں
کوئی سننے کا تیرا نالۂ پُرشور نہیں
وہ سزائیں دوں شکنجے میں ستم کے کس کر
کہ جہنم بھی پکار اُٹھے کہ شوکت بس کر

رشیدہ - رہنے دے رہنے دے یہ دھمکیاں رہنے دے ؎

اک آن کے ہیں جھگڑے دُنیا ہے آنی جانی
ہم سب ہیں اک مسافر اور یہ سرائے فانی
کب روکنے سے رُکتی ہے عمر کی روانی
یہ زندگی بشر کی بہتا ہوا ہے پانی
ٹھنڈا نہ جوش ہوگا غیرت بھرے لہو کا
یہ جان چیز کیا ہے صدقہ ہے آبرو کا

شوکت ؎ چھری میں ہے نہ خنجر میں نہ شمشیر میں ہے جتنی تیزی تیرے لہجے تیری تقریر میں ہے

خیر دیکھ آنکھ سے اب تجھ تیری تقدیر میں ہے زور صیاد کے بازو میں کہ نخچیر میں ہے
وقت بد سر پہ تیرے خانہ خراب آپہنچا

رشیدہ۔ اوخدا !
شوکت۔ ہاں وُہ سے دیکھ کر اک اور عذاب آپہنچا۔
رشیدہ۔ میری بچّی میری معصُوم تو یہاں کیونکر آئی ؟
بانو۔ اُنہوں نے کہا کہ تمہاری اُمّی بلاتی ہیں۔
رشیدہ۔ دغا باز جلاد و ؎

مجھے جلنے دیا ہوتا اکیلا آتشِ غم میں
اُٹھا لائے ہو کیوں اس بیگناہ کو اس جہنم میں

شوکت۔ بیشک یہ جہنم کے قبضۂ اقتدار میں ہے۔ مگر اس جہنم کو اس کے۔ لئے جنت بنانا تیرے اختیار میں ہے ؎

زمیں کو دم میں چمن زار آسماں کر دے
جو ایک بار تو اپنی زباں سے ہاں کر دے
درست پھر سے خطِ نوشت ہوتا ہے
ابھی بدل کے یہ دوزخ بہشت ہوتا ہے

رشیدہ ؎ زمین اور آسمان بدلے مکین بدلے مکان بدلے
مگر یہ مجھ سے کبھی نہ ہوگا کہ میری بات اور زبان بدلے
جہاں تک اس جسمِ ناتواں میں مکیں یہ جانِ حزیں رہیگی
نہیں کہا تھا نہیں کہونگی ہمیشہ لب پر نہیں رہے گی

شوکت۔ اگر تو نے میرا کہنا نہ مانا۔ تو میں تیرے سامنے تیری دُنیا اور تیری کوکھ اجاڑ دُونگا۔ اس کی زندگی کی کتاب کا ایک ایک ورق نوچ کر پھاڑ دُونگا ؎

پیروں پہ تو گری نہ اگر ہاتھ جوڑ کر
رکھ دونگا اس کھلونے کو میں توڑ پھوڑ کر
واقف ابھی نہیں ہے تو میرے جنون سے
نہلاؤں گا تجھے تیری بیٹی کے خون سے

رشیدہ۔ نہیں نہیں یہ انتہا درجے کی بزدلی ہے ظلم کرنا ہے تو مجھ پر کر
برائی سے پیش آنا ہے تو میرے ساتھ پیش آ ے
ایک بچہ پہ ستم تجھکو سزاوار نہیں
میں خطاوار ہوں تیری یہ خطاوار نہیں
انتقام اپنا سیہ بخت سیہ کار سے لے
بدلہ لینا ہے تو تو اپنے گنہگار سے لے

شوکت۔ مگر میں تم دونوں کو سزاوار سمجھتا ہوں۔ چونکہ یہ تیرے پیٹ سے پیدا ہوئی۔ اور تیرے دودھ سے پلی۔ اسلئے اسے بھی تیری سزاؤں کا حصے دار سمجھتا ہوں۔

رشیدہ۔ افسوس! میں تجھے کس طرح اور کس چیز کا واسطہ دے کر سمجھاؤں۔ انسانیت کو تو کوئی شے نہیں گنتا۔ رحم کو تو کوئی چیز نہیں سمجھتا۔ خدا سے تو خوف نہیں کھاتا۔ دنیا کی لعنت ملامت کو تو دھیان میں نہیں لاتا۔

شوکت۔ اگر اس کے لئے میرے دل میں رحم پیدا کرنا چاہتی ہے۔ تو میرے جواب میں ہاں بول۔

رشیدہ۔ ہاں بولونگی؟

شوکت۔ کب؟

رشیدہ۔ جب منہ میں زبان نہ ہوگی۔

شوکت۔ تو ایک لحظے کے اندر اس کے جسم میں بھی جان نہ ہوگی۔

رشیدہ۔ بلا سے ۔ ہمیشہ ماں بیٹی پر صدقے ہوا کرتی ہے۔ میں آج سمجھونگی
کہ میری بیٹی اپنی ماں کی عزت پر قربان ہو گئی ۔

میری ہر ناز برداری کا بدلہ دیدیا اس نے
پیا تھا دودھ میرا کردیا آج حق ادا اس نے

شوکت۔ یہ آخری جواب ہے ؟
رشیدہ۔ ہاں !
شوکت۔ یہ آخری فیصلہ ہے ؟
رشیدہ۔ ہاں !
شوکت۔ کیا تجھے اپنی اولاد عزیز نہیں ؟
رشیدہ۔ اگر شوہر کی عزت اور اپنی آبرو پر آنچ آتی ہو۔ تو اولاد کیا۔ تمام دُنیا
کوئی چیز نہیں ہے
شوکت۔ اگر تجھے یہی قبول ہے۔ تو بحث فضول ہے ۔

دیکھنا لغزش نہ آئے پائے شکرِ صبر میں
زندگی کا چاند چھپتا ہے فناہ کے ابر میں
بے حیلی یہ دیکھ تجھ سے پہلے تیری قبر میں

(آنا انور کا)

انور۔ خبردار بد خصلت بدخصال ۔ خدا کی دی ہوئی طاقت کا ایسا ناجائز
استعمال ہے

تیرے جیسی جہاں میں بےغیرت کوئی ہستی نظر نہیں آتی
ایک بچے پہ ہاتھ اُٹھاتا ہے تجھے شرم مگر نہیں آتی

شوکت۔ تو پھر آیا۔
انور۔ ہاں۔
شوکت۔ کیوں ؟

انور - تا کہ دو مظلوموں کو بچا لوں تیرے ظلم کی چھری تیرے ہاتھ سے چھین کر توڑ ڈالوں۔

شوکت - کیا تو مجھ سے خلاف ہو گیا؟

انور - ہاں وہ آئینہ جو تیری صحبت میں سیاہ پڑ گیا تھا۔ وہ اب توبہ کے آنسوؤں سے صاف ہو گیا۔

شوکت - تو کیا تو ایک شیر کے منہ سے اس کا شکار چھین لینا چاہتا ہے؟

انور - اگر تو شیر ہے تو اسے چھوڑ دے۔

شوکت - کیوں؟

انور - کیونکہ یہ بدقسمتی کا شکار ہے۔ اور شیر دوسرے کا مارا ہوا شکار کبھی نہیں کھاتا ہے۔

شوکت - انور! تیری باتوں سے دغا بازی ٹپک رہی ہے۔ تو دوستی کی دنیا میں سب سے زیادہ مجرم نظر آ رہا ہے۔

انور - اگر دوستی کی دنیا میں دغا کرنا جرم ہے۔ تو سب سے بڑا مجرم تو ہے۔

شوکت - کس طرح؟

انور - اس طرح کہ کیپٹن اور فضل بھی کبھی تیرے دوست تھے۔ مگر تو نے اس دوستی کا حق یوں ادا کیا۔ کہ ایک کا اپنے پستول سے خون بہایا۔ اور دوسرے پر قتل کا الزام لگا کر اسے وطن سے بے وطن بنایا۔ اور اس کی بیوی بچے کو اس حالت پر پہنچایا۔

رشیدہ - او خدا - او خدا - آخر تیرا انصاف نہ چھپا پردے میں چھپے ہوئے مجرم کو روشنی میں لایا۔ دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی ثابت کر دکھایا ؎

ایک ایک بدی کی ہے زباں پر ہزار شکر
زندہ ہوں تو کروں گی تیرا بار بار شکر

شوکت - افسوس میں نہیں جانتا تھا کہ تو آخر بڑا دشمن نکلے گا۔

انور۔ اور مجھے بھی نہیں معلوم تھا۔ کہ تو آگے بڑھ کر اتنا بڑا پاجی ثابت ہوگا۔

شوکت۔ دیکھ پچھتائیگا۔

انور۔ جس نے گناہ کیا ہے۔

شوکت۔ ذلیل ہوگا۔

انور۔ جس نے دغا کی ہے۔

شوکت۔ برباد ہو جائیگا۔

انور۔ جس نے خون کیا ہے۔

شوکت۔ خیر ؎ اتنے ستم کئے ہیں تو ملعون اور بھی
دو خون ہو چکے ہیں تو اک خون اور بھی

افضل۔ (گردن پکڑ کر دھکا دیتا ہے) خبردار ؎
طاقت تیری تمام سیہ کار ہو چکی
جور و ستم کی ختم شب تار ہو چکی
کھول آنکھ اب کہ صبح نمودار ہو چکی

شوکت۔ کون گونگا۔ تعجب۔ حیرت۔ تجھے زبان مل گئی؟

افضل۔ ہاں! اور زبان کے ساتھ تجھ پر لعنت کرنے کے لئے ہزاروں لفظ بھی مل گئے۔ بدبخت عورت اُٹھ۔ غریب بچی آ ؎
جنہیں اس کا بھروسہ ہے وہ انکے کام آتا ہے
ہزاروں ہاتھ ہیں جن سے وہ بندوں کو بچاتا ہے

شوکت۔ بدمعاش ٹھہر۔

افضل۔ بس رہنے دے ؎
ہیں ٹھوکر دل سے زمین کو غبار کر دونگا
قدم بڑھا تو دیکھوں میرے پار کر دونگا

(پولیس کے سپاہیوں کا ظاہر ہو کر شوکت کو گرفتار کرنا)
(سین ختم)

باب تیسرا پردہ تیسرا

وکیل۔ لاحول ولا قوۃ۔ ایک تو دن بھر بیوی سے جیدرح کرتے میرا سر پھر جاتا ہے۔ دوسرا ان خر مغز سے موکلوں کی مقدمہ بازی سے دماغ کو ند کام ہو جاتا ہے۔ کورٹ کے مقدموں سے فراغت ملی کہ بیوی کے اجلاس کی نوبت آئی۔ ریشمی ساڑھی لا دو۔ اطلس کا جاکٹ بنا دو۔ ڈاسن کا بوٹ چاہئے۔ انگلش سوٹ چاہئے۔ غرض فرمائشوں کی بوچھاڑ سے بوٹ کے ٹانکوں کی طرح میرے سر کے بال اکھڑ جاتے ہیں۔ قانون شہادت کی دفعوں کی طرح بی بی کے احکام یاد رکھنے پڑتے ہیں۔ اور خدانخواستہ کبھی بھول ہو گئی تو دفعہ دو سو تین ۲۰۳ کی رو سے عدم تعمیل کے مجرم قرار دیئے جاتے ہیں۔ او زٹیک۔

زٹیک۔ حاضر ہوا سرکار۔

وکیل۔ احکامات مجازیہ دفعہ ۴۰۵ کی رو سے میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ ہمارے کھانے کا ٹیبل سجا اور پھر ہماری معززادر واجب التعظیم بی بی کو بلا لا۔

زٹیک۔ کیا حضور آپ کی دو بیبیاں ہیں؟

وکیل۔ بہت تیری ایسی تیسی۔ ابے دو بیبیاں کیسی؟

زٹیک۔ ابھی آپ نے نہیں فرمایا۔ معزز اور واجب التعظیم۔

وکیل۔ نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ابے جا۔ بیگم صاحبہ کو بلا لا۔

زٹیک ۔ بہت خوب جناب والا۔

(کھانے کا ٹیبل لگانا)

وکیل ۔ بی بی اور توکل کیا میری جان کھانے کو کم تھے۔ جو یہ بھی نزودی مچھر کی طرح میرا دماغ چاٹتا ہے۔

زٹیک ۔ حضور آپ کی واجب التعظیم بیگم صاحب تو آپ پر بہت خفا ہیں۔ میں تو مناتے مناتے تھک گیا۔ آپ ہی جا کر پاؤں ہاتھ پڑو۔

وکیل ۔ یہ لو اب تک تو زبانی فقرہ بازی تھی۔ اب پاؤں پڑنے کی نوبت آئی۔ اچھا میری مائی۔ میں ہی چلتا ہوں میرے بھائی۔ (گئے)

نبو ۔ کم بختی پیچھا نہیں چھوڑتی۔ چھپتے چھپاتے بڑی سڑک کے ناکے تک پہنچا تو قطب صاحب کی لاٹھ کی طرح اسی بلیف کی شکل نظر آئی۔ آخر اُلٹے پاؤں پھر بھاگ آیا۔ سترہ باپ والا کہاں گیا۔ اوہو یہ تو ہماری دعوت کا سامان مہیا ہے۔ چلو بیٹا نبو۔ پولیس کی جوتیاں کھانے سے پہلے کھانا تو پیٹ بھر کے کھا لو۔ آہا ہا ہا مزیدار کٹلس پیس وار کباب۔ فائن وسکی۔ لذت دار مٹن چاپ۔ مگر کوئی آ جائے۔ تو گھونسوں کا کچومر اور جوتوں کی چٹنی بھی کھانا پڑے گی۔ ارر رر کوئی آ رہا ہے۔ اب کہاں چھپوں۔ کم بختی۔ پیٹ بھی پورا بھرنے نہیں پایا تھا۔ کہ بدہضمی کی ڈکار کی طرح وہی سترہ باپ والا آن پہنچا۔ ٹھیک ہے اس کباٹ میں چھپ جاؤں مگر یہ خدا کی دی ہوئی نعمتیں کیوں چھوڑ دوں۔ بس اپنا گھر کھلا۔ اور آپ بھلے۔ اب سترہ باپ والا چولھا پھونکے۔ یا گلگلے تلے۔

زلفن ۔ نہیں نہیں میں ایک نہ مانوں گی۔ تم میرے لئے آئی گلاس نہیں لائے اور میں نے جیلی کا ڈبہ منگایا۔ وہ بھی ابھی تک نہیں آیا۔

زٹیک ۔ لو جرح شروع ہو گئی۔ اتنا خفا کیوں ہوتی ہو؟

زلفن۔ خفا کیوں نہ ہوں۔ آخر تم پر میرا حق ہے یا نہیں۔

وکیل۔ کیوں نہیں۔ تمہارا تو ایسا حق ہے جیسا ماں کا اولاد پر۔ یا نائیکا کا تماش بینوں کی جائیداد پر۔

زلفن۔ تم تو روز یونہی باتیں بناتے ہو۔ جتنا میں کچھ نہیں بولتی اُتنا مجھے دباتے ہو۔

وکیل۔ گراموفون کی طرح دن بھر تو لڑا کرتی ہے۔ اور پھر بھی کچھ نہیں بولتی آؤ کھانا کھائیں جاؤ (دیکھ کر) ہائیں کھانا غائب ٹیبل خالی۔ ابے زٹیک او زٹیک۔

زٹیک۔ حاضر جناب عالی۔

وکیل۔ کیوں بے موالی۔ یہ ٹیبل پر کی کباب کٹلس بسکٹ۔ روٹی کس نے کھائی؟

زٹیک۔ مجھے کیا معلوم حضور۔ یہ سب ہیں کیونکر کھا جاتا۔ میرا پیٹ ہے یا نانبائی کا تنور۔

بٹوے
زباں میں لذت کٹلس دماغ میں ہے سرور
خدا نے بھیجدی جنت سے یہ شراب طہور

زلفن۔ کھانا نہ دانہ۔ تم نے خواہ مخواہ مجھے بنایا۔ ڈیڑھ گھنٹے سے میرا مغز کھایا۔

وکیل۔ اب اسے کیونکر یقین دلاؤں۔ خدایا اپنی لسانی اور وکالت کا تو یہاں ستیاناس ہے۔ میں نے درجہ سوم کی ڈگری حاصل کی ہے مگر یہ تو وکالت درجہ اول پاس ہے۔ ابے بتلاتا نہیں۔

زٹیک۔ حضور میں کیا بتلاؤں۔ یاد کیجئے۔ شاید آپ ہی کھا کر بھول گئے ہونگے۔

وکیل۔ ابے میں کھا کر بھول گیا ہوتا۔ تو میرا پیٹ جو چپاتی کی طرح پچکا ہوا ہے۔ ڈبل روٹی کی طرح نہ پھول جاتا۔
زٹیک۔ آہا ہا ہا ہا حضور یاد آیا۔ یہ تبلائیے کباب کی شبرات میں آپ نے اپنے باپ دادا کی فاتحہ دلوائی تھی۔
وکیل۔ نہیں۔
زٹیک۔ تو بس انہیں میں سے کوئی بھوکا مردہ آکر آپ کا کیا دھرا چٹ کر گیا۔
وکیل۔ بیٹے۔
زٹیک۔ یعنی آپ کا پکا یا ہوا کھانا چٹ کر گیا۔
وکیل۔ ابے مُردے بھی کہیں کھانا کھاتے ہیں؟
زٹیک۔ نہیں کیوں نہیں کھاتے۔ آخر وُہ بھی ہماری طرح انسان ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ہم جاندار ہیں اور وُہ بے جان ہیں۔
زلفن۔ بس بس میں سمجھ گئی۔ تم میاں اور نوکر مل کر دونوں مجھے بناتے ہو۔ دونو کے دونو جھوٹے نظر آتے ہو۔
وکیل۔ میں جھوٹا؟ درجہ سوئم کا معزز وکیل اور جھوٹا۔ دیکھو بی بی میں ازالہ حیثیت کا دعوےٰ کر دُونگا۔
زٹیک۔ اور میاں چار چار آنے میں جھوٹا حلف اُٹھانے والے گواہ لا کر تو حیداری کا کمپاؤنڈ میں بھر دُونگا۔
بھو کا (چھپا ہُوا) ارے یارو کوئی دیکھ کر بولو۔ وُہ کم بخت بیلف گیا ہے یا نہیں آخر کب تک میں اس لکڑی کے اجلاس میں بیٹھا ہوا کباب کٹلس کا فیصلہ کیا کرُوں گا۔
وکیل۔ جا بے دوسرا ٹیبل لگا۔
زلفن۔ میں نہیں کھاؤں گی۔

وکیل۔ تمہیں کھانا ہوگا۔
زلفن۔ ہرگز نہیں۔
وکیل۔ نہیں مانتی ؟
زلفن۔ نہیں !

گانا دونوں کا

وکیل۔ یہ نخرے تلے چھوڑو جانی۔ آؤ کچھ کھاؤ کھلاؤ۔
بیوی۔ یہ بوڑھے نخرے جا کہیں اور دکھاؤ۔ جی جلاؤ۔
ننھو۔ یہ کباب کٹلس مٹن چاپ ہے تازہ تازہ آؤ لو یارو اڑاؤ۔
وکیل۔ کھالو للہ۔
بیوی۔ توبہ تلا۔
ننھو۔ یہ بلی یا بکرا بلا۔ گلا پھاڑ مت چلا چلا۔ وسکی تازی اولو یارو اڑاؤ۔
وکیل۔ تم بھی بھوکی میں بھی بھوکا کھالو میری جان۔
ننھو۔ دادا جی کی فاتحہ حلوائی کی دوکان۔ یہ وسکی تازی او یارو اڑاؤ۔
وکیل۔ بیوی ارمان جاؤ۔
(وکیل کا بیوی کو منا کر میز کی طرف لانا۔ بیوی کا کھانا نہ پاکر ناراض ہونا !)
وکیل۔ اچھا تو جاؤ۔ جو جی چاہے کرو۔ ہوا چھا ایک کریپٹ بھرو۔ میں یہاں بھوکا مرتا ہوں۔ تم وہاں بھوکی مرو۔ ہا ہا ہا اچھا ہوا۔ ہائی کورٹ نے عورتوں کو وکالت کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ورنہ ان کے مقابلے میں مردوں کو ایک کیس جیتنا بھی مشکل ہو جاتا۔ بات بات میں ناطقہ بند۔ ذرا ذرا سی بات پر روٹھا روٹھی۔ بس اب میں بھی یہاں سے چلا جاؤں۔ جب تک وہ معافی نہ مانگے۔ ہاتھ نہ جوڑے۔ نوکر سے نہ بلوائے کبھی واپس نہ آؤں گا۔

(جاتا)

ننھو۔ تیلیاں لوٹیں پر کھلے۔ وہ ادھر دفعہ ہوا۔ اور یہ ادھر دفعان۔ اب میرے

جی کو اطمینان ہوا۔ خدا کرے۔ وہ بلیف ٹل گیا ہو۔ تو مصیبت سے جان چھوٹے۔ بہت تجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے۔ کم بخت جانے کا نام ہی نہیں لیتا ہے۔ جب دیکھو۔ اُسی جگہ پر دکھائی دیتا ہے۔ اچھا بیٹا کھڑے رہو۔ تمہارے پاؤں جم کر آئیں گے میرا کیا نقصان ہوتا ہے۔ یہ لو۔ تمہارا چچا اس صوفے پر پاؤں پھیلا کر سوتا ہے۔

(سو جانا)

زلفن۔ (آکر) اوہو۔ غصے کے جوش میں بھوکے ہی سو گئے۔ اجی کیا خفا ہو گئے۔

بنّو۔ اررررر۔ یہ کہاں سے نازل ہوئی؟

زلفن۔ اجی اٹھو میرے پیارے میرے میاں۔

بنّو۔ بنو ہلنا نہیں تو ہلا۔ اور لات گھونسہ ملا۔

زلفن۔ اجی اچھا کیا مجھے گلے نہ لگاؤ گے۔ اجی وکیل صاحب اپنی قانون دان بیوی کو پیار نہ کرو گے۔

بنّو۔ ہائے ہائے کیا بدقسمتی ہے۔ ایک حسین عورت گلے پڑ کے پیار دے رہی ہے۔ اور میں لے نہیں سکتا۔

زلفن۔ اچھے سنتے ہو۔ دیکھو میں چادر کھینچ لیتی ہوں نا۔ میرے پیارے میری جان۔ (دیکھکر) او خدا یہ کون شیطان؟

بنّو۔ یور ہمبل سرونٹ ضعیف الانسان۔

زلفن۔ دوڑو۔ پکڑو۔ بھوت۔ بھوت۔

بنّو۔ ہائے ہائے غضب ہوا۔ یہ مجھے ضرور پٹوائے گی۔ سارے محلہ کو بلائے گی۔

(الماری میں چھپ جانا)

وکیل۔ ہائے ہائے جورو کی محبت بھی عجیب چیز ہے۔ لاکھ دل کو سمجھایا۔

مگر طبیعت نہ مانی۔ اور آدھے راستے سے واپس آیا۔ اچھی بی بی آپ بی بی۔ مجھے وکیل کی وکیلن۔ دیکھا سنتی ہے اور جواب نہیں دیتی ابھی تک نخرے نہیں گئے۔ اچھا میں بھی یہیں سو جاتا ہوں۔ آخر تمہیں میرے بغیر چین تو پڑے گا نہیں۔ جھک مار کر آؤ گی۔ اور مجھے مناؤ گی۔

(سو جانا)

ننھو۔ بیٹا یہ منانے کے مزے لینا تو ہماری قسمت میں تھا۔ تمہاری قسمت میں تو صرف جوتیاں رہ گئی ہیں۔

(زلفن دو پڑوسیوں کو بلا کر لاتی ہے)

زلفن۔ وہ دیکھو۔ ابھی تک سونے پر پڑا ہے۔

پہلا پڑوسی۔ ہاں استاد لگاؤ۔

دوسرا پڑوسی۔ دونوں کے دونوں لپٹ جاؤ۔

(وکیل کو پیٹنا اس کا جاگنا اور بھاگنا)

سب۔ کون وکیل صاحب اور وہ بھوت کہاں گیا؟

وکیل۔ کون بھوت۔ یہاں بھوت کہاں سے آیا؟

زلفن۔ وہی جس کو ابھی میں نے تمہارے دھوکے میں گلے سے لگایا۔

زینک۔ دیکھا بیگم۔ میں نہ کہتا تھا کہ مرحوم بزرگوں میں سے کوئی یہاں ضرور موجود ہے۔

ننھو۔ آداب عرض ہے جناب وکیل صاحب۔

وکیل۔ ارے یہ کیا بات ہے کہاں سے آیا؟

ننھو۔ ہاں یہی ہے جس نے مجھے گلے سے لگایا۔

زینک۔ تب تو حضرت اسی نے آپ کو کیا سب پر صفائی کا ہاتھ پھیرا۔

ننھو۔ جناب وکیل صاحب بات یہ ہے کہ یہ سب باپ کے شوہر ہیں۔

وکیل۔ ابے بیٹے کے بچے۔ جو میں پوچھتا ہوں اُس کا جواب دے۔

بنّو۔ ہاں تو سنیے میرے باپ کے سترہ بیٹے۔ اور میرے چچا کی سترہ بیٹیاں۔ سترہ اور سترہ چونتیس۔ اس میں چار اور میرے ملائے۔ تو ہمارے ہوئے چھتیس ۳۶۔

وکیل۔ ابے خبیث رزالہ پھر وہی چونتیس چھتیس کا جھگڑا نکالا۔

بنّو۔ تو کیا کچھ بھول ہو گئی جناب والا۔ اچھا تو پھر سے شروع کیجیے میرے باپ کے۔

وکیل۔ ابے تیرے باپ کی ایسی تیسی۔

بنّو۔ واہ وکیل کی کھوپڑی اور ایسی۔ اتنا سمجھایا۔ اور سترہ دون چونتیس کا حساب سمجھ میں نہیں آیا۔

زلفن۔ میاں میں سمجھتی ہوں۔ کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی معلوم ہوتا ہے۔

وکیل۔ دیوانہ تھا۔ تو میرے گھر میں کیوں آتا تھا۔ کیا یہ کوئی پاگل خانہ تھا؟

بنّو۔ (بینف کو دیکھتا ہے) ارر رٹل گیا۔ اچھا۔ وکیل صاحب آپ خفا ہوتے ہیں۔ تو لو میں جاتا ہوں۔ مگر یاد رکھیے گا میرے باپ کے سترہ بیٹے۔

وکیل۔ ابے چلا کہاں؟ کھانے کے دام اور بیوی کو گلے لگانے کی فیس رکھ دے۔ یار کیا دیکھتے ہو۔ ٹھوکو۔ عدالت میں دیکھ لوں گا۔

(بنّو کو مارنا)

سب کا گانا

وکیل۔ ارے مارو مارو جھوٹے ومِٹھ ویدھ۔

زبیدہ۔ صاحب چھوڑو چھوڑو کیسی گڑبڑ۔

ننھو۔ یہ کیسی شامت آئی؟
وکیل۔ تیری جان پہ قیامت آئی۔
ننھو۔ بس راہِ للہ چھوڑو۔
بیوی۔ سب ہڈی پسلی توڑ دو۔
ننھو۔ سر ٹوٹا میرا یارو۔
وکیل۔ تن تن کے جوتے مارو۔
ننھو۔ بس بس اب چھوڑ و چھوڑو چھوڑو۔ مجھے سب ہیں مارا پیٹا مارا۔
وکیل۔ جوتے گھونسے لاتوں سے ہم کر دینگے تجھ کو پارا۔
بیوی۔ چمڑا توڑیں گے ناخن سے ہم تیرا سارا۔
لالو۔ وہ ماریں گے ہم مار کہ جس سے تو جانے کہاں مارا۔
ننھو۔ بس چھوڑ دو چھوڑ دو یہ کیسی گڑبڑ۔
وکیل۔ مارو جوتے دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ۔

(جانا سب کا)

باب تیسرا پردہ چوتھا

رشیدہ۔ میں کہاں تھی۔ کہاں گئی۔ وہاں کیا ہوا۔ کیونکر بچی۔ کسطرح عزت و زندگی کے ساتھ گھر پہنچی۔ اب بھی جب زندگی کے ان چند خوفناک گھنٹوں کا خیال آجاتا ہے۔ تو آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھپا جاتا ہے۔ اے خدا۔ اے کریم و رحیم خدا۔ میں تیری جناب میں اپنی مسکین روح کا عاجزانہ شکریہ پیش کرتی ہوں۔ اسے قبول کر۔ افسوس

بھرا تھا خوف و مایوسی سے سینہ تمام گو میرا

رگوں میں جم گیا تھا فرطِ دہشت سے لہو میرا
اگر اس بیکسی میں ناخدا بنتا نہ تو میرا
تو بیڑا غرق کر دیتے عدوئے آبرو میرا
تیری رحمت کو جوش آیا میرے آنکھوں کے قطروں سے
تیرا ہی فضل تھا جس نے بچایا مجھ کو خطروں سے

تحسین۔ میری بچی۔ وہ ہاتھ جو مٹھیاں باندھ کر تمہیں دھمکی دیتا تھا۔ آج ہتھکڑی میں ہے۔ اور وہ گلاس جس کے اندر سے مکروہ آوازیں نکل کر تمہارے دل میں خنجر بھونکتی تھیں۔ کل پھانسی کے پھندے میں ہوگا۔ اُن کا اس طرح معزز زندگی کی آغوش سے نکل کر ذلیل موت کی ٹھوکروں میں آ پڑنا۔ اور تمہارے خوفناک ماضی کا پُرامن مستقبل سے بدل جانا۔ خدا کی طرف سے تمہارے صبر و شکر کا انعام ہے اور اُن کی ہوسوں اور سیہ کاریوں کا انجام ہے۔

بدلا ہر ایک شخص کو حسبِ عمل ملا
بویا تھا جیسا بیج یہاں ویسا پھل ملا
صد شکر اپنی آگ میں ناپاک جل گئے
بے خوف جی کے جتنے تھے کانٹے نکل گئے

رشیدہ۔ ہاں مگر ایک کانٹا ابھی تک دل میں کھٹک رہا ہے۔

تحسین۔ جس خدا نے اتنے نشتر نکال کر پھینک دیئے وہ اس کانٹے کو بھی دور کر دے گا۔

رشیدہ۔ وہ کانٹا تمہیں دور کرنا چاہئے۔

تحسین۔ مجھے۔

رشیدہ۔ ہاں تمہیں کیونکہ تمہارا ہی چبھایا ہوا ہے۔

تحسین - میں نے کانٹا چبھایا اور نہیں ؟

رشیدہ - اچھے تحسین - اسراف زندگی بسر کرنے - زریں لباس پہننے شاندار محلوں میں رہنے - گھوڑا گاڑی میں پھرنے - بڑی بڑی سوسائیٹیوں میں جانے - اپنے سے زیادہ معزز لوگوں کے ساتھ ہاتھ ملانے سے خوشی حاصل نہیں ہوتی - وہ انسان جس کا دل غم اور خوف سے بھرا ہوا ہے اُسے شاندار محل اُن کی قبر - زریں لباس کفن - گھوڑا گاڑی جنازہ اور عیش و خوشی کی صحبت ماتم کا جلسہ معلوم ہوتی ہے - اگر تم حقیقت میں مجھے خوش رکھنا اور خوش دیکھنا چاہتے ہو - تو میرے دل میں جو رات دن شک کا کانٹا کھٹکتا رہتا ہے اُسے دور کرو - یہ دولت اور یہ ساز و سامان کیا ہیں - تمہیں کہاں سے مل گیا - اس کا سچ سچ جواب دیکر مشکور کرو -

تحسین - مگر میں اس سوال کا جو تم بار بار دہراتی ہو - کتنی مرتبہ جواب دوں پچاس سے زیادہ مرتبہ کہہ چکا - کہ میرا ایک رشتہ دار تھا جس نے تھوڑے دن ہوئے وفات پائی - اور کوئی دوسرا وارث نہ ہونے کی وجہ سے اسکی تمام دولت میرے حصے میں آئی -

رشیدہ - مگر تم نے تو ہمیشہ کہا کہ میں اس دنیا میں بالکل تنہا آدمی ہوں پھر یہ رشتہ دار کہاں سے پیدا ہو گیا -

تحسین - یہ بھی خوب - گرمی برسات میں ہزاروں کھٹمل مچھر پتو آپ سے آپ پیدا ہو جاتے ہیں - تو میرا بھی ایک رشتہ دار کہیں سے نکل پڑا - اور کونسی تعجب کی بات ہے - یہ بھی قدرت کی کرامات ہے -

رشیدہ - تحسین دودھ کا جلا چھاچھ کو بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے [illegible]
کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے - تحسین تم [illegible]
اب تو بھولا ہوا ہے [illegible] آ جاتا ہے [illegible]

بدمعاش نے اپنی غرض نکالنے کے لئے اپنا اوزار بنایا ہوا ہمدرد بن کر مجھ کو پھنسانے کے لئے یہ سونے چاندی کا جال نہ بچھایا ہو۔

تحسین۔ کیا تم مجھے دغاباز سمجھتی ہو؟

رشیدہ۔ ایسا کیوں کہتے ہو؟

تحسین۔ لالچی اور کمینہ شخص سمجھتی ہو؟

رشیدہ۔ یہ لفظ کیوں منہ سے نکالتے ہو؟

تحسین۔ اگر تم مجھے ایسا نہیں سمجھتی۔ تو پھر یہ تمہارے دل میں وہم ہی کیسے گذرا۔

رشیدہ۔ میری بدگمانی کا یہ سبب ہے کہ تم بھولے اور سیدھے آدمی ہو اور نیک آدمی بہت جلد دھوکا کھاتا ہے۔ جتنا کپڑا سفید ہوتا ہے اتنا ہی جلد اس پر دھبہ آتا ہے۔

تحسین۔ میری عزیز بچی۔ اگر تمہاری نظر میں ان سفید بالوں کی کچھ عزت ہے۔ تو اس بوڑھے آدمی کا اعتبار کرو۔

رشیدہ۔ اور تم بھی اگر واقعی اپنے گوشت پوست کا مجھے ایک حصہ سمجھتے ہو۔ تو اپنے دل کے بھید سے خبردار کرو۔

تحسین۔ لاحول ولا۔ فضل نے مجھے کس جھنجٹ میں پھنسادیا۔ اپنا جھگڑا میرے پیچھے لگادیا۔

رشیدہ۔ تم جواب نہیں دیتے۔

تحسین۔ ارے کیا جواب دوں اپنا سر۔ تم تو خواہ مخواہ وکیلوں کی طرح جرح کرتی ہو۔

رشیدہ۔ خیر اگر تمہیں راز بتانے میں کلام ہے۔ تو تم جانو اور تمہارا ایمان۔ آج سے مجھے یہاں پانی پینا حرام ہے۔

تحسین - ارررررر - یہ تو ڈھیلے کا گھر مٹی ہُوا چاہتا ہے - کم بخت سمجھاؤں تو کیونکر - مجھے تو بات بنانا اور جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا ہے میری تو وہی مثل ہوئی - کہ سچ کہوں تو ماں ماری جائے - اور جھوٹ کہوں - تو باپ کُتا کھائے -

رشیدہ - اچھا تحسین خدا حافظ -

تحسین - ہیں ہیں چلی کہاں ؟

رشیدہ - جہاں عزت کے ساتھ سوکھا ٹکڑا - اور امن وامان سے رہنے کے لئے ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی ملے گی -

تحسین - نہیں باوا - مجھ سے اب راز ہضم نہیں ہوتا - زیادہ چھپاؤں گا تو بدہضمی ہو جائے گی - خیر تم ضد ہی لے بیٹھی ہو - تو قول و قسم کا پاس چھوڑ دیتا ہوں - سچ سچ بھانڈا پھوڑ دیتا ہوں -

پروین - میں تمہاری احسان مند ہونگی -

تحسین - تم اس فرشتے کو تو نہ بھولی ہو گی جس نے اس روز اشرفیوں کی تھیلی بھیجکر ہماری مدد کی تھی -

رشیدہ - خدا اُسے خوش رکھے - میں اُسے نہیں بھولی ہوں اور نہ بھول سکتی ہوں -

تحسین - بس تو آج ہمارے ارد گرد جس قدر عیش و راحت کا سامان ہے یہ سب اُسی فرشتے کا احسان ہے -

رشیدہ

میرے خدا - کیا اس خود غرض دنیا میں تُو نے ایسے آدمی بھی پیدا کئے ہیں - یہ زمانہ جس میں بھائی بھائی کے بیٹا باپ کے کام نہیں آتا ہے دولت کے لئے فرض - ایمان - دوستی یا رشتہ سب کچھ بھول جاتا ہے - تو کیسا شخص ہوگا - جو بغیر کسی اُمید کے اپنی دولت اور نیکی

سے دوسروں کو نفع پہنچتا ہے۔

بالو۔ اُتی اُمی وہ فرشتے صاحب جنہوں نے اُس روز ہمیں اشرفیاں دی تھیں تم سے ملنے آئے ہیں۔

تحسین۔ چلو بیٹی جان بچی۔ لاکھوں پائے۔ فرشتہ اور فرشتہ آپس ہی میں نپٹ لیں گے۔ آیئے آیئے فرشتہ صاحب۔ ابھی آپ ہی کا ذکر خیر ہو رہا تھا۔

(افضل کا بیچ ل کر آنا)

افضل۔ مجھ نالائق کو نیکی سے یاد کرنے والے۔ خدا کرے۔ ہمیشہ خوش اور سلامت رہیں۔

رشیدہ۔ اے دریا دل و فیاض جناب۔ آپ کو خدا آپ کی نیکیوں کا اجر دے۔ میں نہیں سمجھ سکتی کہ وہ پُر عظمت خیال۔ جو آپ کی نسبت میرے دل میں موجود ہے کس طرح ظاہر کروں۔ اور کن لفظوں میں آپ کی بے انتہا مہربانیوں کا شکریہ ادا کروں۔

افضل۔ اگر یہ سچ ہے کہ انسان کی شکل اس کے دل کا آئینہ ہے۔ تو آپ کو ایک لفظ بولنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔ وہ آپ کے چہرے پر میں دیکھ رہا ہوں۔

رشیدہ۔ آپ یقین کیجئے کہ میں نے آج تک اس جیسا نیک اور فیاض انسان ہی نہیں دیکھا۔ میں ہمیشہ خود کو لونڈی اور آپ کو اپنا سرپرست سمجھوں گی۔

افضل۔ سرپرست کا لفظ مجھے پوری طرح خوش نہیں کر سکتا مجھے امید ہے کہ آپ کوئی اس سے بھی زیادہ بہتر خطاب دے کر اپنی قدر شناسی کا ثبوت دیں گی۔

رشیدہ۔ آپ دنیا کے تمام بہترین خطاب کے مستحق ہیں۔ فرمائیے
میں آپ کو کن سے خطاب سے یاد کروں؟

افضل۔ وہ خطاب جو شادی کے بعد تم نے افضل کو دیا تھا۔

رشیدہ۔ یعنی

افضل۔ عزیز شوہر

حسین۔ ہاں اب بارود میں آگ لگی۔ اب راز کا قلعہ اڑا چاہتا
ہے۔

رشیدہ۔ افسوس اگر مجھ کو یہ معلوم ہوتا کہ پھولوں کی آڑ میں سانپ
کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ خالص عنایت کے پیچھے فاسد نیت چھپی ہوئی
ہے۔ تو میں فاقوں سے مر جاتی۔ مگر تمہاری کوئی مدد قبول
نہ کرتی۔

افضل۔ آپ غصہ نہ کیجیے اور سوچیے۔ اس دنیا میں افضل کے بعد مجھ
سے بہتر شوہر آپ کو نہیں مل سکتا۔

رشیدہ۔ بس بس۔ اس سے زیادہ ایک لفظ نہیں۔ ورنہ میں تمہارے
تمام احسان بھول کر سخت جواب دینے پر مجبور ہوں گی۔

افضل۔ اگر آپ ناراض ہو گئیں۔ تو لیجیے تسلیم۔ میں یہاں ٹھہر کر آپ
کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔

حسین۔ بیچاری عورت اور بیچاری قسمت کہاں جاتا ہے۔ بابا اب الفاظ کے قریب
میں آ جاتا ہے کہ خواہ مخواہ جھگڑا بڑھتا ہے۔

افضل۔ [illegible] پھر قدرت کے شکریے کے ہوئے تحفہ کیا دیکھتے ہو۔ انہیں
سمجھاؤ۔

حسین۔ [illegible] جاؤ [illegible] ہو [illegible] ہیں کیسا
[illegible] ہے [illegible] افضل [illegible] کا [illegible]

تمہارے پاس آئی ہو۔

رشیدہ۔ تحسین تم یہ کہتے ہو۔ او بوڑھے دغا باز۔ یہ تیری زبان کے لفظ ہیں۔ تو جو قدرت کے قانون کی طرح اپنی سچائی میں اٹل تھا کیا تجھ پر بھی دُنیا کا جادو چل گیا۔ موجودہ عیش و آرام کی جگمگاتی ہوئی دُنیا دوبارہ تاریکی میں ہوتے دیکھکر تیرا ایمان بھی بدل گیا۔

تحسین۔ میں نے ایمان کو اس لئے بدل ڈالا۔ کہ محبت پرانا ہو گیا نئی روشنی کے زمانے میں نئے فیشن کے ایمان کی ضرورت ہے۔

رشیدہ

میں حکم دیتی ہوں۔ کہ گفتگو کے وقت آداب شرافت کا لحاظ رکھو ایک عورت کی مرضی کے خلاف تمہیں جرأت دکھانے کا کیا حق ہے

افضل۔ میں ثابت کر دونگا۔ کہ مذہب اور قانون دونوں طرح سے میں تم پر حق رکھتا ہوں۔

رشیدہ۔ یقیناً اس وقت تم اپنے ہوش میں نہیں ہو۔

افضل۔ میں ثابت کر دونگا۔ کہ میرا تم سے نکاح ہو چکا ہے۔

رشیدہ۔ میرے اللہ۔

افضل۔ میں ثابت کر دونگا۔ کہ تم میری بیاہتا بیوی ہو۔

رشیدہ۔ اوہ۔ کیا یہ مجھے دیوانہ بنانے کے لئے آیا ہے۔

افضل۔ میں ثابت کر دونگا۔ کہ یہ میری اور تمہاری پاک محبت کی یادگار یعنی میری لڑکی ہے۔

رشیدہ۔ تحسین تم سنتے ہو!

تحسین۔ کیا میری مدد کی ضرورت ہے۔

افضل۔ میں ثابت کر دونگا۔ کہ میں تیرا نیا دوست نہیں۔ بلکہ پرانا جان نثار

تحسین ہے۔

تحسین۔ تو میں ثابت کردوں گا۔ کہ یہ فرشتہ نہیں۔ بلکہ میرا قدردان آقا افضل ہے۔

(افضل کا مونچھ نکالنا)

رشیدہ۔ وہی وہی۔ مجھے سنبھالو۔ میں بے ہوش ہونا چاہتی ہوں افضل۔ افضل۔

افضل۔ میری بیوی۔ ایک مرد کو خدا کی دی ہوئی بہترین نعمت۔

(دونوں کا گلے ملنا)

گانا

داتا رے امن چمن سُکھ سدا مگن رہیں مل گاؤ۔
منگل آج بھی امنگ ترنگ سورنگ جماؤ۔ دُکھ جات رہے
دے سُکھ امن سدا مگن ہے صبح امید کا شمس فلک پہ چمک دمک
نئی دکھائے۔ جگ کو بھائے۔ گل کھلائے۔ من بھاوے
دھام کا سنگاری۔ ماتھی مشر کہے سُکھ امن سدا مگن رہیں۔

(سب کا خوشی منانا)

(ناچ انگریزی کے بعد تماشہ کا اختتام پانا)

مکمل ڈراما
سلور کنگ

تمام شد

بھائی دیا سنگھ اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
علاج الغربا چھاپہ	۶/	ترجمہ قانونچہ معہ رسالہ	۴/	مطلوب الطالبین	۲/۰
نول کشوری		قبریہ حکیم غلام حسین		ترجمہ ذخیرہ خوارزم	
ترجمہ کامل الصناعۃ	۸/	صاحب رحمۃ اللہ علیہ		شاہی کامل اردو	۱۲/
اردو کامل		طب نبوی چھاپہ	۱۰/	تریاق سموم باتصویر	
کفایہ منصوری	۱۱/	نولکشوری		سیاحت سانپ	۲/
اردو نولکشوری		معالجات احسانی	۴/	تریاق اعظم حصہ اول	۱۲/
دستور العلاج	۲/	نولکشوری		" حصہ دوم	۴/
ترجمہ قانونچہ		علاج احسانی بہائم	۴/	تریاق سینہ	/
رسالہ قبریہ حکیم	۴/	طب احسانی نولکشوری	۳/	شفاء الامراض	
غلام حسین مطبوعہ		طب احسانی لاہوری	۳/	مخزن العلاج	۱۲/
نولکشور		مقالات احسانی	۵/	امرت ساگر	۱۱/
شرح منصوری نصف	۴/	اردو نولکشوری		علاج المواشی	۲/
قانون عشرت "	۵/	مرکبات احسانی	۴/	اکسیر الامراض ڈاکٹری	
تحفۃ الاطباء "	۱/	نولکشوری		یونانی	۶/
لطیف احسانی نولکشور	۲/	علاج الامراض	۲/	جواہر النفیس شرح اردو	
مجربات اکبری	۴/	اکسیر القلوب ترجمہ		ترجمہ شرح [illegible]	۱۲/
دستور النجات عن مصالح	۴/	مفرح القلوب		بہشت الخیل علاج	۵/
[illegible] نولکشور		[illegible]	۱۰/	اسپاں بالتصویر	
ترجمہ [illegible]	۵/	مجمع البحرین ڈاکٹری یونانی		فرسنامہ رنگین	۸/
مطبوعہ نولکشور		از حکیم حیدر علی صاحب مرحوم	۴/	مخزن سلیمانی شرح	

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
حصہ دوم	۱/۲	// جلد سوم ضیاء الابصار	؎	// // دوم
حصہ سوم	۱/	// جلد چہارم	.	صندلی نامہ
رسالہ ملمع سازی	۲/	شمس النہار	؎	ایرج نامہ جلد اول
رسالہ صابون سازی	۱/	// جلد پنجم مصباح الانوار	[illegible]	ایرج نامہ جلد دوم
لاگبازی رسالہ حصہ اول	۱/۲	// جلد ششم خزینۃ الانوار	للعہ	دفتر آفتاب شجاعت
لاگبازی رسالہ رنگت حصہ دوم	/۶	جلد ہفتم لمعۃ الانوار	للعہ	حصہ اول
پاکٹ بک الجبرا ؎		جلد ہشتم مشرق الانوار	للعہ	// // دوم
بہادر گنگارام ایگزیکٹو	للعہ	جلد نہم تفریح الاسرار	للعہ	// // سوم
انجینیر جیکہ مستریوں اور		طلسم ہوشربا داستان	[illegible]	// چہارم
اسیروں کیواسطے		امیر خسرو اردو جلد اول	[illegible]	// پنجم حصہ اول
مفید ہے		// جلد دوم	عہ	// دوم
فن فوٹوگرافی	۲/	// جلد سوم	عہ	طلسم خیال سکندری
مجلیات طلسم کیمیا	عہ	// جلد چہارم	عہ	جلد اول
رسالہ صابون سازی	۱/۲	// جلد پنجم حصہ اول	عہ	// // دوم
قصص جاسوسی منظوم	[illegible]	// جلد پنجم حصہ دوم	عہ	// سوم
		// جلد ششم	[illegible]	طلسم فتنہ افزا افشاں
		// جلد ہفتم	عہ	جلد اول
بوستان نہال جلد اول	؎	بقیہ طلسم ہوشربا	؎	جلد دوم
ہمدم نامہ		حصہ اول دوم		// سوم
// جلد دوم نزہۃ الیقین نامہ	؎	فرخ نامہ جلد اول	[illegible]	[illegible]

مطبع جامع پریس لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام مینجر کے چھپا